کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی (باب ۱۔ آیت ۱ تا ۴)

(محقق) ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ تو ایسا کہنا ہی فضول ہے اور کلام خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا یا خدا؟ اور کلام کے ذریعہ خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اُس کی علت مادی نہ ہو۔ کلام کے بغیر بھی چپ چاپ رہ کر خالق خلقت پیدا کر سکتا ہے۔ زندگی کس میں تھی اور کیسی تھی۔ ان الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے اگر جیو ازلی ہے تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹ ہوا۔ اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نور ہے حیوانات وغیرہ کا نہیں ۔ ۹۲ ۔

(۹۳) جب شام کا کھانا ہو چکا تھا۔ شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈال کر اُسے پکڑوا دے (باب ۱۳۔ آیت ۲)

(محقق) یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟ اور اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانے والا خدا ہے تو وہی شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھہرا اور خدا ہی نے سب کو اُس کے ذریعہ بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی اس کتاب کو الہامی اور عیسے کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ سے شیطان ہوں تو ہوں۔ یہ خدا کی طرف سے کتاب نہیں اور نہ اس میں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسے خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے ۔ ۹۳ ۔

(۹۴) تمہارا دل نہ گھبراوے تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور جس حالت میں کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا تو پھر آؤنگا اور تمہیں اپنے ساتھ لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس نہیں آ سکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے (باب ۱۴۔ آیت ۱،۲،۳،۶،۷)

(محقق) بتائیے۔ عیسے کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں۔ اگر ایسا دام نہ پھیلاتا تو اُس کے مذہب میں کون پھنستا؟ کیا عیسے نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ اور اگر وہ عیسے کے بس میں ہے تو پرائے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہیں سنتا۔

دیکھو ایک گھوڑا پیلے رنگ کا ہے۔ اور ایک اُس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے۔ . . . .
. . . وغیرہ وغیرہ (باب ۶۔ آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸) ॥

(محقق) دیکھئے تو یہ پُرانوں سے بھی بڑھکر خرافات ہیں یا نہیں۔ بھلا کتابوں کی مُہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ اِن خواب کے بڑبڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے اُن کی جہالت کا کیا اندازہ ہے؟ ۱۰۱ ॥

(۱۰۲) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلّا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلا نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اُنہیں کہا گیا کہ تھوڑی سی مدت تک صبر کریں جب تک کہ ہم اُن کی خدمت اور اُن کے بھائی جو اُن کی طرح پر مارے جانے پر تھے تمام نہ ہوں ॥ (باب ۶۔ آیت ۱۰ و ۱۱)

(محقق) جو عیسائی ہونگے وہ دورہ سپرد ہو کر ایسا انصاف کرانے کے لئے پڑے رہا کریں گے۔ جو شخص وید مارگ کو قبول کریگا۔ اُس کے عدل ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا خدا کی کچہری آجکل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اِس سوال کا جواب بالکل خاطر خواہ نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بہکا لیتے ہیں اور وہ بہکایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اُنکے کہنے پر فوراً اِن کے دشمن سے بدلا لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلا لیتے ہیں۔ اِن میں امن کا خیال تک نہیں اور جہاں امن نہیں وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی ॥ ۱۰۲ ॥

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر جاتے ہیں۔ جب اُسے بڑی آندھی ہلاتی ہے اور آسمان طومار کی طرح جب آپ سے لپٹا جائے دو حصے ہو گیا . . . . . . (باب ۶۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) دیکھئے یوحنّا پیشین گوئی کی باتیں! اسے علم نہیں تھا تبھی تو ایسی اوٹ پٹانگ باتیں گھڑ لیں۔ ستارے تو سب کُرے ہیں۔ اِسی کُرہ زمین پر کیسے گر سکتے ہیں؟ اور کشش آفتاب اُن کو اِدھر اُدھر کیونکر جانے دیتی ہوگی؟ اور کیا آسمان چٹائی کی مانند ہے؟ یہ آکاش (آسمان) شکل والی شے نہیں جس کو کوئی لپیٹے یا اکٹھا کر سکے۔ پس معلوم ہوا کہ یوحنّا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے۔ اِن کو اِن علمی باتوں کی کیا خبر؟ ۱۰۳ ॥

(۱۰۴) میں نے اُن کا شمار جن پر مُہر کی گئی تھی سُنا۔ کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک سو چوالیس ہزار پر مُہر کی گئی۔ یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار پر مُہر کی گئی۔

نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے۔ (باب ۵ آیت ۱ تا ۴)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں تختوں اور آدمیوں کی رونق اور کئی مہروں سے جلد کتاب جس کو کھولنے اور دیکھنے والا آسمان اور زمین پر کوئی نہیں ملا۔ یوحنا کا رونا اور بعد ازاں ایک بزرگ کا کہنا کہ وہی عیسیٰ اس کتاب کو کھولنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا بیاہ اُسی کے گیت۔ دیکھئے عیسیٰ ہی کو سب سے بڑا بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں۔ ۹۸

(۹۹) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برّہ یوں کھڑا ہے کہ گویا ذبح کیا گیا ہے جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔ (باب ۵۔ آیت ۶)

(محقق) دیکھئے۔ یوحنا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسیٰ بھی ہے اور کوئی نہیں۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسیٰ کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام و نشان نہ تھا لیکن بہشت میں جا کر سات سینگ اور سات آنکھیں لگ گئیں۔ اور وہ ساتوں خدا کی روحیں عیسیٰ کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں۔ افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے کیوں مان لیا؟ بھلا کچھ تو عقل کو کام میں لاتے۔ ۹۹

(۱۰۰) اور جب اُس نے کتاب لی تھی تب وے چار جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برّے کے آگے گر پڑے اور ہر ایک ہاتھ میں بربط اور بخور سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں۔ (باب ۵۔ آیت ۸)

(محقق) بھلا جب عیسیٰ بہشت میں نہ ہوگا تب یہ بیچارے بخور، چراغ، نیویدیہ، آرتی وغیرہ کس کی پرستش کرتے ہوں گے؟ یہاں پروٹسٹنٹ عیسائی تو بت پرستی کی تردید کرتے ہیں لیکن ان کا بہشت بت پرستی کا گھر بن رہا ہے۔ ۱۰۰

(۱۰۱) اور جب برّے نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سنی جو بولا آ اور دیکھ اور میں نے نظر کی اور دیکھو کہ ایک سفید گھوڑا اور وہ جو اُس پر سوار تھا کمان لئے ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتح مند ہونے کو نکلا۔ اور جب اُس نے دوسری مہر توڑی .... تب دوسرا گھوڑا سرخ رنگ نکلا اُس کے سوار کو یہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے .... اور جب اُس نے تیسری مہر توڑی .... دیکھو ایک مشکی گھوڑا ہے .... اور جب اُس نے چوتھی مہر توڑی .... اور

کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں . . . . . . پانچ مہینوں تک اذیت اٹھاویں۔ (باب ۹ - آیت ۱ تا ۵)

(محقق) کیا نرسنگھے کی آواز سن کر ستارے انہیں فرشتوں پر اور اسی بہشت میں گرے ہونگے؟ یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ کنواں یا ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پالی ہونگی اور وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی کہ مہر والوں کو نہ کاٹیں۔ یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہے کہ جو عیسائی نہ ہونگے انہیں ٹڈیاں کاٹینگی۔ ایسی باتیں جاہلوں کے ملک میں چل سکتی ہیں آریہ ورت میں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے؟ ۱۰۸

(۱۰۹) اور فوجوں کے سوار شمار میں بیس کروڑ تھے . . . . . . (باب ۹ آیت ۱۶)

(محقق) بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھہرتے کہاں چرتے۔ کہاں رہتے اور کس قدر لید کرتے تھے؟ اور لید کی بدبو بھی بہشت میں کس قدر ہوگی؟ بس ایسے بہشت ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم سب آریوں کا دور ہی سے سلام ہے۔ ایسے بکھیڑے عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دور ہو جائیں تو بہت اچھا ہے۔ ۱۰۹

(۱۱۰) پھر میں نے ایک اور زور آور فرشتے کو آسمان سے اترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے تھا اور اس کے سر پر دھنک تھا اور اس کا چہرہ آفتاب سا اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے . . . . اور اس نے اپنا دہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا۔ (باب ۱۰ - آیت ۱، ۲)

(محقق) اب ان فرشتوں کی کہانی شیخ چلی کی گپوں اور بھاٹوں کی باتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ ۱۱۰

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈا جریب کی مانند مجھے دیا گیا اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے کہتا تھا کہ اٹھ اور خدا کی ہیکل اور قربان گاہ اور ان کو جو اس میں عبادت کرتے ہیں اندازہ کر۔ (باب ۱۱ - آیت ۱)

(محقق) یہاں تو کیا بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بنا ہے اور پیمائش کئے جاتے ہیں۔ خوب۔ جیسا بہشت ویسی ہی باتیں یہاں عیسائی خداوند کے کھانے میں بیٹے کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب میں تصور باندھ کر کھاتے پیتے ہیں۔ اور

(باب ۷ - آیت ۴ و ۵)

(محقق) کیا بائبل کا خدا اسرائیل وغیرہ فرقوں کا ہی مالک ہے یا سارے جہان کا؟ اگر سارے جہان کا مالک ہوتا تو صرف ان جنگلیوں کا ساتھ کیوں دیتا؟ اور انہیں کی مدد کرتا اور دوسرے کا نام تک بھی نہیں لیتا۔ اس لئے وہ خدا نہیں اور جانیے کہ اسرائیل وغیرہ فرقوں کے آدمیوں پر مُہر لگانا کم علمی ہے یا یوحنا کی گھڑنت ہے ۔ ۱۰۴ ۔

(۱۰۵) اسی واسطے وے خدا کے تخت کے آگے ہیں اور اُس کی ہیکل میں رات دن اُس کی بندگی کرتے ہیں . . . . (باب ۷ - آیت ۱۵)

(محقق) کیا یہ اول درجہ کی بُت پرستی نہیں ہے؟ اور کیا ان کا خدا انسان کی طرح مجسم اور محدود المکان نہیں ہے؟ کیا وہ رات کو سوتا بھی ہے؟ اگر سوتا ہے تو رات کے وقت بندگی کیسے کرتے ہونگے؟ اور اُس کی نیند بھی ٹوٹ جاتی ہوگی اور اگر رات دن جاگتا رہتا ہوگا تو بہت پژمردہ اور بیمار رہتا ہوگا ۔ ۱۰۵ ۔

(۱۰۶) پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کا بخوردان لئے ہوئے قربانگاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا . . . . اور اُس بخور کا دُھواں مقدسوں کی دعاؤں میں ملکے فرشتے کے ہاتھ سے خدا کے پاس اوپر گیا۔ پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا اور اُس میں قربانگاہ سے آگ لیکے بھری اور زمین پر پھینکی تب آوازیں ہوئیں اور گرج اور بجلی اور بھونچال ہوا ۔ (باب ۸ - آیت ۳ - ۴ - ۵)

(محقق) دیکھئے ۔ بہشت تک قربانگاہ بخور (دھوپ) چراغ اور تبرک ہیں اور تُرہی کی آواز ہوتی ہے ۔ کیا بیراگیوں کے مندر سے عیسائیوں کا بہشت کم ہے؟ دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے ۔ ۱۰۶ ۔

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی ۔ (باب ۸ - آیت ۷)

(محقق) واہ رے عیسائیوں کے پیغمبر گو خدا ۔ خدا کے فرشتے ۔ نرسنگے کا آواز اور قیامت کی لیلا محض بازیچۂ طفلانہ ہے ۔ ۱۰۷ ۔

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا ۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا اور اُس کو کوئیں کی کنجی جس کی تھاہ نہیں اُسے دی گئی اور اُس نے اُس کوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا اُس کوئیں سے بڑے تنور کا سا دُھواں اُٹھا . . . . اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں اور انہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور انہیں یہ کہا گیا . . . . اُن آدمیوں

ہوگا ۔ ایسے بہشت کا خیال یہاں سے ہی چھوڑ ہاتھ جوڑ کر بیٹھے رہو ۔ جہاں امن و چین اور جنگ و جدل ہوتا رہے وہ جگہ عیسائیوں کو ہی مبارک رہے ۔ ۱۱۳ ۔

(۵ ۱۱) سو بڑا اژدہا نکالا گیا یعنی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے ۔ اور سارے جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا .... (باب ۱۲ آیت ۹)

(محقق) کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اُس کو عمر بھر کے لئے قید کیوں نہ کر دیا یا مار کیوں نہ ڈالا؟ اُس کو زمین پر کیوں گرا دیا؟ اگر سب جہان کا بہکانے والا شیطان ہے تو شیطان کا بہکانے والا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑ گیا ہے تو شیطان کے بغیر ہی بگڑ جانے والے خود بخود بگڑ جائیں گے ۔ اور اگر اُس کو دغا دینے والا خدا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ٹھہرا ۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا ۔ کیونکہ اگر شیطان سے طاقتور ہے تو خدا نے اُس کو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی؟ دُنیا میں جس قدر حکومت شیطان کی ہے ۔ اُس کا ہزارواں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں ۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا شیطان کو جلدی نہیں پکڑ سکتا ۔ اس سے پتہ ثابت ہوا کہ جیسے اس زمانہ کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلدی پکڑ لیتے ہیں ویسا بھی عیسائیوں کا خدا نہیں ۔ پھر کون ایسا عقلمند آدمی ہے کہ ویدک مت کو چھوڑ کر عیسائی مذہب قبول کرے ۔ ۱۱۵ ۔

(۶ ۱۱) .... افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے بسنے والے ہیں کیونکہ ابلیس بڑے غصہ سے تم پر اُترا ہے .... (باب ۱۲ ۔ آیت ۱۲)

(محقق) کیا وہ خدا وہیں کا محافظ اور مالک ہے؟ زمین انسان وغیرہ جانداروں کا محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے تو شیطان کو کیوں نہ مار سکا؟ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے ۔ پر وہ اُس کو روک نہیں سکتا ۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اچھا خدا ہے اور دوسرا برا ۔ لیکن با اقتدار

۱۱۶ ۔

(۷ ۱۱) .... اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنے کا اُسے اختیار دیا گیا ۔ اور اُس نے خدا کی بابت کفر بکنے میں اپنا منہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمے اور اُن کے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں کفر بکے ۔ اور اُسے یہ دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے اور اُن پر غالب ہووے اور ہر فرقہ اور اہل زبان اور قوموں پر اُسے اختیار عنایت ہوا ۔ (باب ۱۳ ۔ آیت ۷)

گرجا میں صلیب وغیرہ کی شکل بنا کر بت پرستی کیجاتی ہے ॥ ۱۱۱ ॥

(۱۱۲) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اُس کی ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا .... (باب ۱۱ - آیت ۱۹)

(محقق) آسمان میں جو مندر ہے وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا - کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے؟ جو ویدوکت پرمیشور محیط کل ہے اُس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا - ہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے - اور جیسی لیلا "ٹن ٹن پوں پاں" کی یہاں چلتی ہے ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی - اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے اور نہ معلوم اُس سے کیا مطلب پورا کرتے ہونگے - سچ تو یہ ہے کہ یہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کے لئے ہیں ॥ ۱۱۲ ॥

(۱۱۳) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا یعنی ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں تلے اور اُس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا - اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹھتی تھی پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اُس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اور اُس کی دُم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور انہیں زمین پر ڈالا .... (باب ۱۲ - آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴)

(محقق) دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے - ان کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے - اُس کی گریہ وزاری کوئی نہیں سنتا اور نہ کوئی اُس کی تکلیف دور کر سکتا ہے - اور اُس اژدہا کی دُم بھی خوب بڑھی ہوئی تھی - کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا - زمین تو چھوٹی ہے اور ستارے بڑے بڑے کُرے ہیں - اس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا - یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہیئے - کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی - اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر زمین پر گرا دی تو وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا ॥ ۱۱۳ ॥

(۱۱۴) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اُس کے فرشتے لڑے ॥ (باب ۱۲ - آیت ۷)

(محقق) جو شخص عیسائیوں کے بہشت میں جاتا ہوگا وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا

اور وہ کولہو شہر کے باہر پیڑا گیا اور اُس کولہو سے دو سو کوس تک ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا (باب ۱۴۔ آیت ۱۹ و ۲۰)

(محقق) بتایئے۔ اِن کے گپوڑے پُرانوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا نہیں؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت دُکھی ہوتا ہوگا۔ اور اگر اُس کے غضب کے کولہو بھرے ہوئے ہیں تو کیا اُس کا غضب مائع ہے یا ٹھوس چیز؟ اور دو سو کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے۔ پھر کیونکر بہہ سکتا ہے؟ اس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں ۱۲۰

(۱۲۱) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی۔ (باب ۱۵۔ آیت ۵)

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہوتا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا خدا ہمہ دان نہیں بلکہ انسان کی مانند کم علم والا ہے وہ خدائی کا کیا کام کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اسی مسلسل بیان میں فرشتوں کی عجیب و غریب ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا کہاں تک لکھیں اس باب میں تو ایسے ہی گپوڑے بھرے ہیں ۱۲۱

(۱۲۲) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خدا نے اُس کی بدکاریاں یاد کیں۔ جیسا اُس نے تم سے سلوک کیا ویسا ہی تم بھی اُس سے سلوک کرو۔ اور اُس کو اُس کے کاموں کے موافق دونا دو (باب ۱۸۔ آیت ۵۔ ۶)

(محقق) دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر منصف ثابت ہو گیا۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جس قدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو اُس کو ویسا اور اُسی قدر پھل دیا جائے۔ اُس سے کم یا بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر منصف کی عبادت کرتے ہیں وے خود غیر منصف کیوں نہ ہوں؟ ۱۲۲

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آ پہنچا اور اُس کی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہے (باب ۱۹ آیت ۷)

(محقق) اور تماشہ دیکھئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں بیاہ بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ عیسے کا بیاہ خدا نے وہیں کیا۔ پوچھنا چاہئے کہ اُس کا سُسر۔ ساس۔ سالا وغیرہ کون تھے؟ اور اُس کے ہاں کتنے بال بچے ہوئے؟ اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت۔ عقل۔ قوت۔ وغیرہ بھی کم ہو گئی ہوگی اور اب تک عیسے مر بھی گیا ہوگا۔ کیونکہ مرکب شئے کے اجزا ضرور جدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آج تک عیسائیوں نے اس کو نہ مان کر مغالطہ کھایا اور نہ جانے کب تک

(۷-۶)

(محقق) کیا زمین کے لوگوں کو بہکانے کے لئے شیطان اور حیوان وغیرہ کا بھیجنا اور مقدس آدمیوں سے مقابلہ کرانا ڈاکوؤں کے سردار کا سا کام نہیں ہے؟ یہ کام خدا کا یا خدا کے عابدوں کا نہیں ہو سکتا ۔۱۱۷

(۱۱۸) پھر جو میں نے نگاہ کی دیکھو کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کے ماتھوں پر اس کے باپ کا نام لکھا تھا (باب ۱۴ - آیت ۱)

(محقق) دیکھئے جہاں بیٹے کا باپ رہتا تھا وہیں اسی صیہون پہاڑ پر اس کا لڑکا بھی رہتا تھا۔ لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمیوں کا شمار کیونکر کیا؟ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی بہشت میں جانے والے تھے۔ باقی کروڑوں عیسائیوں کے سر پر مہر نہ لگی کیا یہ سب دوزخ میں گئے؟ عیسائیوں کو چاہئے کہ صیہون پہاڑ پر جا کر دیکھیں کہ بیٹے کا باپ اور اس کی فوج وہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط۔ اگر وہ کسی اور جگہ سے وہاں آیا تو بتلائیے کہاں سے آیا؟ اگر کہو بہشت سے تو بتلاؤ کہ وہ پرند ہے کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اوپر سے نیچے اڑ کر آیا جایا کرتا ہے۔ اگر وہ اسی طرح آمد و رفت رکھتا ہے تو ایک ضلع کے حاکم کی مانند ہوا۔ اور اگر کہیں کہ وہ ایک دو یا تین ہیں تو ایسا کہنا صادق نہیں آ سکتا کیونکہ کم از کم ایک ایک کرہ میں ایک ایک خدا تو چاہئے۔ ایک دو یا تین خدا بہت سے کروں کا انصاف کرنے اور سب جگہ یک دم دورہ کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے ۔۱۱۸

(۱۱۹) .... روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور ان کے اعمال ان کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں (باب ۱۴ - آیت ۱۳)

(محقق) دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے کہ ان کے اعمال ان کے ساتھ رہیں گے یعنی اعمال کے مطابق سزا جزا سب کو دی جاوے گی۔ پر عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ سب کے گناہ اپنے اوپر لے گا اور گناہ معاف بھی کئے جاویں گے۔ صاحب عقل غور کریں کہ خدا کا قول سچا ہے یا عیسائیوں کا؟ دونوں تو سچے ہو نہیں سکتے۔ ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا۔ ہمیں کیا خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو۔ خواہ عیسائی ۔۱۱۹

(۱۲۰) .... اور خدا کے غضب کے بڑے کولھو میں ڈال دیا

ایشور بنا دیا ہے + ۱۲۵ +

(۱۲۶) .... اُن میں سے ایک میرے پاس آیا اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا کہ ادھر آ میں تجھے دُلہن یعنی برّے کی جورو دکھاؤنگا ۔ (باب ۲۱ ۔ آیت ۹) +

(محقق) خوب ۔ عیسے نے بہشت میں عمدہ دلہن پائی ۔ چین اُڑتا ہوگا ۔ اور عیسائی وہاں جاتے ہونگے ۔ اُن کو بھی جوروئیں ملتی ہونگی اور اُن کے ہاں بال بچے بھی ہوتے ہونگے ۔ اور بہت جھگڑے بکھیڑے بھی ہوتے ہونگے ۔ بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی ۔ لوگ مرا بھی کرتے ہونگے ایسے بہشت کو دور سے ہاتھ ہی جوڑنا اچھا ہے + ۱۲۶ +

(۱۲۷) .... اور اُس نے اُس شہر کو اس جریب سے ناپا کر ساڑھے سات سو کوس ہے اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہیں ۔ پھر اُس نے دیوار کو ناپا تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا ایک سو چوالیس ہاتھ کی ہے ۔ اور اُس کی دیوار ریشم کی بنی تھی اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا ۔ اور اُس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں ۔ پہلی نیو یشم کی تھی دوسری نیلم کی تیسری شب چراغ کی ۔ چوتھی زمرد کی ۔ پانچویں عقیق کی ۔ چھٹی لال کی ۔ ساتویں سنہری پتھر کی ۔ آٹھویں فیروزے کی ۔ نویں زبرجد کی ۔ دسویں لہسنیے کی ۔ گیارھویں سنگ سنبلی کی ۔ بارھویں یاقوت کی ۔ اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے ۔ ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اُس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی (باب ۲۱ ۔ آیت ۱۶ تا ۲۱) +

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کا نظارہ دیکھئے ۔ اگر عیسائی مرتے اور پیدا ہوتے جاتے ہیں تو (تعداد کے بڑھنے سے) اتنے بڑے شہر میں کیسے سما سکیں گے ؟ کیونکہ اُس میں آدمیوں کی آمد ہے اور نکاس نہیں + اور اُس شہر کو بیش قیمت جواہرات کا بنا ہوا اور بالکل سونے کا بیان کرنا وغیرہ باتیں صرف سادہ لوح آدمیوں کو بہکا کر پھنسانے کے لئے ہیں ۔ جو لمبائی چوڑائی اُس شہر کی لکھی ہے وہ تو درست ہو سکتی ہے ۔ لیکن اونچائی ساڑھے سات سو کوس کیونکر ہو سکتی ہے ؟ یہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے ۔ اتنے بڑے موتی کہاں سے آئے ہونگے ؟ یہ گپوڑہ پُرانوں کے گپوڑوں کا بڑا بھائی ہے + ۱۲۷ +

(۱۲۸) کوئی چیز ناپاک یا نفرت انگیز یا جھوٹ ہے اُس میں کسی طرح داخل نہ ہوگی ..
...... (باب ۲۱ ۔ آیت ۲۷)

(محقق) اگر یہی بات ہے تو عیسائی کیوں کہتے ہیں کہ گنہگار بھی بہشت میں عیسائی ہونے سے جا سکتے ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو یوحنا خواب و خیال کی گپّیں

مغالطہ میں رہیں گے ؟ ۱۲۳ ؏

(۱۲۴) اور اُس نے اُس اژدرہے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا اور اُس کو اتھاہ کوئیں میں ڈالا اور اُسے بند کر دیا اور اُس پر مُہر کی تاکہ وہ آگے لوگوں کو دغا نہ دے ؏ (باب ۲۰ - آیت ۲ - ۳)

(محقق) دیکھئے ۔ بصد مشکل شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک قید میں رکھا ۔ پر وہ پھر بھی رہا ہوگیا ۔ کیا اب لوگوں کو دغا نہ دیا کریگا ؟ ایسے بدکار کو تو قید خانہ میں ہی رکھنا یا مار ڈالنا چاہئے تھا ۔ لیکن شیطان کی ہستی ہی عیسائیوں کی خام خیالی ہے ۔ در اصل شیطان کوئی نہیں ہے ۔ صرف لوگوں کو ڈرا کر اپنے دام فریب میں لانے کی تدبیر نکالی ہوئی ہے ۔ ایک تمثیل ہے کہ کسی بدمعاش آدمی نے بہت سے سادہ لوح آدمیوں کو کہا کہ چلو تم کو دیوتا کا درشن کراؤں ۔ اُس نے پہلے ہی سے ایک شخص کو تنہا جگہ میں لیجا کر چتر بھج یعنی چار ہاتھ والا بنا کر جھاڑی میں چھپا رکھا تھا ۔ (جب لوگ وہاں گئے) تو کہا کہ آنکھیں بند کر لو ۔ جب کہوں تب کھولنا ۔ اور پھر جب کہوں بند کر لینا ۔ جو شخص آنکھیں بند نہ کریگا وہ اندھا ہو جائیگا ۔ جب چتر بھج سامنے آیا تب وہ بولا دیکھو اور پھر جھٹ پٹ کہا کہ آنکھیں بند کر لو اور جب وہ جھاڑی میں چھپ گیا تب کہا کہ کھول دو ۔ (جب سب نے آنکھیں کھول لیں تو کہا) دیکھا ۔ نارائن کا سب نے درشن کر لیا ۔ ویسی ہی ان مذاہب والوں کی باتیں ہیں ۔ (وہ کہتے ہیں کہ) جو ہمارا مذہب قبول نہ کریگا وہ شیطان کا بہکایا ہوا سمجھا جائیگا ۔ اس لئے ان کے دام فریب میں کسی کو نہ پھنسنا چاہئے ؏ ۱۲۴ ؏

(۱۲۵) . . . . جس کے حضور سے زمین اور آسمان بھاگ گئے ۔ اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی ۔ پھر میں نے دیکھا کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی اور مُردوں کی عدالت جس طرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا اُن کے اعمال کے مطابق کی گئی (باب ۲۰ - آیت ۱۱ و ۱۲)

(محقق) یہ دیکھئے لڑکپن کی بات ۔ بھلا آسمان اور زمین کیسے بھاگ سکتے ہیں ؟ جن کے سامنے وہ بھاگے وہ کس پر ٹھیرے ہونگے ۔ خدا اور اُس کا تخت کہاں رہا ہوگا ؟ اگر مُردے خدا کے سامنے کھڑے کئے گئے تو خدا بھی بیٹھا یا کھڑا ہوگا ۔ کیا یہاں کی کچہری اور دوکانوں کی طرح خدا کی عدالت کے کام بھی بذریعہ تحریر طے ہوتے ہیں ؟ اور سارے جانداروں کے اعمال خدا نے خود لکھے یا اُس کے فرشتہ داروں نے ؟ ایسی ایسی باتوں سے عیسائی وغیرہ مذاہب والوں نے جو خدا نہیں ہے اُسے خدا اور جو ایشور ہے اُسے

دیباچہ ضمنی

متعلقہ سملاس نمبر ۱۴

جو یہ چودھواں سملاس مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے وہ صرف قرآن کے رو سے لکھا گیا ہے کسی اور کتاب کے عقائد کے رو سے نہیں کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ جو قرآن عربی زبان میں ہے اُس کا جو ترجمہ اُردو میں مولویوں نے کیا ہے اُس ترجمہ کو حروف دیوناگری اور زبان آریہ بھاشا میں عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اُس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے (کیے ہوئے) ترجموں کی پہلے تردید کرے بعد ازاں اس مضمون پر قلم اُٹھائے۔ یہ تحریر صرف اس لیے ہے کہ انسانوں کی ترقی ہو اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کرنے کے لیے سب مذاہب کی باتوں کا کسی قدر علم حاصل ہو تاکہ انسانوں کو باہم سوچنے کا موقع میسر ہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کی تردید کرکے خوبیوں کو اختیار کر سکیں۔ کسی غیر مذہب اور نہ اس مذہب کی جھوٹ موٹ خوبیاں یا نقص ظاہر کرنے کا مدعا ہے بلکہ (مدعا یہ ہے) جو خوبی ہے وہی خوبی اور جو نقص ہے وہی نقص سب پر عیاں ہو جاویں نہ کوئی کسی پر بہتان لگا سکے اور نہ ہی سچائی کو روک سکے۔ اور سچی جھوٹی باتیں ظاہر کرنے پر بھی جس کا جی چاہے وہ مانے یا نہ مانے کسی پر زبردستی نہیں کی جاتی۔ اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے کہ اپنے یا دوسروں کے نقصوں کو نقص اور خوبیوں کو خوبیاں جان کر خوبیوں کو اختیار اور برائیوں کو ترک کریں۔ اور ہٹ دھرمیوں کے ہٹ و تعصب کو کم کریں کرا دیں کیونکہ تعصب سے کیا کیا خرابیاں دنیا میں نہیں ہوئیں اور نہیں ہوتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس ناقابل اعتماد و چند روزہ زندگی میں غیر کو نقصان پہنچا کر فائدہ سے خود محروم رہنا اور دوسرے کو رکھنا انسانیت سے بعید ہے۔

باتیں کرنیوالا بہشت میں ہرگز داخل نہ ہو سکا ہوگا۔ اور عیسےٰ بھی بہشت میں نہ گیا ہوگا۔ کیونکہ جب ایک گنہگار بہشت حاصل نہیں کر سکتا تو جو بہت گنہگاروں کے گناہ کے بار سے لدا ہوا ہے وہ کیونکر بہشت میں جا سکتا ہے ؟ ۱۲۸ +

(۱۲۹) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور بّرے کا تخت اُس میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کرینگے .... اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا۔ اور وہاں رات نہ ہوگی اور وے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہے اور وے ابدالآباد بادشاہت کرینگے + (باب ۲۲۔ آیت ۳ و ۴ و ۵)

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کی رہائش پر غور کیجئے۔ کیا خدا اور عیسےٰ تخت پر ہمیشہ بیٹھے رہینگے ؟ اور اُن کے بندے اُن کے سامنے ہمیشہ منہ دیکھا کرینگے۔ اب یہ تو کہیئے کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے ؟ یورپین کا سا گورا یا افریقہ والوں کا سا سیاہ یا کسی اور ملک کے باشندوں کی مانند ؟ تمہارا بہشت بھی قید خانہ ہے کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے اور جس ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو تو وہاں دُکھ کیوں نہ ہوتا ہوگا ؟ اگر خدا کا منہ ہے تو وہ ہمہ دان مالک کُل کبھی نہیں ہو سکتا + ۱۲۹ +

(۱۳۰) دیکھ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر ایک کو اُس کے کام کے موافق بدلا دوں۔ (باب ۲۲۔ آیت ۱۲) +

(محقق) اگر یہ بات درست ہے کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں تو گناہ معاف کبھی نہیں ہو سکتے اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں تو انجیل کی یہ بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ پس (بائبل) غلط ثابت ہوگئی۔ اس کا ماننا چھوڑ دو +

اب کہاں تک لکھیں اِن کی بائبل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو تھوڑے سے نمونے کے طور پر عیسائیوں کی کتاب بائبل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لینگے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب جھوٹی باتیں بھری پڑی ہیں۔ لہٰذا جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اسی لئے بائبل قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے + ۱۳۰ +

تیرھواں سملاس ختم ہوا

چودھواں سملاس

(دربارہ تحقیق مذہب اسلام)

(سورۃ فاتحہ)

(۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ الفاتحہ۔ آیت اول)

(محقق) مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" ایسا نہ کہتا بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا۔ اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئے گا اور اس کا نام بھی بدنام ہو جائے گا۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے۔ تو اس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار کر سخت ایذا اور ذبح کرا کر گوشت کھانے کی (انسان کو) اجازت کیوں دی؟ کیا وے ذی روح بے گناہ اور خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں؟ اور یہ بھی کہنا تھا کہ "خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع" خراب باتوں کا نہیں۔ یہ الفاظ مبہم ہیں۔ کیا چوری۔ زنا کاری۔ دروغ گوئی ادھرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے؟ اسی وجہ سے دیکھ لو قصاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹتے میں بھی "بسم اللہ" اس کلام کو پڑھتے ہیں۔ جب بھی اس کا مذکورہ بالا مطلب ہے تب ہی تو برائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس کا رحم ان حیوانات کے لئے نہیں ہے۔ اور اگر مسلمان لوگ اس کا مطلب نہیں جانتے تو اس کلام کا نازل ہونا بے فائدہ ہے اگر مسلمان لوگ اس کے معنی اور کرتے ہیں تو پھر اصل مطلب کیا ہے؟ ۱

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو تو اس کو شرفا ظاہر کر دیں۔ اس کے بعد اگر مناسب ہوگا تو وہ مانا جائے گا۔ یہ تحریر ضد۔ تعصب۔ حسد۔ بغض۔ جھگڑا۔ فساد اور مخالفت گھٹانے کے لیے کی گئی ہے نہ کہ ان کو بڑھانے کے لیے کیونکہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہمارا خاص کام ہے۔

اب اس چودھویں سملاس میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھ کر تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمائیے۔ اعلیٰ دانشمندوں کے آگے کلام کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں۔

دیباچہ ضمنی ختم ہوا

چاہیئے کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں ۔ وہ کتاب خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہو سکتی ۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جاتا ہے ۔ اس سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے ۔ اور جس طرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملک والوں کے لیئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے ۔ ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی (ہی زبان میں اگر قرآن کو) نازل کرتا تو یہ نقص عاید ہوتا ؟ ۔ ۔

سورۂ بقر

(۵) یہ کتاب کہ جس میں شک نہیں پرہیزگاری کی راہ دکھلاتی ہے ۔ جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اُس چیز سے کہ جو ہم نے دی خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو رکھتے ہیں تیری طرف یا تجھ سے پہلے اُتری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں ۔ یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں ۔ اور وہی چھٹکارا پانے والے ہیں ۔ حقیقت کہ جو لوگ کافر ہوئے ۔ اور اُن پر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے وے ایمان نہ لاویں گے مہر کی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے اور اوپر کانوں اُن کے کے اور اُنکی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب ہے ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر ۔ آیت ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۷) ؟

(محقق) کیا اپنے ہی منہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے گھمنڈ کی بات نہیں ؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں وے تو خود راہ راست پر ہیں اور جو جھوٹی راہ پر ہیں اُن کو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا ۔ تو پھر کس کام کا رہا ؟ کیا گناہ و ثواب اور محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانہ سے خرچ کرنے کو دیتا ہے ؟ اگر دیتا ہے تو سب کو کیوں نہیں دیتا ؟ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں ؟ اگر بائبل انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے ؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے ؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا ۔ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا لاحاصل ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اور قرآن کی چند باتیں (آپس میں) نہیں ملتیں اور بہت سی ملتی ہیں ۔ ایک ہی (مکمل) کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی ؟ کیا قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہیئے اور (کسی چیز) پر نہیں ۔ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر (چلنے والے) ہیں اور

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا مہربان ہے۔
(منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۲-۳)

(محقق) اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا۔ تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا۔ اگر معاف کرنے والا ہے تو کیا گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر کرے گا تو آگے ذکر آنے کا "کافروں کو قتل کرو" یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وے کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اس لیے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا ۲

(۳) خدا وند دن انصاف کا۔ تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم۔ دکھا ہم کو راہ سیدھا۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ آیت ۴-۵)

(محقق) کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے۔ یہ تو اندھیر کی بات ہے۔ اسی کی عبادت کرنا اور اس سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا بری بات میں بھی مدد کا چاہنا درست ہے؟ اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے۔ یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ برائی کی طرف کا تو نہیں چاہتے؟ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی اور اگر دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں ۳

(۴) راہ اُن لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر اُن کے سوائے اُن کے جو غصہ کیا گیا ہے اوپر اُن کے اور نہ گمراہوں کے راستہ ہم کو دکھا۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ الفاتحہ۔ آیت ۶-۷)

(محقق) جب مسلمان لوگ تناسخ اور پہلے کیے ہوئے گناہ اور ثواب نہیں مانتے تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا صرف بے انصافی کی بات ہے اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اُس کی فطرت سے بعید ہے (بلا وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کرسکتا۔ اور جب اُن کے سابقہ "سنچت" گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی۔ اور اس سورۃ کی شرح میں یہ الفاظ کہ "یہ سورۃ اللہ صاحب نے آدمیوں کے منہ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کریں" (درج ہیں) اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ ب" حروف بھی خدا ہی نے پڑھائے ہونگے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے (تو سوال یہ ہے کہ) کیا حلق ہی سے بلائے اور بولتے گئے؟ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑھایا ہوگا یہ سمجھنا

کی رو سے دونوں روز جی ہوتے ہیں۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے۔ ہاں جو دھارمک ہیں وہ سکھ اور جو پاپی ہیں وہ سب مذہبوں میں دکھی پاویں گے ۔۔

(۹) اور خوشخبری دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے ان کے بہشتیں ہیں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں جب دئے جاویں گے اس میں سے میووں سے رزق۔ کہیں گے یہ وہ چیز ہے جو دئے گئے تھے ہم پہلے اس سے ....
اور واسطے ان کے بیویاں ہیں ستھری اور ہمیشہ وہاں رہنے والی ہیں۔ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۴)

(محقق) بھلا اس قرآن کی بہشت میں دنیا سے بڑھ کر کون سی عمدہ شے ہے؟ جو چیزیں دنیا میں ہیں وہی مسلمانوں کی بہشت میں ہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ یہاں جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہیں اس طرح بہشت میں نہیں۔ مگر یہاں عورتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور وہاں بی بیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جب تک قیامت کی رات نہ آوے گی تب تک ان بچاریوں کے دن کس طرح گذرتے ہونگے؟ ہاں اگر خدا کی ان پر مہربانی ہوتی ہوگی۔ اور خدا ہی کے سہارے وقت گذارتی ہونگی۔ یہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بہشت گوکلئے گسائیوں کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم ہوتا ہے جہاں عورتوں کی تعظیم و تکریم بہت ہے آدمیوں کی نہیں۔ اسی طرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے۔ اور ان سے خدا کی محبت بھی آدمیوں کی نسبت زیادہ تر ہے۔ کیونکہ خدا نے بی بیوں کو بہشت میں ہمیشہ کے لئے رکھا ہے نہ کہ مردوں کو۔ وہ بی بیاں بلا خدا کی مرضی بہشت میں کیونکر ٹھہر سکتی ہیں؟ اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتوں میں غلطاں ہے ۔۔

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھلائے پھر فرشتوں کے سامنے کر کے کہا جو تم سچے ہو مجھے ان کے نام بتلاؤ۔ کہا اے آدم بتا دے ان کو نام ان کے۔ پس جب بتا دئیے ان کے نام۔ (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے اعمالوں کو جانتا ہوں۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقرہ آیت ۳۱-۳۳)

(محقق) بھلا اس طرح سے فرشتوں کو دھوکا دے کر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہو سکتا ہے یہ تو ایک دمبھ کی بات ہے اس کو کوئی عالم نہیں مان سکتا اور نہ ایسی لاف زنی کر سکتا ہے کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جتانا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلا لیوے چل سکتا ہے۔ شائستہ آدمیوں میں نہیں ۔۔ ۱۰

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا مگر شیطان

اُن میں کوئی گنہگار نہیں ہے؟ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو دین دار نہیں وہ سے نجات پاویں گے؟ اور دوسرے جو دین دار ہیں وہ نے نہیں۔ کیا یہ سخت بے انصافی اور اندھیر کی بات نہیں ہے؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے انھیں کو کافر کہنا یک طرفہ ڈگری نہیں ہے؟ اگر خدا ہی نے اُن کے دل اور کانوں پر مُہر لگائی ہے اور اسی وجہ سے وہ گناہ کرتے ہیں تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں یہ قصور خدا کا ہی ہے۔ ایسی صورت میں اُن کو سکھ دُکھ یا گناہ و ثواب نہیں ہو سکتا۔ پھر (خدا) اُن کو سزا و جزا کیوں دیتا ہے؟ کیونکہ اُنھوں نے گناہ یا ثواب خود مختاری سے نہیں کیا۔ ۵ ۞

(۶) اُن کے دلوں میں بیماری ہے اور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی ۞ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۱۰)

(محقق) بھلا بلا قصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ رحم نہ آیا۔ اُن بیچاروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی! کیا یہ شیطان سے بڑھکر شیطنت کا کام نہیں ہے؟ کسی کے دل پر مُہر لگانا۔ کسی کی بیماری بڑھانا۔ خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ ۶ ۞

(۷) جس نے تمھارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۲۲۔)

(محقق) بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے؟ یہ جہالت کی بات ہے۔ آسمان کو چھت کے مانند ماننا تمسخر کی بات ہے۔ اگر کسی اور کُرۂ زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اُن کے گھر کی بات ہے ۷ ۞

(۸) جو تم اُس چیز سے شک میں ہو۔ جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اوپر اُتاری تو اُس کی سی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور شاہدوں اپنے کو پکارو۔ سوائے خدا کے اگر ہو تم سچے اور ہرگز نہ کرو گے۔ تو اُس آگ سے ڈرو۔ کہ جس کا ایندھن آدمی ہیں اور کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں ۞ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۳۔۲۴۔) ۞

(محقق) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ اُس کے مانند کوئی سورۃ نہ بنے؟ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مولوی فیضی نے بے نقط قرآن نہیں بنا لیا تھا؟ وہ کون سی دوزخ کی آگ ہے! کیا اس (دُنیاوی) آگ سے نہ ڈرنا چاہئے؟ اس آگ میں بھی جو کچھ پڑے وہ اُس کا ایندھن ہے؟ جیسے قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں ویسے پُرانوں میں لکھا ہے کہ ملیچھوں کے لئے گھور نرک بنا ہے۔ اب کہئے کس کی بات سچی مانیں؟ اپنے اپنے قول سے تو دونوں بہشت میں جانے والے اور ایک دوسرے کے مذہب

پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے۔ ایسی صورت میں قرآن کا یہ لکھنا کہ وہاں ہمیشہ جنت میں رہتی ہیں۔ جھوٹا ہو جائیگا۔ کیونکہ اُنہیں بھی مرنا ہوگا جب یہ حالت ہے تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضرور ہوگی ۱۳۰

(۱۳۱) اُس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پر بھروسہ نہ رکھیگی۔ نہ اُس کی سفارش قبول کی جائیگی نہ اُس سے بدلا لیا جاویگا اور نہ وہ مدد پاوینگے۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۴۸)

(محقق) کیا موجودہ دنوں میں نہ ڈریں؟ برائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہیے۔ جب سفارش نہ مانی جاویگی تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا۔ کیونکر سچ ہو سکیگی؟ کیا خدا بہشت والوں ہی کا مددگار ہے دوزخ والوں کا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے۔ ۱۳۱

(۱۳۲) ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے دئے ...... ہم نے اُن کو کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ یہ ایک ڈر دکھایا جو اُن کے سامنے اور پیچھے تھے۔ اُن کو اور ہدایت ایمانداروں کو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۵۳۔ ۶۵)

(محقق) اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی تو قرآن کا ہونا فضول ہے۔ یہ بات جو [illegible] قرآن میں لکھی ہے کہ اُس کو معجزے کرنے کی طاقت دی تھی قابل تسلیم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خود غرض لوگ آجکل بھی جاہلوں کے درمیان عالم بن جاتے ہیں ویسے ہی اُس وقت بھی فریب کیا ہوگا۔ کیونکہ خدا اور اُس کی پرستش کرنے والے اب موجود ہیں تو بھی اس وقت خدا معجزے کرنے کی طاقت کیوں نہیں دیتا اور وہ معجزے کر سکتے ہیں؟ اگر موسیٰ کو کتاب دی تھی تو دوبارہ قرآن کے دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ اگر بھلائی کرنے اور برائی نہ کرنے کا اُپدیش سب جگہ یکساں ہے تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے پسے ہوئے کے پیسنے کی مثال عاید ہوتی ہے کیا خدا اُس کتاب میں جو کہ موسیٰ کو دی تھی کچھ بھول گیا تھا؟ اگر خدا نے ذلیل بندر ہو جانا محض ڈرانے کے لئے کہا تو اُس کا کہنا جھوٹا ہوا یا اُس نے دھوکا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے وہ خدا نہیں اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی ۱۳۲

(۱۳۳) اِس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے کہ تم سمجھو (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقر آیت ۷۳)

(محقق) اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات

نے نہ مانا اور تکبر کیا کیونکہ وہ بھی ایک کافر تھا ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ اول سورۃ البقر آیت ۳۲ ۔)

(محقق) اس سے ثابت ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی ۔ حال ۔ استقبال کی باتیں پورے طور پر نہیں جانتا ۔ اگر جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا ؟ اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا اور خدا اُس کا کچھ بھی نہ کر سکا ۔ اور دیکھیے ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیے مسلمانوں کے خیال میں جہاں کروڑوں کافر ہیں ۔ وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے ؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری بڑھا دیتا اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہوں گی اور شیطان نے خدا سے ۔ کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا اُستاد اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ ۱۱ ۔

(۱۲) اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری جورو بہشت میں رہ کر کھاؤ تم بافراغت جہاں چاہو ۔ اور مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے کہ گنہگار ہو جاؤ گے ۔ شیطان نے اُن کو گمراہ کیا اور اُن کو بہشت کے عیش سے کھو دیا تب ہم نے کہا کہ اُترو ۔ بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہیں اور تمہارا ٹھکانا زمین پر ہے اور ایک وقت تک فائدہ ہے ۔ پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں ۔ پس وہ زمین پر آ گیا ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر آیت ۳۳ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ۔)

(محقق) دیکھیے خدا کی کم علمی ۔ ابھی تو بہشت میں رہنے کی دعا دی اور ابھی کہا کہ نکلو اگر آیندہ کی باتوں کو جانتا ہوتا تو دعا ہی کیوں دیتا ؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا) قاصر بھی ہے ۔ وہ درخت کس کے لیے پیدا کیا تھا ؟ کیا اپنے لیے یا دوسرے کے لیے اگر دوسروں کے لیے تو کیوں (آدم کو) روکا ؟ اس لیے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اُس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہو سکتی ہیں ۔

آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آئے تھے ؟ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے تب کس طرح سے آئے ؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر ؟ اُس سے کیونکر اُتر آئے کیا پرندے کے مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر ؟

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو ان کے بہشت میں بھی خاک ہو گی ؟ اور جتنے وہاں فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک ہی ہوں گے کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونے کی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئے گا ۔ اگر وہاں موت ہوتی ہے تو وہاں سے (بعد موت) کہاں جاتے ہیں ؟ اور اگر موت نہیں ہوتی تو اُن کی پیدائش بھی نہیں ہونی چاہیے جب

(محقق) بھلا ایسی نفرت وحسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں؟ جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جاوینگے یا جن کو مدد دیجاویگی وے کون ہیں؟ اگر وے گنہگار ہیں اور گناہوں کے بلا سزا دئے ہلکے کئے جاوینگے تو بے انصافی ہوگی جو سزا دیکر ہلکے کئے جاوینگے تو جن کا بیان اس آیت میں ہے یہ بھی سزا پاکے ہلکے ہو سکتے ہیں۔ اور سزا دیکر بھی ہلکے نہ کئے جاوینگے تو بھی بے انصافی ہوگی اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانے والوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے تو اُن کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں خدا کیا کریگا؟ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تحریر (کسی) عالم کی نہیں اور واقعی دھرماتماؤں کو سکھ اور ادھرمیوں کو دکھ اُنکے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہئے ۱۸۔

(۱۹) اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسے کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبر کو لائے اور دئے ہم نے عیسےٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہم نے اُس کو ساتھ روح پاک کے کیا پھر جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقرہ آیت ۸۷)

(محقق) جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسےٰ کو کتاب دی تو اُس کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازم آیا اور جو جو اُس کتاب میں نقص ہیں وے بھی مسلمانوں کے مذہب میں آ گئے اور معجزے کی باتیں سب فضول ہیں۔ اور سادہ لوح آدمیوں کو بہکانے کے واسطے گھڑلی گئی ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اور علم کے برخلاف تمام باتیں جھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اُس وقت "معجزے تھے" تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اس وقت نہیں ہوتے اس لئے اُس وقت بھی نہیں ہوتے تھے اس میں کچھ بھی شک نہیں ۱۹۔

(۲۰) اور اس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے جو کچھ پہچانا تھا جب اُس کے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہوگئے کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقرہ۔ آیت ۸۹)

(محقق) جس طرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو اُسی طرح کیا وے تم کو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے (تمہیں) لعنت دیتے ہیں پھر کہو کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ جب غور سے دیکھتے ہیں تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے وہ سب میں یکساں ہے یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں ۲۰۔

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو اللہ۔ فرشتوں۔ پیغمبروں۔ جبرائیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے (منزل اول۔ سیپارہ اول سورۃ البقرہ آیت ۹۸)

تک قبروں میں پڑے رہیں گے؟ کیا آجکل وہ سپرد ہیں؟ کیا ان ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاند وغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناں گوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ ۱۵ ۔

(۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں۔ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقرہ آیت ۲۵)

(محقق) چونکہ جیو (روح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے۔ اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ بے منصف اور بے علم ٹھیرے۔ اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہئیں۔ اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو ان کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور مسلمان لوگ دنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برس سے بھی کم بتلاتے ہیں۔ کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہے گا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور جس قدر کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں اُسی کے مطابق ہی اُس کو وہ ثمرہ دیتا ہے۔ لہذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے ۱۶ ۔

(۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ ڈالو تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکالو کسی آپس اپنے کو گھروں اپنے سے۔ پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو پھر تم وہ لوگ ہو کہ مار ڈالتے ہو آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اُن کے سے۔ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقرہ آیت ۸۴-۸۵) ۔

(محقق) بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دنیا داروں کی مانند کیوں کریگا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور اپنے ہم مذہبوں کو گھر سے نہ نکالنا۔ اور دوسرے مذہب والوں کا لہو بہانا اور گھر سے انہیں نکال دینا بھلا کون سی اچھی بات ہے؟ یہ تو بے وقوفی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا کہ یہ اقرار کے خلاف کرینگے؟۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کی بہت صفات رکھتا ہے اور یہ قرآن دوسری کتاب کا محتاج ہے۔ کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائبل کی ہیں ۔ ۱۷ ۔

(۸) یہ وے لوگ ہیں کہ مول لیا زندگانی دنیا کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاویگا اُن سے عذاب اور نہ وے مدد کئے جاوینگے۔ (منزل اول۔ سیپارہ اول۔ سورۃ البقرہ آیت ۸۶)۔

آیت - ۱۱۶) +

(محقق) اگر یہ بات سچی ہے تو مسلمان (قبلے) کی طرف منہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جس طرف کو منہ کرو۔ کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اور اگر اللہ کا منہ ہے تو وہ سب طرف ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ایک منہ ایک طرف رہیگا۔ سب طرف کیونکر رہ سکے گا؟ اس واسطے یہ بات ٹھیک نہیں ہے ۳۶ +

(۳۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے - یہ نہیں کہ اُس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ اُسے کہتا ہے کہ ہو جا پس ہو جاتا ہے ۰ (منزل اول سیپارہ اول۔ سورۃ البقر۔ آیت ۱۱۷)

(محقق) بھلا جب خدا نے حکم دیا کہ ہو جا تو وہ حکم کس نے سُنا؟ اور کس کو سُنایا گیا؟ اور کون بن گیا؟ کس مادہ سے بنایا گیا؟ جب یہ لکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی تو یہ دنیا کہاں سے ہوئی؟ علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو اتنا بڑا جہان علت کے بغیر کہاں سے ہو گیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی ہے ۰

(مذہب پیشوا یعنی مسلمان) نہیں نہیں خدا کی مرضی سے۔

(محقق یا وید پنتھی) کیا تمہاری مرضی سے مکھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے یہ سارا جہان بن گیا +

(مسلمان) خدا قادر مطلق ہے اس لئے جو چاہے کر لیتا ہے۔

(محقق) قادر مطلق کے کیا معنی ہیں؟

(مسلمان) جو چاہے سو کر سکے۔

(محقق) کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے۔ اپنے آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے؟

(مسلمان) ایسا کبھی نہیں بن سکتا؟

(محقق) اس لئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف ۔ عمل ۔ فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے دُنیا میں کسی چیز کے بننے بنانے میں تین اشیا پہلے ضرور ہوتی ہیں۔ ایک فاعل جیسے کمہار ۔ دوسرا بننے والا مثلاً گھڑا مٹی اور تیسرا اُس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے ۔ جس طرح کمہار ۔ مٹی اور آلہ کے ذریعہ گھڑا بنتا ہے ۔ اور بننے والے گھڑے کے پہلے کمہار ۔ مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں ۔ ویسے ہی دُنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی یعنی پرکرتی بھی اور ان سب کے اوصاف افعال و فطرت ازلی ہیں -

(محقق) جب مسلمان کہتے ہیں کہ (خدا لاشریک) ہے پھر یہ فوج کی فوج (شریک) کہاں سے کر دی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے تو ٹھیک نہیں کیونکہ خدا کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا ۔ ۲۱ ۔

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں ہم معاف کرینگے تمہارے گناہ اور زیادہ نیکی کرنے والوں کے (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر ۔ آیت ۵۹) ۔

(محقق) بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانے والی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونے کا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے تب گناہوں سے کوئی بھی نہیں ڈریگا ۔ اس واسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہو سکتی ۔ وہ عادل ہے۔ بے انصافی کبھی نہیں کرتا ۔ اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہو جاتا ہے ۔ مگر جیسا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے ۔ ۲۲ ۔

(۲۳) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مار اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر ۔ آیت ۶۰)

(محقق) دیکھئے ان ناممکن باتوں کے برابر دوسرا کوئی شخص کیا کہیگا؟ ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے ۔ ہاں! اس پتھر کو اندر سے پولا کر اس میں پانی بھرنے اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے اور کسی طرح نہیں ۔ ۲۳ ۔

(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر ۔ آیت ۹۸)

(محقق) کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانے کے لائق نہیں ان کو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور ان پر رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑبڑ مچانے والا ہے ۔ پھر اچھا کام کون کریگا؟ اور برے کام کو کون چھوڑیگا؟ کیونکہ (ایسی صورت میں) خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کریں گے اور اعمال کے نتائج پر نہیں اس گڑبڑ کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جائینگے ۔ ۲۴ ۔

(۲۵) ایسا نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کر کے تم کو ایمان سے منحرف کر دیں کیونکہ ان میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں ۔ (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر آیت ۱۰۱) ۔

(محقق) اب دیکھئے خدا ہی ان کو یاد دلاتا ہے کہ تمہارے ایمان کو کافر ڈگمگا نہ دیں کیا خدا ہمہ دان نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہو سکتی ہیں ۔ ۲۵ ۔

(۲۶) تم جدھر منہ کرو ادھر ہی منہ اللہ کا ہے (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر

اتنا فرق ہے کہ تم بڑے بُت پرست ہو اور وہ چھوٹے بُت پرست ہیں۔ تمہاری تو اُس آدمی
کی سی حالت ہے جو اپنے گھر سے گھُسی ہوئی بلی کو نکالنے لگے اور اُس کے گھر میں اونٹ
گھُس جائے۔ ویسے ہی محمد صاحب نے چھوٹے بُت کو مسلمانوں کے مذہب سے نکالا لیکن بڑا
بُت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے وہ تمام مسلمانوں کے مذہب میں داخل کر دیا۔ کیا یہ چھوٹی
بُت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ (ویدک) وید کے ماننے اور اُس پر عمل کرنے والے ہیں۔
ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ تو بُت پرستی وغیرہ بُرائیوں سے بچ سکو گے ورنہ نہیں
جب تک اپنی بڑی بُت پرستی کو دور نہ کرو تب تک تمہیں دوسرے چھوٹے بُت پرستوں
کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہیئے اور اپنے کو بُت پرستی سے باز رکھ کر پاک
کرنا چاہیئے ۔ ۳۰ ۔

(۳۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مردے
ہیں بلکہ وے زندہ ہیں۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۵۵)

(محقق) بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے
ہو کہ یہ بات اپنے مطلب پورا کرنے کے لئے ہے (یعنی) یہ لالچ دیں گے تو لوگ خوب لڑینگے۔
اپنی فتح ہوگی مارنے سے نہ ڈریں گے۔ لوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔
بعد ازاں گلچھرے اُڑائینگے اپنی مطلب برآری کے لئے اس قسم کی اُلٹی باتیں گھڑ رکھی
ہیں ۔ ۳۱ ۔

(۳۲) اللہ بے شک اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے۔ شیطان کے پیچھے مت چلو۔ تحقیق
وہ تمہارا دشمن ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ نہیں کہ بُرائی اور بے شرمی کی اجازت
دیتا ہے اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۶۶،
۱۶۹ - ۱۷۰)

(محقق) کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے۔
یا مسلمانوں پر رحم کرنے والا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ مؤخر الذکر صورت میں وہ
خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا طرفدار نہیں ہے تو جو آدمی جس جگہ دھرم کریگا۔ اُس پر خدا رحم
اور جو ادھرم کریگا۔ اُس کو سزا دیگا۔ ایسی حالت میں محمد صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا فضول
نہ رہا۔ اور جو سب کو بُرائی کرانے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے۔ اُس کو خدا نے
پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا لیکن آزمائش کے
لئے بنایا تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمائش کرنا محدود العقل کا کام ہے۔ ہمہ دان (خدا) سب
روحوں کے اچھے بُرے اعمال کو ہمیشہ سے ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اور اگر شیطان سب کو

اِس لئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے ۔ ۲۷ +

(۲۸) جب ہم نے لوگوں کے لئے کعبہ کو جائے ثواب امن دینے والی بنائی تم نماز کے واسطے ابراہیم کی جگہ کو پکڑو (منزل اول سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر آیت ۱۲۲ +)

(محقق) کیا کعبہ کے پہلے مقدس جگہ خدا نے کوئی بھی نہیں بنائی تھی؟ اگر بنائی تو کعبہ کے بنانے کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی ۔ اگر نہیں بنائی تھی تو بیچارے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم ہی رکھا تھا ۔ پہلے خدا کو معقول بات نہ سوجھی ہوگی! وہ رہی ہوگی + ۲۸ +

(۲۹) وے کون آدمی ہیں کہ جو ابراہیم کے دین سے پھر جاویں ۔ لیکن جس نے اپنی روح کو جاہل بنایا اور تحقیق ہم نے دنیا میں اُس کو پسند کیا ۔ اور حقیقت میں آخرت میں نے ہی نیک ہیں + (منزل اول ۔ سیپارہ اول ۔ سورۃ البقر ۔ آیت ۱۳۰) +

(محقق) یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں ماننے ونے سب جاہل ہیں؟ ابراہیم کو ہی خدا نے پسند کیا ۔ اس کا کیا سبب ہے؟ اگر دین دار ہونے کے سبب کیا تو دیندار اور بھی بہت سے ہوسکتے ہیں؟ اگر بلا دین دار ہونے کے پسند کیا تو بے انصافی ہوئی ۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جو دھرماتما ہے وہی خدا کو عزیز ہوتا ہے ادھرمی نہیں + ۲۹ +

(۳۰) تحقیق ہم تیرے منہ کو آسمان میں پھرتا دیکھتے ہیں ضرور ہم تجھے اُس قبلہ کو پھیرینگے کہ پسند کرے اُس کو بس اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر۔ جہاں کہیں تم ہو اپنا منہ اُس کی طرف پھیر لو (منزل اول ۔ سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۴۵ +)

(محقق) کیا یہ چھوٹی بت پرستی ہے؟ نہیں نہیں بڑی ہے +

(مسلمان) ہم مسلمان لوگ بت پرست نہیں ہیں بلکہ بت شکن ہیں ۔ کیونکہ ہم قبلہ کو خدا نہیں سمجھتے۔

(محقق) جن کو تم بت پرست سمجھتے ہو ۔ وے بھی اُن بتوں کو خدا نہیں سمجھتے ۔ بلکہ اُن کے سامنے خدا کی عبادت کرتے ہیں اگر تم بت شکن ہو ۔ تو تم نے بڑے بت یعنی اُس قبلہ کو کیوں نہ توڑا؟

(مسلمان) واہ صاحب ا ہمارے لئے قبلہ کی طرف منہ پھیرنے کا قرآن میں حکم ہے اور اُن کے لئے وید میں نہیں ہے ۔ پھر وے بت پرست کیوں نہیں؟ اور ہم کیوں ہیں؟ کیونکہ ہم کو تو خدا کا حکم بجا لانا ضروری ہے +

(محقق) جیسے تمہارے لئے قرآن میں حکم ہے ویسے ہی اُن کے لئے پُرانوں میں حکم ہے ۔ جیسے تم قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہو ویسے پُرانی بھی پُرانوں کو خدا کے اوتار ویاس جی کا کلام سمجھتے ہیں ۔ بت پرستی کے لحاظ سے تم میں اور پُرانکوں میں صرف

کو مجامعت بھی کیا کرو اور رات میں جتنی خواہش چاہو کھاؤ۔ بھلا یہ روزہ کیا ہوا؟ دن کو نہ کھایا رات کو کھا لئے۔ یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ کہ دن میں نہ کھانا اور رات کو کھانا۔ ۳۴۔

(۳۵) اللہ کے راہ میں لڑو اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ مار ڈالو تم اُن کو جہاں پاؤ۔ قتل سے کفر بُرا ہے۔ یہاں تک اُن سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہووے دین اللہ کا۔ انھوں نے جتنی زیادتی کری تم پر۔ اُتنی ہی زیادتی تم اُن کے ساتھ کرو۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷-۱۸۸-۱۹۱۔)

(محقق) اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو کہ غیر مذہب والوں پر کیا ہے نہ کرتے۔ بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے۔ ان کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے۔ اور کفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا مانتے ہیں یعنی (کہتے ہیں کہ) جو ہمارے دین کو نہ مانے گا اُس کو ہم قتل کریں گے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھو کر برباد ہو گئے۔ ان کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ کیا چوری کا جواب چوری ہی ہے؟ جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں۔ کیا ہم بھی (اُن کا) چوری سے کریں؟ یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے۔ کیا کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے۔ تو ہم بھی اُس کو گالیاں دیں؟ یہ بات نہ خدا کی نہ خدا کے معتقد عالم کی اور نہ خدا کی کتاب کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو صرف خود غرض لا علم آدمی کی ہے۔ ۳۵۔

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کو۔ اے لوگو! ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقرہ آیت ۲۰۲-۲۰۴۔)

(محقق) اگر خدا فساد نہیں چاہتا تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟ اور مفسد مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں ہی کا طرفدار ہے۔ سب دنیا کا خدا نہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قرآن خدا کا بنایا نہ (اس میں کہا ہوا سچا) خدا ہو سکتا ہے۔ ۳۶۔

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار۔ (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقرہ آیت ۲۰۹۔)

(محقق) کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے؟ تو پھر بُرائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے کیونکہ رنج و راحت کا حاصل ہونا اُس کی مرضی پر ہے۔ اس لئے دھرم سے

بہکاتا ہے - تو شیطان کو کس نے بہکایا؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو آدمی بھی خود بخود بہکائے جا سکتے ہیں - درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے؟ اور اگر خدا ہی نے شیطان کو بہکایا تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھیریگا - ایسی بات خدا کی نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی کو بہکاتا ہے وہ بدصحبت اور لاعلمی کے باعث خود گمراہ ہوتا ہے - ۳۲ +

(۳۳) تم پر مردار - لہو اور گوشت سؤر کا حرام ہے اور سوائے اللہ کے جس پر کچھ پکارا جاوے ۔ (منزل اول - سیپارہ دوم - سورۃ البقر - آیت ۱۷۳ -)

(محقق) یہاں پر سوچنا چاہئے کہ کوئی جانور خواہ خود بخود مرا ہو یا کسی کے مارنے سے دونوں حالتوں میں وہ مردار ہے - ہاں ان میں کچھ فرق بھی ہے - تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں اور جب صرف سؤر کی ممانعت ہے تو کیا انسان کا گوشت کھانا روا ہے؟ کیا یہ بات اچھی ہو سکتی ہے کہ خدا کے نام سے دشمن وغیرہ کو عذاب دے کر اس کی جان لی جاوے؟ اس سے تو خدا کے نام پر دھبہ لگتا ہے - ہاں خدا نے بلا قصور جنم یعنی زندگی سابقہ کے گناہ کے مسلمانوں کے ہاتھ سے جانوروں کو عذاب کیوں دلایا؟ کیا ان پر رحم نہیں کرتا؟ ان کو اولاد کی مانند نہیں جانتا؟ جس جانور سے زیادہ فائدہ پہنچے ایسے گائے وغیرہ ان کے مارنے کی ممانعت نہ کرنے سے خدا دنیا کو نقصان پہنچانے والا ثابت ہوتا ہے - اور ایذا رسانی کے گناہ سے (خدا) بدنام بھی ہو جاتا ہے ایسی باتیں خدا اور خدا کی کتاب کی ہرگز نہیں ہو سکتیں ۳۳ +

(۳۴) روزہ کی رات تمہارے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بیبیوں سے وے تمہارے واسطے پردہ ہیں اور تم ان کے لئے پردہ ہو اللہ نے جانا کہ تم خیانت کرتے ہو پس اللہ نے معاف کیا تم کو پس ان سے ملو اور ڈھونڈو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے یعنی اولاد - کھاؤ - پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے تمہارے واسطے کالے دھاگے سے سفید دھاگا یا رات سے جب دن نکلے ۔ (منزل اول - سیپارہ دوم - سورۃ البقر - آیت ۱۸۷)

(محقق) یہ تحقیق ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہوا تب یا اس سے پہلے کسی نے کسی پنڈت سے پوچھا ہوگا کہ چاندراین برت جو ایک مہینہ بھر کا ہوتا ہے - اس کا طریق بیان کرو ۔ شاستر کا طریق ہے کہ چاند کی کلا کے گھٹنے بڑھنے کے مطابق لقموں کو گھٹانا بڑھانا اور دوپہر کے وقت کھانا کھانا چاہئے اس کو نہ جان کر انہوں نے کہا ہوگا کہ چاند کو دیکھ کر کھانا کھانا چاہئے اس (چاندراین برت) کو مسلمانوں نے اس قسم کا بنا لیا ۔ لیکن برت میں مجامعت منع ہے یہ ایک بات ان کے خدا نے بڑھا کر کہی - کہ تم روزہ کی رات

(۴۱) جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے۔ سب اُس کے لئے ہے۔ چاہ رہا اُس کی کرسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے (منزل اول سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۰)

(محقق) جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں وے سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں۔ اپنے واسطے نہیں کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جب اُس کی کرسی ہے تو وہ محدود المکان ہوا۔ جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہا تا کیونکر خدا تو ویاپک یعنی محیط کُل ہے ۔ ۴۱

(۴۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے۔ پس تو مغرب سے لے آ۔ پس جو کافر حیران ہوا تھا۔ تحقیق اللہ گناہ گاروں کو راہ نہیں دکھلاتا ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۸)

(محقق) دیکھئے یہ لاعلمی کی بات ہے۔ آفتاب نہ مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق کبھی آتا جاتا ہے وہ اپنی محور میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے تحقیق جانا جاتا ہے۔ کہ قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتلاتا۔ تو پرہیزگاروں کے لئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں۔ جو گمراہ ہیں اُن کو راستہ بتلانا چاہئے۔ اس لئے اس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنف کی بڑی غلطی ہے ۔ ۴۲

(۴۳) کہا چار جانوروں سے لے اُن کی صورت پہچان رکھ۔ پھر ہر پہاڑ پر اُن میں سے ایک ایک ٹکڑا رکھ دے۔ پھر اُن کو بلا۔ دوڑتے تیرے پاس چلے آئینگے (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ البقر۔ آیت ۲۶۰)

(محقق) واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل کر رہا ہے۔ کیا ایسی ہی باتوں سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کش رہیں گے۔ اور جاہل لوگ پھنسینگے اس سے بھلائی کے عوض بُرائی اُس کے پلے پڑیگی ۔ ۴۳

(۴۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۶۹)

(محقق) اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے تو جس کو نہیں چاہتا اُس کو حکمت نہیں دیتا ہوگا۔ یہ بات خدا کی نہیں۔ بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتا ہے وہی خدا اور سچا واعظ ہو سکتا ہے دوسرا نہیں ۔ ۴۴

(۴۵) وہ کہ جس کو چاہیگا معاف کریگا۔ جس کو چاہے عذاب دیگا۔ کیونکہ وہ سب

معروف ہو کر مسلمان لوگ اپنی من مانی کارروائی کرتے ہیں + اور کچھ اس قرآن کے فرمودہ پر اعتقاد دھر کر دھرماتما بھی ہوتے ہیں + ۳۷ +

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض سے کہہ وہ ناپاکی ہے۔ پس کنارہ کرو عورتوں کو بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ اُن کے۔ یہاں تک کہ پاک ہوں۔ پس جب نہا لیں پس جاؤ اُن کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے۔ بی بیاں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۲۶ + ۱۸ و ۲۲ +

(محقق) ایام حیض میں مجامعت نہ کرنے کا حکم تو اچھا ہے۔ لیکن عورتوں کو کھیت سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو اُن کے پاس جاؤ انسان کی شہوت بھڑکانے کا موجب ہے۔ اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا۔ تو سب جھوٹ بولینگے۔ قسم توڑینگے اس سے خدا جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جائیگا + ۳۸ +

(۳۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو اچھا پس دوگنا کرے اُس کو واسطے اُس کے (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۴۳ +)

(محقق) بھلا خدا کو قرض لینے سے کیا ہوا کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا۔ وہ انسان سے قرض لیتا ہے؟ ہرگز نہیں ایسا تو بلا سمجھے کہا جا سکتا ہے + کیا اُس کا خزانہ خالی ہو گیا تھا؟ کیا اُس کو ہنڈی پرچہ سوداگری وغیرہ میں معروف ہونے سے خسارہ پڑ گیا تھا جو قرض لینے لگا؟ اور ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے۔ کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے؟ ایسا کام تو دیوالیوں یا فضول خرچوں اور کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے خدا کو نہیں + ۳۹ +

(۴۰) اُن میں سے کوئی ایمان نہ لایا اور کوئی کافر ہوا جو اللہ چاہتا نہ لڑتے جو چاہتا ہے اللہ کرتا ہے۔ (منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۴۸)

(محقق) کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں؟ کیا وہ ادھرم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام نہیں کہ صلح توڑ کر لڑائی کروا دیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دھرماتما عالم کا بنایا ہوا ہے + ۴۰ +

نوٹ: اس آیت کی تفسیر میں تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ ایک آدمی محمد صاحب کے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ اے رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لیجانے کے واسطے۔ اُس نے کہا کہ اگر آپ ضمانت دیں تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اُس کو ضمانت دیدی۔ خوب! خدا کا اعتبار نہ ہوا۔ دُنیا کے پیغمبر کا ہوا +

کسی متعصب کا بنایا ہوا ہے ۔

(۴۸) ہر ایک روح کو پورا دیا جاویگا جو اُس نے کمایا اور وے نہ ظلم کئے جاویں گے ۔ کہہ یا اللہ تو ہی ملک کا مالک ہے ۔ جس کو چاہے دیتا ہے ۔ جس سے چاہے چھینتا ہے جس کو چاہے عزت دیتا ہے جس کو چاہے ذلت دیتا ہے سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے ہر ایک چیز پر تو ہی قادر ہے ۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں پیٹھاتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے ۔ اور جس کو چاہے بے شمار رزق دیتا ہے ۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کو دوست نہ بناویں ۔ سوائے مسلمانوں کے جو کوئی یہ کرے ۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نہیں ۔ کہہ جو تم چاہتے ہو اللہ کو ۔ تو پیروی کرو میری ۔ اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کریگا ۔ تحقیق بخشنے والا مہربان ہے (منزل اول ۔ سیپارہ سوم سورۃ العمران آیت ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ ۔)

(محقق) جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جاویگا ۔ تو گناہ معاف نہیں ہو سکیں گے ۔ اور اگر معاف ہونگے تو پورا ثمرہ نہیں دیا جائیگا ۔ اور بے انصافی ہو گی اگر بغیر نیک اعمال کے سلطنت دیگا تو بھی غیر منصف ہو جائیگا ۔ بھلا زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ کبھی ہو سکتا ہے خدا کا انتظام کامل اور لازوال ہے ۔ کبھی اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ۔ اب دیکھئے تعصب کی باتیں جو دین اسلام میں نہیں ہیں اُن کو کافر قرار دیا گیا ہے بغیر مذہب کے کافروں سے بھی دوستی نہ رکھنا اور صرف مسلمانوں سے دوستی رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایاں نہیں ۔ اس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب جہالت سے پُر ہیں ۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں رہیں ۔ اور دیکھئے محمد صاحب کی لیلا اگر تم میری طرف ہوگے ۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا ۔ اگر تم تعصب سے گناہ کروگے تو اُس کی معافی بھی کریگا ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی نیت صاف نہیں تھی اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب برآری کے لئے قرآن بنایا ہے ۔ ۴۸ ۔

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم تجھ کو اللہ نے برگزیدہ کیا اور پاک کیا اُوپر دنیا کی عورتوں کے (منزل اول ۔ سیپارہ سوم ۔ سورۃ العمران آیت ۳۹ ۔)

(محقق) بھلا جب آجکل خدا کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے تو پہلے کیونکر آتے ہونگے ؟ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی دیندار تھے آجکل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے ۔ جب عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا ۔ اُس وقت اُن ملکوں میں جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے ۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے ۔ اب عالم

چیر پھاڑ ڈالو۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر آیت ۲۴۳)

(محقق) کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف بادشاہ کا سا کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے گنہگار یا دھرماتما بناتا ہے تو روح کو گناہ و ثواب کا کرنے والا نہ ماننا چاہیے۔ جب خدا نے اس کو ویسا ہی کیا تو انسان کو تکلیف و راحت بھی نہ ہونی چاہیے۔ جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا۔ تو اس کا ثمرہ حاصل کرنے والا وہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی وے بھی نہیں ہیں ۔ ۴۵ ۔

سورۃ العمران

(۴۶) کہہ اس سے اچھی اور کیا پرہیزگاروں کو خبر دوں کہ اللہ کی طرف سے بہشتیں ہیں۔ جن میں نہریں چلتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہنے والی پاک بی بیاں ہیں۔ اللہ کی خوشی سے۔ اللہ ان کو دیکھنے والا ہے ساتھ بندوں کے۔ (منزل اول سیپارہ سوم سورۃ العمران آیت ۱۲، ۱۳)

(محقق) بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف خانہ؟ اس کو خدا کہنا یا ستریں (عورت کا دلدادہ)؟ کیا کوئی بھی عقلمند ایسی باتیں جس میں ہوں اس کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب مان سکتا ہے؟ خدا طرف داری کیوں کرتا ہے؟ جو بی بیاں بہشت میں ہمیشہ سے رہتی ہیں۔ کیا وے یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں یا وہیں پیدا ہوئی ہیں؟ اگر یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں اور قیامت کی رات سے پہلے ہی وہاں بی بیوں کو بلا لیا۔ تو ان کے خاوندوں کو کیوں نہ بلا لیا؟ اور قیامت کی رات میں سب کا انصاف ہوگا اس عہد کو کیوں توڑا؟ اگر وہیں پیدا ہوئی ہیں تو قیامت تک وے کیونکر گزارہ کرتی ہیں؟ اگر ان کے واسطے آدمی بھی ہیں یہاں سے بہشت میں جانے والے مسلمانوں کو خدا بی بیاں کہاں سے دیگا؟ اور جیسے بی بیاں بہشت میں ہمیشہ رہنے والی بنائیں ویسے مردوں کو وہاں ہمیشہ رہنے والے کیوں نہیں بنایا؟ اسواسطے مسلمانوں کا خدا بھی بے انصاف اور بے سمجھ ہے ۔ ۴۶ ۔

(۴۷) تحقیق اللہ کے طرف سے دین اسلام ہے۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم سورۃ العمران آیت ۱۶)

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں ہی کا ہے اوروں کا نہیں؟ کیا تیرہ سو برسوں سے پہلے خدا کا مذہب تھا ہی نہیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں بلکہ

کا شریک مانتے ہیں تو پیغمبر صاحب کو کیوں ایمان میں خدا کے ساتھ شریک کیا ہے؟ اللہ نے پیغمبر پر ایمان لانا لکھا ہے۔ اس سے پیغمبر بھی شریک ہو گیا۔ پھر لا شریک کہنا ٹھیک نہ ہوا۔ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے۔ کہ محمد صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہئے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب کی کیا ضرورت ہے؟ اگر خدا بلا پیغمبر کے اپنی خواہش کے مطابق کام نہیں کر سکتا۔ تو ضرور خالی از قدرت ہوا ۵۳۔

(۵۴) اے ایمان والو صبر کرو۔ باہم روکے رکھو اور لڑائی میں لگے رہو۔ اور اللہ سے ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ۔ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ العمران آیت ۱۹۷)۔

(محقق) یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے جو جنگ کا حکم دیتا ہے۔ وہ امن میں خلل انداز ہوتا ہے۔ کیا بڑے نام خدا سے ڈرنے پر رہائی ہو سکتی ہے؟ یا ادھرم کے جنگ وغیرہ کے کرنے کے ڈر سے اگر پہلی بات درست ہے۔ تو ڈرنا نہ ڈرنا برابر ہے اور اگر دوسری بات درست ہے تو ٹھیک ہے ۵۴۔

سورۃ النساء

(۵۵) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اس کے کا۔ داخل کریگا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ ان کے اور یہ ہے مراد پانا بڑا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی اور گذر جاوے حدوں اس کی سے۔ داخل کریگا اس کو آگ میں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے اور واسطے اس کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا۔ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ النساء آیت ۱۲-۱۳)۔

(محقق) خدا نے خود ہی محمد صاحب کو اپنا شریک بنا لیا ہے اور خود قرآن ہی میں یہ بات لکھ دی ہے اور دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کر لی ہے۔ کسی ایک بات میں بھی مسلمانوں کا خدا خود مختار نہیں۔ تو لا شریک کہنا بے معنی ہے ایسی ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں نہیں ہو سکتیں ۵۵۔

(۵۶) اور ایک ذرہ کے برابر بھی اللہ ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر ہووے نیکی دوگنا کریگا اس کو ۔ ۔ ۔ (منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۴۰)۔

(محقق) اگر ایک ذرہ بھر خدا بے انصافی نہیں کرتا تو نیکی کا ثواب دوگنا کیوں دیتا

وفاضل زیادہ ہیں۔ اس وجہ سے (ایسا مذہب اب) نہیں چل سکتا بلکہ جو جو ایسے تنگ مذہب ہیں وے معدوم ہوتے جاتے ہیں ان کے ترقی پانے کی تو بات ہی کیا ہے ۔ ۴۹ ۔

(۵۰) اس کو کہتا ہے کہ ہو۔ بس ہو جاتا ہے۔ اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنے والا ہے ۔ (منزل اول۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۴۲ ۔ ۵۰)

(محقق) جب مسلمان لوگ خدا کے سوائے دوسری (کوئی) چیز نہیں مانتے۔ تو خدا نے کس سے کہا؟ اور اس کے کہنے سے کون ہو گیا؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم میں بھی نہیں دے سکیں گے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علت کے معلول کا کہنا ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ بلا اپنے والدین کے میرا جسم ہو گیا۔ جو دھوکا کھاتا ہے یا مکر و فریب کرتا ہے وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (خدا تو درکنار) شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے ۔ ۵۰ ۔

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تم کو کہ مدد کرے تم کو رب ساتھ تین ہزار فرشتوں کے (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۲۰)

(محقق) اگر مسلمانوں کو تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیتا تھا تو اب جبکہ ان کی بادشاہت بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے کیوں مدد نہیں دیتا؟ اس لئے یہ صرف جاہلوں کو لالچ دیکر پھنسانے کا ڈھکوسلا ہے ۔ ۵۱ ۔

(۵۲) اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم البتہ بخشش طرف اللہ کے ہے ۔ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۴۲۔۱۴۵۔۱۵۱)

(محقق) دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں۔ ان کے مارنے کے واسطے خدا سے دعا کرتے ہیں کیا خدا سادہ لوح ہے جو ان کی بات مان لیگا؟ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر خدا ایسا طرفدار ہے تو دیندار آدمیوں کی عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا ۔ ۵۲ ۔

(۵۳) اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبر اپنے میں سے جس کو چاہے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسولوں اس کے ۔ (منزل اول۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۷۱)

(محقق) جب مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی پر ایمان نہیں لاتے اور نہ کسی کو خدا

کرنے کے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پر چلنا۔ اور بدوں کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور وہی سب سے افضل ہے ۔ ۵۸ ۔

(۵۹) اور جو کوئی کرے برخلاف رسول کے پیچھے اُس کے کہ ظاہر ہوئے واسطے اُس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے ہم اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے (منزل اول۔ سیپارہ پنجم سورۃ النساء ۔ آیت ۱۱۳ ۔)

(محقق) اب دیکھئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں۔ محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھینگے تو اپنا مذہب ترقی نہ پاویگا اور مال نہ ملیگا عیش عشرت نصیب نہ ہوگی ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی مطلب برآری اور دوسروں کے کام بگاڑنے میں کامل اُستاد تھے اسیو جہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جھوٹ کے ماننے اور جھوٹ پر چلنے والے ہونگے۔ لہٰذا عاقل اُن کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے ۔ ۵۹ ۔

(۶۰) جو اللہ فرشتوں کتابوں رسول اور قیامت کے ساتھ کفر کرے۔ تحقیق وہ گمراہ ہے۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادہ ہوئے کفر میں ہرگز اللہ اُن کو نہیں بخشیگا۔ اور نہ راہ دکھلاویگا ۔ (منزل اول۔ سیپارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ ۔)

(محقق) کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اُس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا۔ اجتماع ضدین نہیں ہے؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا؟ اور تین بار کفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے اور چوتھی بار سے آگے نہیں دکھلاتا اگر تمام آدمی چار چار بار بھی کفر کریں تو کفر بہت ہی بڑھ جائے ۔ ۶۰ ۔

(۶۱) تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے۔ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں تحقیق منافق فریب دینے والے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے اُن کو۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ مسلمانوں کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ ۔ (منزل اول۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء۔ آیت ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔)

(محقق) مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانے کا کیا ثبوت ہے؟ واہ جی واہ اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور دوسروں کو فریب دیتا ہے تو ایسا خدا ہم سے دور رہے وہ دھوکے بازوں سے جا کر ملے اور دھوکے باز اُسے ملیں گے کیونکہ!

نوٹ "यादृशी शीतला देवी तादृशः खर वाहनः"

نوٹ۔ جناب مترجم۔ جیسی شیتلا دیوی ویسی اُس کی سواری گدھا ۔

ہے ؟ اور مسلمانوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے ؟ واقعی اعمال کا لوٹنا یا پھرا کر دے دینے سے خدا غیر منصف ٹھہرتا ہے ۔ ۵۶ ۔

(۵۷) جب تیرے پاس سے باہر نکلتے ہیں مصلحت کرتے ہیں سوائے اُس چیز کے کہ کہتا ہے تو اور اللہ لکھتا ہے جو مصلحت کرتے ہیں اور اللہ نے اُلٹا کیا اُن کو بسبب اُس چیز کے کہ کمایا دشمنوں نے ۔ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ ۔ پس ہرگز نہ پاوے گا ۔ تو واسطے اُس کے راہ ۔ (منزل اول سیپارہ پنجم ۔ سورۃ النساء ۔ آیت ۷۹ ۔ ۸۷ ۔)

(محقق) اگر خدا ایسی باتوں کا روز نامچہ رکھتا ہے تو وہ ہمہ دان نہیں ہے ۔ اگر ہمہ دان ہے تو لکھنے کا کیا کام ہے ؟ اور مسلمان کہتے ہیں کہ شیطان ہی سب کو بہکانے کی وجہ ملعون ہوا ہے تو جب خدا ہی انسانوں کو گمراہ کرتا ہے تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا ؟ ہاں اتنا فرق کہہ سکتے ہیں کہ خدا بڑا شیطان اور وہ چھوٹا شیطان ۔ کیونکہ مسلمانوں ہی کا قول ہے کہ جو بہکاتا ہے وہی شیطان ہے تو اس اصول سے خدا کو بھی شیطان بنا دیا ۔ ۵۷ ۔

(۵۸) اور نہ بند کریں ہاتھوں اپنے کو پس پکڑو اُن کو اور مار ڈالو جہاں پاؤ ۔ اور نہ مسلمان کو مسلمان کا مارنا واجب نہیں مگر یا تکلیف جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا سونپی ہوئی طرف لوگوں اُس کے مگر یہ کہ خیرات کر دیویں ۔ پس اگر ہووے اُس قوم سے کہ دشمن ہیں واسطے تمہارے اور جو کوئی مسلمان کو جانکر مار ڈالے ۔ پس وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا ۔ اور غضب اللہ کا اوپر اُس کے اور لعنت ہے (منزل اول ۔ سیپارہ پنجم ۔ سورۃ النساء ۔ آیت ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔)

(محقق) اب دیکھئے اعلیٰ درجے کے تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو ۔ اُس کو جہاں پاؤ مار ڈالو ۔ اور مسلمانوں کو نہ مارو ۔ بھول سے بھی مسلمانوں کے مارنے میں دوزخ اور غیروں کے مارنے سے بہشت ملیگا ۔ ایسی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہئے ۔ ایسی کتاب ایسے پیغمبر ۔ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے فائدہ کچھ بھی نہیں ۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے ۔ ایسے جاہلانہ مذہبوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہ کر ویدوکت احکام کو تسلیم کرنا چاہیے ۔ کیونکہ اُن میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے (تم کہتے ہو کہ) جو مسلمان کو مارے اُس کو دوزخ ملےگا اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں کہ جو مسلمان کو مارے تو اُس کو بہشت ملےگا ۔ اب بتلاؤ کہ ان دونوں مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک کریں ؟ ایسے جاہلوں کے من گھڑت مذہبوں کو چھوڑ کر ویدوکت مت ہی سب انسانوں کے قبول

نہ دیا کسی کو (منزل دوم۔ سیپارہ ششم۔ سورۃ پنجم۔ آیت ۱۷، ۱۸)
(محقق) جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے گنہگار بناتا ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر بہشت اور دوزخ میں خدا ہی جاوے کیونکہ وہ گناہ و ثواب کا کروانے والا ہے۔ روحیں محتاج! بلغیر ہیا۔ جس طرح کہ فوج اپنے سپہ سالار کے زیر حفاظت رہتی اور (اس کے حکم سے) کسی کو مارتی ہے اس کو اطاعت میں) نیکی و بدی سپہ سالار کو ہوتی ہے فوج کو نہیں ۶۵

(۶۶) اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا (منزل دوم۔ سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم آیت ۹۰)
(محقق) دیکھئے! یہ بات خدا کے شریک ہونے کی ہے پھر خدا کو "لاشریک" ماننا فضول ہے ۶۶

(۶۷) معاف کیا اللہ نے اس چیز سے جو گزرا اور جو کوئی پھر کریگا۔ پس بدلا لیگا اللہ اس سے (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ پنجم آیت ۹۳)
(محقق) کئے ہوئے گناہوں کا معاف کرنا گویا گناہوں کو کرنے کا حکم دیکر بڑھانا ہے گناہ معاف کرنے کا ذکر جس کتاب میں ہو۔ وہ نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ کسی عالم کی تصنیف بلکہ گناہ بڑھانے کا موجب ہے۔ ہاں آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے کسی سے دعا اور خود چھوڑنے کے لئے کوشش و توبہ کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر صرف توبہ ہی کرتا جائے۔ چھوڑے نہیں۔ تو کبھی کچھ نہیں ہو سکتا ۶۷

(۶۸) اور اس آدمی سے زیادہ گنہگار کون ہے۔ جو اللہ پر بہتان باندھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی۔ لیکن وحی اس کی جانب نہیں کی گئی۔ اور کہتا ہے کہ میں بھی اتارونگا کہ جیسے اللہ اتارتا ہے (منزل دوم۔ سیپارہ ہفتم۔ سورۃ ششم آیت ۹۳)
(محقق) اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب کہتے تھے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی اترتی ہے تو کسی دوسرے نے بھی محمد صاحب کی طرح لیلا رچی ہوگی کہ میرے پاس بھی آیتیں اترتی ہیں۔ مجھ کو بھی پیغمبر مانو۔ اس کو ہٹانے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے محمد صاحب نے یہ تدبیر کی ہوگی ۶۸

(۶۹) تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتیں بنائیں ہم نے تمہاری اور کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنیوالوں میں سے نہ ہوا۔ کہا جب میں نے تجھے حکم دیا پھر کس نے روکا کہ تو نے سجدہ

جیسے کو تیسا لے تب ہی گذارا ہوتا ہے۔ جن کا خدا دھوکے باز ہے۔ اُن کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں؟

کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دشمنی کرنا کسی کو واجب ہے؟ ٭ ۲۱ ٭

(۶۳) اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ۔ اللہ معبود اکیلا ہے ٭ (منزل اول سیپارہ پنجم سورۃ النساء۔ آیت ۱۶۲ ٭ ۱۶۴ ٭)

(محقق) کیا جب پیغمبروں پر ایمان لانا لکھا تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ خدا محدود المکان ہے۔ محیط کل نہیں۔ تب ہی تو اُس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں۔ ایسا تو خدا نہیں ہو سکتا۔ کہیں محیط کل لکھتے ہیں۔ کہیں محدود المکان۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ بہت لوگوں نے بنایا ہے ٭ ۶۳ ٭

سورۂ مائدہ

(۶۴) تم پر حرام کیا گیا مُردار۔ لہو۔ سور کا گوشت۔ جس پر اللہ کے سوائے کچھ اور پڑھا جاوے۔ گلا گھونٹے۔ لاٹھی مارے۔ اوپر سے گر پڑے۔ سینگ مارے۔ اور درندہ کا کھایا ہوا ٭ (منزل اول۔ سیپارہ ششم۔ سورۃ پنجم آیت ۲ ٭) ۲

(محقق) کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں؟ اور بہت سے حیوان اور حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑت ہیں۔ خدا کی نہیں اس لئے مستند بھی نہیں ہیں ٭ ۶۴ ٭

(۶۴) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا البتہ میں تمہاری بُرائی دور کرونگا اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرونگا ٭ (منزل دوم۔ سیپارہ ششم سورۃ پنجم آیت ۱۱)

(محقق) واہ جی واہ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں رہی ہوگی۔ اگر ہوتی تو قرض کیوں مانگتا؟ اور اُن کو کیوں بہکاتا۔ یہ کہہ کر کہ تمہاری بُرائی دور کر کے تم کو بہشت میں بھیجونگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے ٭ ۶۴ ٭

(۶۵) بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور دیا تم کو جو کچھ

(۷۱) مت فساد کرتے پھرو زمین پر (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۃ ہفتم آیت ۷۴)

(محقق) یہ بات تو اچھی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوئے ہونگے تب اونھوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہونگے تب جھگڑا فساد برپا کیا ہوگا۔ اس لئے اجتماع ضدین کی وجہ سے دونوں باتیں درست نہیں ہیں ۷۱۔

(۷۲) پس ڈالدیا عصا اپنا ناگہاں اور وہ اژدہا تھا ظاہر۔ (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۸)

(محقق) اس کے لکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے کے عمل کو کوئی خلاف نہیں کرسکتا (ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہوسکتا) اس لئے یہ شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں۔ ۷۲

(۷۳) پس ہم نے اُن پر مینہ کا طوفان بھیجا ٹڈی۔ چچڑے۔ مینڈک اور لہو۔ [illegible] میں سے ہم نے بدلا لیا اور اُن کو ڈبودیا دریا میں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اُتار دیا۔ تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں ہیں اور اُن کا کام بھی جھوٹا ہے۔ (منزل دوم سیپارہ نہم سورۃ ہفتم۔ آیت ۱۱۹ سے ۱۲۳۔ ۱۲۷۔ ۱۳۵)

(محقق) دیکھئے! جیسا کہ کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈراتا ہے کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے بھیجیں گے ویسی ہی یہ بات ہے۔ بھلا جو ایسا متعصب ہے کہ ایک قوم کو غرق کردے اور دوسری کو پار اُتار دے۔ وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں؟ جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلادے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اُس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہوسکتا ہے؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی بُرے اور بھلے نہیں ہوسکتے۔ یکطرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے۔ کیا توریت زبور کا دین جو کہ اُن کا تھا جھوٹا ہوگیا؟ یا اُن کا کوئی اور مذہب تھا۔ کہ جس کو جھوٹا کہا۔ اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا تو کون سا تھا۔ بتلاؤ اگر اُس کا نام قرآن میں (موجود) ہے ۷۳۔

(۷۴) پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھ کو پس جب تجلی کی پروردگار اُس کی طرف پہاڑ کی کیا ریزہ ریزہ اُس کو اور گر پڑا موسےٰ بیہوش۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہفتم آیت ۱۴۳)

نہ کیا۔ کہا میں اچھا بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے اور اُس کو مٹی سے پیدا کیا۔ کہا بس اُتر اس میں سے پس نہیں لائق واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو نکل اس کے پس بالکل تحقیق تو ذلیلوں سے ہے۔ کہا ڈھیل دے مجھ کو اُس دن تک کہ قبروں سے اُٹھائے جاویں۔ کہا تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہے۔ کہا پس قسم ہے اس کی کہ گمراہ کیا تو نے مجھ کو البتہ بیٹھوں گا میں واسطے اُن کے تیرے سیدھے راہ پر اور اکثر تو اُن کو شکر کرنے والا نہ پاویگا اور کہا اُس نے مجھ سے حال سے نکل راندہ ہوا۔ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری اُن میں سے۔ البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تم سب سے (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم۔ آیت ۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵)

(محقق) غور سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سنیئے! ایک فرشتہ جیسا کہ چپراسی ہوتا ہے ہوگا وہ بھی خدا سے نہ دبا اور خدا اُس کی روح کو پاک بھی نہ کر سکا۔ پھر ایسے باغی کو جو سب کو گناہ گار بنا کر فساد کرنے والا ہے خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے والا۔ اور خدا شیطان کو بہکانے والا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے کیونکہ شیطان منہ پر کہتا ہے کہ تو نے مجھ کو گمراہ کیا۔ اس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی اور سب برائیوں کا موجد باعث خدا ہوا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کا ہو سکتا ہے دوسرے شریف عالموں کا نہیں اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے سے مجسم۔ محدود العقل۔ بے انصاف ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے عالم لوگ مذہب اسلام کو پسند نہیں کرتے ۶۹

(۷۰) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا چھ دن میں۔ پھر قرار پکڑا اُس پر عرش کے۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے (منزل دوم۔ سیپارہ ہشتم سورۃ ہفتم آیت ۵۰۔۵۱)

(محقق) بھلا جو چھ دن میں دنیا کو بناوے۔ عرش میں تخت پر آرام کرے۔ وہ خدا قادر مطلق اور محیط کل بھی ہو سکتا ہے؟ اِن صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیا تمہارا خدا بہرا ہے جو پکارنے سے سنتا ہے؟ یہ سب باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ اسی سے قرآن خدا کا بنایا نہیں ہو سکتا۔ اگر چھ دن میں جہان بنایا۔ اور ساتویں دن عرش پر آرام کیا۔ تو تھک بھی گیا ہوگا اور اب تک سوتا ہے یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کام کرتا ہے یا نکما بن کر اُٹھ سیاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے ۷۰

اللہ کے اور واسطے رسول کے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو امانتوں اپنے کو اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ نیک مکر کرنے والوں کا ہے ۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۱۹۔۲۳۔۲۷۔۲۹)

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے تو ادھرم کرتا ہے۔ خدا تو ساری مخلوق کا مالک ہے۔ کیا خدا پکار سے بغیر نہیں سن سکتا؟ بیہودہ ہے اس کے ساتھ رسول کو شریک کرنا بہت برا ہے؟ اللہ کا کون سا خزانہ بھرا ہے جو چرایا جا سکے۔ کیا رسول کی اور اپنی امانت کی خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں؟ اس قسم کی تعلیم جاہل اور ادھرمیوں کی ہو سکتی ہے۔ بھلا اگر خدا مکر کرتا اور مکاروں کا ساتھی ہے تو پھر وہ خدا مکار فریبی اور ادھرمی کیوں نہیں؟ اس لئے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوتیں؟ ۷۶

(۷۷) اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے۔ اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ لو کسی چیز سے تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ الانفال۔ یعنی ہشتم آیت ۳۹۔۴۰)

(محقق) ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا مسلمانوں کے خدا کے سوائے امن میں خلل دوسرا کون ہوگا؟ اب دیکھئے یہ کیسا مذہب ہے کہ اللہ اور رسول کے نام پر سب جہان کو لوٹنا لٹوانا غارتگروں کا کام نہیں ہے؟ اور کیا خدا بھی لٹیرا ہے۔ کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنے گا؟ ایسے غارتگروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ و جدال کرانے اور امن عامہ میں رخنہ انداز بن کر لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے کہاں سے آ گئے؟ اگر ایسے مذہب دنیا میں جاری نہ ہوتے تو ساری دنیا شادان و فرحاں رہتی۔ ۷۷

(۷۸) اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں ان لوگوں کی کہ کافر ہوئے۔ فرشتے مارتے ہیں منہ ان کے اور پیٹھیں ان کی اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔ پس ہلاک کیا ہم نے ان کو سبب گناہوں ان کے کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو۔ اور تیاری کرو واسطے ان کے جو کچھ تم کر سکو (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۴۸۔۵۲۔۵۹)

(محقق) کیوں جی آجکل تو روس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب

(محقق) جو کہتے ہیں آتا ہے وہ محمد کل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا۔ تو خدا اس وقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دکھاتا؟ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابل تسلیم نہیں + ۷۴ +

(۷۵) اور یاد کرو پروردگار اپنے کو اپنے دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ اعراف۔ آیت ۱۹۹ +)

(محقق) کہیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو اور کہیں لکھا کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کرو۔ اب کہئے کون سی بات سچی اور کون سی جھوٹی ہے؟ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں + اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے تو چنداں مضائقہ نہیں + ۷۵ +

سورۃ انفال

(۷۶) سوال کرتے ہیں تجھ کو لوٹوں سے کہ لوٹیں واسطے اللہ کے اور رسول کے پس ڈرو اللہ سے + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۱۔)

(محقق) تعجب ہے کہ جو لوٹ مچاویں ڈاکو کے کام کریں کراویں وہ خدا پیغمبر اور ایماندار کہلاویں ساتھ ہی اللہ کا حکم بتلاتے اور ڈاکہ مارتے جاتے ہیں۔ کچھ بھی تو شرم نہیں آتی کہ ہمارا مذہب اچھا ہے + اس سے بڑھ کر اور کیا بڑی بات ہو سکتی ہے کہ تعصب کو چھوڑ کر سچے مذہب کو (مسلمان) قبول نہیں کرتے + ۷۶ +

(۷۷) اور کاٹے جڑ کافروں کی۔ میں مدد دوں گا تم کو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے سے آنے والے۔ البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا۔ پس مارو اوپر گردنوں کے اور مارو اُن میں سے ہر ایک پوری پر + (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۷۔ ۹۔ ۱۲۔)

(محقق) واہ جی واہ! خدا اور پیغمبر خوب رحم دل ہیں + جو لوگ مذہب اسلام میں نہیں اُن کافروں کی جڑ کاٹنے اُن کی گردن مارنے اور اُن کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے اور اس کام میں ان کا مددو معاون بنتا ہے۔ کیا یہ خدا راوان سے کچھ کم ہے؟ یہ سب مذہب قرآن کے مصنف کا ہے۔ خدا کا نہیں۔ اگر خدا کا ہو۔ تو ایسا خدا ہم سے دور رہے اور ہم اس سے دور رہیں + ۷۷ +

(۷۸) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ پکارنا قبول کرو۔ واسطے

اگر محمد کامل نہیں کہ دنیا کا بنانے والا اور جاننے والا نہیں ہو سکتا۔ اور لڑکوں کو اپنے ماں۔ باپ۔ بھائی اور دوست سے جدا کرانا صرف بے انصافی کی بات ہے ہاں اگر وہ بُری تعلیم دیں۔ تو نہ ماننی چاہئے۔ لیکن اُن کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہئے ۔ پہلے خدا مسلمانوں پر مہربان تھا اور اُن کی مدد کے لئے لشکر اُتارتا تھا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا؟ اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا اور پھر اُن پر رحمت کرتا تھا تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا لڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کر سکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشا گر ہے؟ ۸۲ ۔

(۸۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچاوے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ توبہ آیت ۴۹ ۔)

(محقق) کیا مسلمان ہی خدا کی پولیس بن گئے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کرتا ہے؟ کیا دوسرے کروڑوں آدمی خدا کو ناپسند ہیں؟ اور مسلمانوں کے گناہگار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال صادق آئیگی۔ تعجب ہے کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے بنیاد اور نامعقول مذہب کے قائل ہیں ۔ ۸۳ ۔

(۸۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بہشتیں۔ چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اُس کے اور گھر پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور رضامندی طرف اللہ کی سے بہت بڑی ہے یہ وہ ہے مراد پانا بڑی ٹھٹھا کرتے ہیں ان سے ٹھٹھا کرتا ہے اللہ ان سے (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورہ توبہ آیت ۷۲ ۔ ۷۹ ۔)

(محقق) یہ خدا کے نام سے مردوں کو اپنے مطلب کے لئے لالچ دینا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا لالچ نہ دیتے تو کوئی محمد صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ ایسے ہی اور مذہب والے بھی کیا کرتے ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے یہ قرآن کیا ہے بڑی کھیل ہے ۔ ۸۴ ۔

(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اُس کے جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور یہ لوگ واسطے انہیں کے ہیں بھلائیاں۔ اور مہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں اُنکے کے بس وے نہیں جانتے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورۃ توبہ آیت ۸۸ ۔ ۹۳ ۔)

(محقق) اب دیکھئے خود غرضی کی بات کرتے ہیں۔ اچھے ہیں کہ جو محمد صاحب پر ایمان لائے اور جو نہیں لائے وے بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور جہالت سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ جب خدا نے مہر ہی لگا دی تو اُن کا قصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں بلکہ خدا ہی کا

جاتی ہے اب فرشتے کہاں سو گئے ؟ پہلے خدا اپنے بندوں کے دشمنوں کو مارتا تھا یا لڑتا تھا
اگر یہ بات سچی ہو تو آجکل بھی ایسا کرے۔ چونکہ ایسا نہیں کرتا۔ اس لئے یہ بات ماننے
لائق نہیں دیکھئے !۔ کہ یہ کیسا بڑا حکم ہے کہ جو تھے الو سے غیر مذہب والوں کے لئے تکلیف دہ
کام کیا کرو۔ ایسا حکم عالم و دیندار رحیم کا نہیں ہو سکتا ✦ پھر لکھتے ہیں کہ خدا رحیم و عادل
ہے ایسی باتوں سے دکھا ہے کہ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک وصف
دور بھاگتے ہیں ✦ ۱۰۰ ✦

(۱۸) اے نبی کفایت تجھ کو اللہ اور اُن کو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں
میں سے اے نبی رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے اگر ہوویں تم میں سے بیس صبر
کرنے والے غالب آویں دو سو پر۔ پس کھاؤ اُس چیز سے کہ غنیمت کیا ہے تم نے حلال
پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے ✦ (منزل دوم۔ سیپارہ دہم
سورہ ہشتم آیت ۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۹ ✦)

(محقق) بھلا یہ کون سے انصاف۔ علمیت اور دھرم کی بات ہے کہ جو اپنی پیروی
کرے اور خواہ بے انصاف ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کی طرفداری کریں اور فائدہ پہنچا دیں ؟
اور جو عالم کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کراوے اور لوٹ کے مال کو حلال بتانے
اُسے بخشندہ اور مہربان ناموں سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدا کو تو کیا۔ بلکہ کسی شریف
آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کی کلام ہرگز نہیں
ہو سکتی ✦ ۱۰۱ ✦

سورۃ توبہ

(۸۲) ہمیشہ رہنگے بیچ اُس کے تحقیق اللہ نزدیک اُن کے ہے۔ ثواب بڑا۔
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو والوں اپنے کو اور بھائیوں اپنے کو۔ دوست اگر
دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے۔ پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے
اور اُوپر مسلمانوں کے اور اتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے اُن کو اور عذاب کیا اُن
لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر پھر آویگا اللہ پیچھے اُن کے اُوپر
اور لڑائی کرو اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے ✦ (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ التوبہ
آیت ۲۰-۲۱-۲۳-۲۵-۲۷ ✦

(محقق) بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے تو محیط کل کیونکر ہو سکتا ہے

کتنا جھوٹ ہے۔ اگر وہ محیط کل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا تمہارا خدا مثل انسان کے ہے کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی ۸۸۔

(۸۹) اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم سورۃ دہم آیت ۵۵)

(محقق) کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے؟ دوسروں کا نہیں؟ اور کیا وہ طرفدار ہے کہ مسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے اور دوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایماندار ہیں تو انکے لیے ہدایت کی ضرورت ہی نہیں اور اگر مسلمانوں کے سوائے دوسرے کو ہدایت نہیں کرتا تو خدا کا علم بے فائدہ ہے ۸۹۔

سورۂ ہود

(۹۰) آزمانے کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور اگر کہے تو البتہ اٹھائے جاؤگے پیچھے موت کے (منزل سوم سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم آیت ۷)

(محقق) جب خدا اعمالوں کی آزمائش کرتا ہے تو وہ ہمہ دان نہیں ہے اور اگر وہ موت کے بعد اٹھاتا ہے تو گویا دورہ سپرد رکھتا ہے اور خدا کا مُردوں کو زندہ کرنا اُس کے قانون کے خلاف ہے۔ اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپ کو بٹہ لگا سکتا ہے؟ ۹۰۔

(۹۱) اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہو گیا اور اے قوم یہ ہے اونٹنی اللہ کی واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اُس کو کھاتی پھرے بیچ زمین کے اللہ کی (منزل سوم سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم آیت ۴۴۔۶۴)

(محقق) کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ! خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اونٹ بھی ہوگا؟ پھر ہاتھی، گھوڑے، گدھے وغیرہ بھی ہوں گے؟ اور خدا کا اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھتا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں ہیں تو نوابی کی سی گھسڑ پسڑ خدا کے گھر میں بھی ہے ۹۱۔

(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان۔ اور جو لوگ کہ نیک بخت کیے گئے ہیں۔ پس بیچ بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک رہیں آسمان اور زمین (منزل سوم سیپارہ دوازدہم۔ سورۃ یازدہم آیت ۱۰۶۔۱۰۷)

قصور ہے کیونکہ اُن بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مہر لگا کر روک دیا۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے !!! ۸۵ ۔

(۸۶) لے مال اُن کے سے خیرات کہ پاک کرے تو اُن کو یعنی ظاہر اور پاکیزہ کرے تو اُن کو ساتھ اُس کے یعنی باطن میں۔ تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں اُن کی اور مال اُن کے بدلے اُن کے کہ واسطے اُن کے بہشت ہے۔ لڑینگے بیچ راہ اللہ کے۔ پس مارینگے اور مارے جاوینگے۔ (منزل دوم سیپارہ یازدہم سورۃ نہم آیت ۹۹۔ ۱۰۷)

(محقق) واہ جی واہ! محمد صاحب آپ نے تو گوکُل کے گسائیوں کی ہمسری کر لی کیونکہ دھن کا مال لینا اور اُنہیں کو پاک کرنا تو گسائیوں کا کام ہے۔ واہ اللہ میاں! آپ نے اچھی سوداگری جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے اور یتیموں کو مروا کے اور ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بے رحم اور غیر منصف ہو کر اپنی خدائی میں بٹہ لگا بیٹھا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہو گیا ہے ۸۶ ۔

(۸۷) اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو اُن لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے اور چاہئیے کہ پاویں بیچ تمہارے سختی۔ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں بیچ ہر برس کے ایک بار یا دوبار۔ پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں۔ (منزل دوم۔ سیپارہ یازدہم سورۃ نہم آیت ۱۱۹۔ ۱۲۲)

(محقق) دیکھئے محمد صاحب کی تعلیم۔ خدا مسلمانوں کو سکھلاتا ہے کہ پڑوسیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقع پا کر لڑو یا قتل کرو۔ ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں۔ گویا اسی قرآن کی تحریر سے اب تو مسلمان سمجھ کر قرآن کی ان بُرائیوں کو چھوڑ دیں تو بہت اچھا ہے ۔ ۸۷ ۔

سورۃ یونس

(۸۸) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام کی۔ (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورۃ دہم آیت ۳)

(محقق) آسمان یعنی آکاش ایک غیر مرکب ازلی شے ہے اُس کی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ کیا خدا کو دنیا چھ دن تک بنانی پڑتی ہے؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہو جا! اور اتنا کہنے سے دُنیا ہو گئی۔ تو پھر چھ دن

(محقق) جب خدا گمراہ کرتا ہے تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا؟ جبکہ شیطان دوسروں کو گمراہ کرنے سے بُرا کہلاتا ہے تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے بڑا شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اُس کو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہیئے؟ ۔ ۹۵ ۔

(۹۶) اسی طرح اوتارا ہے ہم نے اس قرآن کو عربی اور اگر پیروی کریگا تو خواہشوں اُن کی پیچھے اُس چیز کے کہ آئی تیرے پاس علم سے۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر تیرے پیغام پہنچانا ہے اور اُوپر ہمارے حساب لینا۔ (منزل سوم ۔ سیپارہ سیزدہم ۔ سورۃ سیزدہم آیت ۳۲ - ۳۵)

(محقق) قرآن کس طرف سے اوتارا؟ کیا خدا اُوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات راست ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل ہے۔ پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے اور ہرکارہ کی ضرورت اُس کو ہوتی ہے جو مثل انسان محدود المکان ہو۔ اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ یہ تحقیق ہوتا ہے کہ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے ۔ ۹۶ ۔

سورۃ ابراہیم

(۹۷) اور کیا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنے والے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے اور کفر کرنے والا۔ (منزل سوم ۔ سیپارہ سیزدہم ۔ سورۃ چہاردہم آیت ۳۳ سے ۳۴)

(محقق) کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں اور زمین نہیں گھومتی؟ اگر زمین نہ گھومے تو دن رات کئی برسوں کا ہو۔ اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر ہی کرنیوالا ہے۔ تو قرآن کے ذریعہ ہدایت دینا فضول ہے۔ کیونکہ جن کی فطرت گناہ کرنے کی ہے۔ تو وہ ثواب کرنے کی کبھی نہ ہو سکے گی لیکن دنیا میں نیک و بد دونوں قسم کے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہو سکتیں ۔ ۹۷ ۔

سورۃ حجر

(۹۸) پس جب درست کروں میں اُس کو اور پھونک دوں بیچ اُس کے روح اپنی سے پس گر پڑو واسطے اُس کے سجدہ کرتے ہوئے۔ کہا اے رب میرے بسبب اس کے کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ زینت دونگا میں واسطے اُن کے بیچ زمین کے اور گمراہ کرونگا ۔

(محقق) جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد سب لوگ جا چکینگے۔ تو پھر آسمان اور زمین کس لئے قائم رہینگے؟ اور جب دوزخ اور بہشت کے قیام کی میعاد آسمان اور زمین کے قیام تک ہوئی تو بہشت یا دوزخ میں ہمیشہ تک رہینگے۔ یہ بات جھوٹی ہو گئی ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں ۔ ۹۲ ۔

سورہ یوسف

(۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے میں نے ایک خواب میں دیکھا ۔ (منزل سوم سیپارہ دوازدہم۔ سورہ دوازدہم آیت ۴)
(محقق) اس سورۃ میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورۃ میں قصہ کہانی بھری ہے۔ اس لئے قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی شخص نے آدمیوں کی تاریخ لکھدی ہے ۔ ۹۳ ۔

سورہ رعد

(۹۴) اللہ ہے وہ شخص کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اس کو پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو۔ اوتارا ہے اس نے آسمان سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازہ اپنے کے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہے اور تنگ کرتا ۔ (منزل سوم سیپارہ سیزدہم سورۃ سیزدہم آیت ۲۔۳۔۱۵۔۲۲ ۔)
(محقق) مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جس میں کہ وزن نہیں ہے ستون لگانے کا ذکر کرتا۔ اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہو سکتا اور اگر خدا بادلوں کا علم جانتا تو آسمان سے پانی اوتارا اس کے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا کہ زمین سے پانی اوپر چڑھایا۔ اس سے تحقیق ہوا کہ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا۔ اور اگر نیک و بد اعمال کے بغیر رنج و راحت کو دیتا ہے۔ تو وہ طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل مطلق ہے ۔ ۹۴ ۔
(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے ۔ (منزل سوم سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ سیزدہم آیت ۲۷)

جو کچھ کیا ہے اور وہ ظلم نہ کئے جاوینگے ۔ (منزل سوم۔ سیپارہ چہاردہم۔ سورۃ شانزدہم
آیت ۱۰۳۔ ۱۰۸ ۔

(محقق) جب خدا ہی نے مہر لگا دی۔ تو وے بیچارے بلا قصور ہی مارے گئے کیونکہ اُن کو محتاج یا بے خبر کر دیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا ہے۔ اُتنا ہی اُس کو دیا جائیگا۔ کم و بیش نہیں۔ جب انہوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہی نہیں؟ بلکہ خدا کے کرانے سے کئے تو اُن کا کیا قصور ہے؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہیئے۔ اِس کا ثمرہ تو خدا کو ملنا چاہیئے اور اگر (ثمرہ اعمال) پورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے۔ اور اگر بخشش کی جاتی ہے۔ تو انصاف کہاں ہو سکتا ہے؟ ایسی اندھا دھند کارروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے؟ البتہ بے عقل چھوکروں کی ہوا کرتی ہے ۔ ۱۰۱

سورہ بنی اسرائیل

(۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قید خانہ اور ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے اُس کو عملنامہ اُس کا بیچ گردن اُس کی کے۔ اور نکالینگے ہم واسطے اُس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھیگا اُس کو کھلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے قرنوں سے پیچھے نوح کے ۔ (منزل چہاردہم سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفدہم آیت ۷۔ ۱۳۔ ۱۷ ۔

(محقق) اگر کافر وہی ہیں کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا۔ ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے اور انہیں کے واسطے دوزخ ہے تو یہ بات محض طرفداری کی ہے ۔ کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے اور باقی سب بُرے کبھی ہو سکتے ہیں؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے کہ ہر ایک کی گردن میں عملنامہ ہے ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اِس سے مراد اعمال کا پھل دینا ہے تو پھر انسانوں کے دلوں آنکھوں وغیرہ پہ مہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرنا کیا کھیل کی باتیں ہیں؟ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آجکل وہ کتاب کہاں ہے؟ کیا تحصیلداروں کے روزنامچہ کی مانند (خدا) لکھتا رہتا ہے؟ یہاں یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے تو روحوں کے اعمال کہاں سے آگئے اور اعمال نامہ کیونکر بن سکے گا؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک و بد اعمال کے بغیر اُن کو رنج و راحت کیوں دیا؟ اگر کہو کہ خدا کی مرضی تو بھی اُن سے ظلم کیا۔ بے انصافی اِسی کو کہتے ہیں۔ کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ کا کم و بیش دینا۔ اور کیا اُس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا یا کوئی سررشتہ دار سُنا دیگا۔ اگر خدا ہی نے مدت

(منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورۃ پانزدہم ۲۷ - ۲۶ - لغایت ۴۲ ۰)

(محقق) اگر خدا نے اپنی روح آدم صاحب میں ڈالی تو وہ بھی خدا ہوگا۔ اور اگر وہ خدا نہ تھا تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنے والا خدا ہی ہے تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی اُستاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانے والے کو شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا۔ اور منہ پر شیطان نے کہا کہ میں گمراہ کرونگا۔ پھر اُس کو سزا دیکر قید کیوں نہ کیا؟ اور مار کیوں نہ ڈالا؟ ۹۸

سورہ نحل

(۹۹) اور البتہ تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک اُمّت کے پیغمبر۔ جب ارادہ کرتے ہیں ہم اُس کو یہ کہ کہتے ہیں ہم اُس کو ہو پس ہو جاتی ہے۔ (منزل سوم۔ سیپارہ چہاردہم سورۃ شانزدہم۔ آیت ۳۲ - ۴۰ -)

(محقق) اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں۔ تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر چلتے ہیں وہ کافر کیوں ہیں؟ کیا سوائے تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں یہ بالکل طرفداری کی بات ہے اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے تو آریہ ورت میں کون بھیجا؟ اس لئے یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے زمین ہو جا تو وہ بے جان کیسے سن سکتی ہے۔ خدا کا (محض) حکم کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ اور (مسلمان) سوائے خدا کے دوسری چیز نہیں مانتے تو کس نے سُنا اور کون ہو گیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ ۹۹

(۱۰۰) اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں پاکی ہے اُس کو اور واسطے اُس کے ہے جو کچھ کہ چاہے۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر۔ (منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورہ شانزدہم آیت ۵۷ - ۵۶ ۰)

(محقق) اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں اس کا کیا باعث ہے؟ بتلائیے۔ قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے راست گو قسم کیوں کھاویں؟ ۱۰۰

(۱۰۱) یہ لوگ وہ ہیں کہ مُہر رکھی اللہ نے اُوپر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُن کے کے اور آنکھوں اُن کی کے اور یہ لوگ وہی ہیں بے خبر۔ اور پُورا دیاجاوے گا ہر روح کو

مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے بیجا انعامی کے اور وہ یہ ہے کہ اعمال تو اُن کے محدود ہیں اور ثمرہ اُن کا لامحدود اگر میٹھا ہی روز کھایا جاوے تو تھوڑے دنوں میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے جب وہ ہمیشہ سُکھ بھوگیں گے تو اُن کے لئے سُکھ ہی دُکھ روپ ہو جائیگا۔ اس لئے مہاکلپ تک مکتی (نجات) سُکھ بھوگ کر دوبارہ جنم پانا ہی سچا مسئلہ ہے ۔ ۱۰۴ ۔

(۱۰۵) اور یہ بستیاں کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو جب ظلم کیا اُنہوں نے اور کیا ہم نے واسطے ہلاک اُن کے کے وعدہ گاہ ۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہشتدہم آیت ۵۹)

(محقق) بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پیچھے وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں ہے۔ کیونکہ جب اُن کا ظلم دیکھا تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا ان باتوں سے بے رحم بھی ثابت ہوا ۔ ۱۰۵ ۔

(۱۰۶) اور وہ جو لڑکا پس تھے ماں باپ اُس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اُن کو سرکشی اور کفر میں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا جگہ ڈوبنے سورج کے پایا اُس کو ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچڑ کے۔ کہا اُنہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہیں زمین بیچ ۔ (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ ہشتدہم آیت ۷۹ ۔ ۸۴ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴)

(محقق) بھلا یہ خدا کی کتنی نادانی ہے! اُسے یہ شک ہوا کہ کہیں لڑکوں کے ماں باپ مجھ سے باغی نہ کر دیئے جائیں؟ یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہو سکتی۔ اور لاعلمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور پھر کہ صبح کو نکل آتا ہے۔ سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے۔ وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیونکر ڈوب سکتا ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہیں آتا تھا اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا؟ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں اگر صاحب علم ہوتے تو ایسی جھوٹی باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف خود ہی تو زمین کا بنانے والا بادشاہ اور منصف ہے اور خود ہی یاجوج اور ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ امر بھی خدائی کے شایاں نہیں۔ ایسی کتاب کو وحشی لوگ ہی مان سکتے ہیں عالم نہیں مانتے ۔ ۱۰۶ ۔

سورہ مریم

(۱۰۷) اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان شرقی میں ۔ ۔ ۔

کی ایسی ہوئی روحوں کو بلاقصور ہلاک کردیا تو وہ ظالم ہوگیا جو ظالم ہے وہ خدا ہی نہیں ہوسکتا ہے ۔ ۱۰۲ ۔ ۱

(۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دلیل ۔ اور بہکا جس کو بہکا سکے ۔ جس دن بلاویں گے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُن کے کے ہیں جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے ۔ (منزل چہارم ۔ سیپارہ پانزدہم سورۃ ہفدہم آیت ۵۷ ۔ ۶۲ ۔ ۸۲)

(محقق) واہ جی واہ! جتنے حیرت انگیز نشان ہیں اُن میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے میں دلیل کا کام دیتی ہے ۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے ۔ تو خدا ہی شیطان کا سردار ۔ اور سب گناہ کرانے والا ہوا ۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ لوگوں کی باتیں ہیں ۔ اگر قیامت کے دن انصاف کے لئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلاویگا ۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی تب تک کیا سب دورہ سپرد رہینگے چاہیئے تو یہ کہ ان کو دورہ سپرد کر کے تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ فوراً اُن کا انصاف کیا جاوے اور یہی منصف کا اعلیٰ فرض ہے ۔ یہ تو پوپاں بائی کا انصاف ہوگیا ۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہوں گے تب تک اُن کو سزا یا جزا نہ دیجائیگی یہ کس قسم کا انصاف ہے کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد رہے اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہو جاتا ہے ۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہو سکتا ۔ انصاف کے لئے تو وید اور منو سمرتی دیکھو جن میں (لکھا ہے) کہ لحظہ بھر بھی توقف نہیں ہوتا اور (جیو) اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا ۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنے والا خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ۔ ۱۰۳ ۔ ۱

سورۂ کہف

(۱۰۴) یہ لوگ واسطے اُن کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں گہنا پہنائے جاوینگے بیچ اُس کے کنگن سونے کے سے اور پوشاک پہنیں گے کپڑے سبز لاہی کے سے اور تافتے کے تکیہ کئے ہوئے بیچ اُس کے اوپر تختوں کے اچھا ہے ثواب اور اچھی ہے بہشت فائدہ اُٹھانے میں ۔ (منزل چہارم سیپارہ پانزدہم سورۃ ہیژدہم آیت ۳۰)

(محقق) واہ جی واہ کیا قرآن کی بہشت ہے جس میں باغ ۔ زیور ۔ کپڑے ۔ گدے تکئے آرام کے واسطے ہیں ۔ کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے (تو معلوم ہوگا کہ) یہاں سے وہاں بھی

سورۃ انبیاء

(۱۱۰) اور کئے ہم نے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جائے۔ م ۴۔ منزل چہارم سیپارہ ہفدہم
سورۃ بست و یکم آیت ۳۱ ۔)
(محقق) اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا تو یہ بات کبھی نہ کہتا کہ پہاڑوں
کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا تو ہل جاتی پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کے وقت
کیوں ہل جاتی ہے؟ ۔ ۱۱۰ ۔
(۱۱۱) اور ہدایت دی اس عورت کو کہ محافظت کی اس نے شرمگاہ اپنی کی پس پھونک
دیا ہم نے بیچ اس کے روح اپنی کو۔ م ۴۔ منزل چہارم سیپارہ ہفدہم سورۃ بست و یکم
آیت ۹۱ ۔)
(محقق) ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں
ہو سکتیں۔ جبکہ انسان ایسی باتوں کا لکھنا اچھا نہیں سمجھتے تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہو سکتا
ہے؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہو گیا ہے اگر اس میں اچھی اچھی باتیں ہوتیں تو اس کی بہت
تعریف ہوتی۔ جیسی کہ وید کی ہوتی ہے ۔ ۱۱۱ ۔

سورۃ حج

(۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں واسطے اس کو جو کوئی بیچ آسمانوں
اور زمین کے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ پہاڑ۔ درخت اور جانور پہنائے جاویں گے بیچ اس کے
کنگن سونے سے اور موتی اور لباس ان کا بیچ اس کے ریشمی ہے۔ اور پاک رکھ گھر میرے کو
واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے۔ پھر چاہئے کہ دور کریں میل اپنی
اور پوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے۔ تو کہ یاد کریں نام اللہ کا۔ م ۴۔ منزل چہارم سیپارہ
ہفدہم سورۃ بست و دوم آیت ۱۸۔۲۱۔۲۳۔۲۶۔۲۹ ۔)
(محقق) جو جڑ چیزیں روح اشیاء ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں تو پھر وہ اس کی
عبادت کیونکر کر سکتی ہیں؟ اس لئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہو سکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی
ہوئی معلوم دیتی ہے ۔ ۱۱۲ ۔ واہ کیا اچھی بہشت ہے کہ جہاں سونے موتی کے زیورات اور
ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے کچھ بڑھ کر نہیں ہے!

پکڑا اُن سے ادھر پردہ پس بھیجا ہم نے طرف اُس کے روح اپنی کو پس صورت پکڑی واسطے
اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے تجھ سے
اگر ہے تو پرہیزگار۔ کہنے لگا سوا اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار تیرے کا تاکہ
بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو
کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اُس کے پس جا پڑی ساتھ
اُس کے مکان دور میں یعنی جنگل میں ۔ (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ نوزدہم
آیت ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲)

(محقق) عقلمند غور کریں کہ اگر سب فرشتے خدا کی روح ہیں تو وہ خدا سے الگ وجود
نہیں ہو سکتے اور یہ ظلم کہ وہ بیچاری کنواری کے اِس لڑکا ہونا جو کسی سے ہمبستر ہونا نہیں
چاہتی تھی لیکن خدا کے حکم سے فرشتہ نے اُس کو حاملہ کیا یہ خلاف از انصاف ہے۔ یہاں اور
بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں ان کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ۱۰۷

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے
ہیں اُن کو بہکانے کر (منزل چہارم ۔ سیپارہ شانزدہم ۔ سورۃ مریم یعنی نوزدہم
آیت ۸۳)

(محقق) جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کے لئے بھیجتا ہے تو بہک جانیوالوں کا
کچھ قصور نہیں ہو سکتا اور نہ اُن کو سزا ہو سکتی اور نہ شیطانوں کو۔ کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب
کچھ ہوتا ہے اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہئے اگر سچا عادل ہے تو اس کا ثمرہ (یعنی) دوزخ آپ ہی
بھوگئے اور اگر عدل کو ترک کر کے بے انصافی کرتا ہے تو وہ طرفدار ہو گیا۔ اور طرفدار ہی گنہگار
کہلاتے ہیں۔ ۱۰۸

سورہ طٰہٰ

(۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اُس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا
اور عمل کئے اچھے پھر راہ پائی (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ بستم آیت ۸۲)

(محقق) توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے وہ سب کو گنہگار
بنانیوالی ہے۔ کیونکہ گنہگاروں کو اس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اِس لئے یہ کتاب
اور اس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں حوصلہ دیتے ہیں پس یہ کتاب کلام اللہ اور
اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہو سکتا ۔ ۱۰۹ ۔

(۱۱۵) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے پس بعض اُن میں سے وہ ہے کہ چلتا اوپر پیٹ اپنے کے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُس کے کی کہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُس کے کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ ۔ (منزل چہارم ۔ سیپارہ ہشتدہم سورۃ نور رکوع چہارم آیت ۴۵ ۔ ۵۱ ۔ ۵۳ ۔ ۵۵ ۔ ۵۶)

(محقق) یہ کون سی فلاسفی ہے کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں ۔ اُن کی بابت کہنا کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں ؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے ۔ جب خدا کے ساتھ پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں ؟ اگر ایسا ہے تو خدا کو کیوں قرآن میں لاشریک لکھا اور کہا جاتا ہے ؟ ۔ ۱۱۵ ۔

سورۃ فرقان

(۱۱۶) اور جس دن کہ پھٹ جاوے گا آسمان ساتھ بدلی کے اور اتارے جاویں گے فرشتے پس بہت کٹھن ان کافروں کا اور جھگڑا کر اُن سے ساتھ اُس کے جھگڑا بڑا ۔ اور بدل ڈالتا ہے اللہ برائیوں اُن کی کو بھلائیوں سے ۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے ۔ (منزل چہارم ۔ سیپارہ نوزدہم ۔ سورۃ الفرقان ۔ آیت ۲۲ ۔ ۵۰ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱)

(محقق) یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی کہ آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جاوے ۔ اگر آسمان (آکاش) کوئی مجسم شے ہو تو پھٹ سکتا ہے ۔ مسلمانوں کا قرآن امن میں خلل انداز ہو کر غدر جھگڑا کرانے والا ہے اس لئے دیندار عالم لوگ اس کو نہیں مانتے ۔ یہ خوب انصاف ہے کہ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہو جائیگا ۔ کیا یہ تِل اور اُڑد ہیں کہ ان کا تبادلہ ہو سکے ۔ اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا ملے تو کوئی بھی گناہ کرنے سے کیوں ڈرے گا ۔ اس لئے یہ سب باتیں خلاف از علم ہیں ۔ ۱۱۶ ۔

سورۃ شعرا

(۱۱۷) اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے یہ کہ رات کو لے چل بندوں میرے کو تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے ۔ پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہروں کے جمع کرنے والے ۔ اور وہ شخص کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس وہی راہ دکھلاتا ہے ۔ اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو ۔ اور وہ

اور جب خدا کا گھر ہے تو وہ اُس گھر میں رہتا بھی ہوگا۔ پھر بُت پرستی کیوں نہ ہوئی؟ اور دوسرے بُت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو؟ جب خدا نذر لیتا اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا اور جانوروں کو مروا کر کھلاتا ہے۔ تو یہ خدا مندر والے بھیرو، درگا کی مانند ہوا اور سخت بُت پرستی کا باعث یہی ہے۔ بتوں سے مسجد بڑا بُت ہے۔ اس لئے خدا اور مسلمان بڑے بُت پرست اور پُرانی اور جینی چھوٹے بُت پرست ہیں ۱۱۲۔

سورہ مومنون

(۱۱۳) تحقیق تم دن قیامت کے اُٹھائے جاؤ گے ۔ (منزل چہارم سیپارہ ہشتدہم سورۃ بست سوم آیت ۱۶)

(محقق) کیا قیامت تک مُردے قبروں میں رہیں گے یا کسی اور جگہ؟ اگر اُن ہی میں رہیں گے تو سڑے ہوئے بدبودار جسموں میں رہ کر نیک آدمی بھی تکلیف اُٹھائیں گے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے اور بدبو اور عفونت زیادہ پھیلا کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مسلمان پاپی ہوں گے ۔

سورہ نور

(۱۱۴) اُس دن کی گواہی دیں گے اُن پر اُن کی زبانیں اور ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُن کے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کرتے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اُس کے کی مانند طاق کی ہے کہ بیچ اس کے چراغ ہو اور وہ چراغ بیچ قندیل شیشہ کے ہے۔ وہ قندیل گویا کہ وہ تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اُس کا کہ روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے اُس کو آگ۔ روشن اُوپر روشنی کے راہ دکھلاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے

(منزل چہارم۔ سیپارہ ہشتدہم۔ سورۃ النور۔ بست و چہارم آیت ۲۴۔۳۵)

(محقق) ہاتھ پاؤں وغیرہ بےجان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے۔ یہ بات قانونِ قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے یا بجلی جیسا کہ (چراغ وغیرہ سے) اُسے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آ سکتی۔ ہاں کسی شکل والی چیز پر صادق آ سکتی ہے ۔ ۱۱۴

کر دیکھا اُس کو ہلتا جاتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے . . . . . اے موسیٰ مت ڈر تحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر۔ اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا۔ یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم سورہ بست و ہفتم یعنی النمل۔ آیت ۹۔۱۰۔۲۶۔۳۱۔۳۲)

(محقق) اور دیکھئے اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے۔ ایسی بات خدا کی کتاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ عرش معلّٰے یعنی ساتویں آسمان کا مالک ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا۔ اگر سرکشی کرنا برا ہے تو خدا اور محمد صاحب نے اپنی مدح سے کتاب کیوں بھر دی؟ محمد صاحب نے بہت سے انسانوں کا خون کیا۔ کیا اس سے سرکشی ہوئی یا نہیں؟ یہ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۱۹

(۱۲۰) اور دیکھے گا تو پہاڑوں کو گمان کرتا ہے تو ان کو جمے ہوئے اور وہ چلے جاتے ہیں مانند چلنے بادلوں کے کاریگری اللہ کی جس نے محکم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو۔ (منزل پنجم سیپارہ بستم سورۃ بست و ہفتم آیت ۸۸۔)

(محقق) بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہوگا اور جگہ نہیں۔ اور خدا کی خبرداری تو باغی شیطان کو نہ پکڑنے اور سزا نہ دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے جس نے ایک باغی کو اب تک نہ پکڑا اور نہ سزا دی اس سے زیادہ بے خبری کیا ہوگی ۱۲۰

سورۃ قصص

(۱۲۱) . . . . . پس مکا مارا اُس کو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اُس کی۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجھ کو پس بخشا اُس کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے (منزل پنجم سیپارہ بستم سورۃ بست و ہشتم (القصص) آیت ۱۴۔۱۵۔۶۲)

(محقق) مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی رحمدلی کا حال دیکھئے۔ موسیٰ پیغمبر ایک انسان کا خون کرے اور خدا معاف کرے کیا یہ دونوں ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا اپنی مرضی ہی سے جیسا چاہتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اس نے اپنی مرضی ہی سے ایک کو بادشاہ اور دوسرے کو غریب ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ اگر ایسا ہے

شخص کو امید رکھتا ہوں میں کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے ۔ (منزل پنجم سیپارہ نوزدہم ۔ سورۃ بست و ششم ۔ آیت ۵۰-۵۱-۷۶-۷۷-۸۰-۸۱)

(محقق) جب خدا نے موسےٰ کی طرف وحی بھیجی تو پھر داؤد ۔ عیسےٰ اور محمد صاحب کی طرف کتاب کیوں بھیجی؟ کیونکہ خدا کی باتیں ہمیشہ یکساں اور بے خطا ہوا کرتی ہیں ۔ اور اس کے بعد قرآن تک کتابوں کا بھیجنا ظاہر کرتا ہے کہ پہلی کتاب ناکامل اور غلطیوں سے پُر تھی ۔ اگر یہ تینوں کتابیں سچی ہیں تو قرآن جھوٹا ہوگا ۔ چاروں کتابیں جو کہ باہم متضاد ہیں وہ بالکل صحیح نہیں ہو سکتیں ۔ اگر خدا نے روح پیدا کی ہیں تو وے مر بھی جائینگی یعنی ان کا کبھی عدم بھی ہوگا ۔ جو خدا ہی انسان وغیرہ ذی روحوں کو کھلاتا پلاتا ہے تو کسی کو بیماری نہ ہونی چاہئے اور سب کو برابر خوراک ملنی چاہئے اور رو رعایت سے ایک کو عمدہ دوسرے کو خراب جیسا کہ بادشاہ کو عمدہ اور غریب کو خراب خوراک ملتی ہے نہ ملنی چاہئے ۔ جب خدا ہی کھلانے پلانے اور پرہیز کرانے والا ہے تو بیماری نہ ہونی چاہئے ۔ لیکن مسلمانوں کو بھی بیماریاں لگتی ہیں ۔ اگر خدا ہی بیماری دور کر کے آرام کر دینے والا ہے تو مسلمانوں کے جسموں میں بیماری نہ رہنی چاہئے ۔ اگر رہتی ہے تو خدا پورا طبیب نہیں ۔ اگر طبیب حاذق ہے ۔ تو پھر مسلمانوں کے جسموں میں بیماری کیوں رہتی ہے ؟ اگر وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے تو پھر اسی خدا کو گناہ و ثواب ہونا چاہئے ۔ اگر جنم جنمانتر کے اعمال کے مطابق انصاف کرتا ہے تو اسے کچھ بھی گناہ کا ذمہ دار نہیں ہے ۔ اگر وہ گناہ بخشنے اور انصاف قیامت کی رات کو کرتا ہے تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہو جائیگا ۔ اگر بخشش نہیں کرتا تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے ۔ ۱۱۷ ۔

(۱۱۸) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے ۔ کہا یہ اونٹنی ہے واسطے اس کے پانی پینا ہے ایک بار ۔ (منزل پنجم سیپارہ نوزدہم ۔ سورۃ بست و ششم آیت ۱۵۴-۱۵۵)

(محقق) بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے کہ پتھر سے اونٹنی نکلے وے لوگ وحشی تھے کہ جنہوں نے اس بات کو مان لیا اور اونٹنی کا نشان دینا صرف وحشی پن کا کام ہے ۔ نہ کہ خدا کا ۔ اگر یہ کتاب کلام الٰہی ہوتی تو ایسی لغو باتیں اس میں نہ ہوتیں ۔ ۱۱۸ ۔

سورہ نمل

(۱۱۹) اے موسےٰ بات یہ ہے کہ تحقیق میں ہوں اللہ غالب ۔ اور ڈال دے عصا اپنا پس جبکہ

ہے۔ اگر باغ میں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے تو اس دنیا کی مانند ہی ہے۔ اور کیا وہاں باغبان اور زرگر بھی ہونگے یا خدا ہی باغبان اور زرگر وغیرہ کا کام کرتا ہے؟ اگر کسی کو کم زیور ملتا ہوگا تو چوری بھی ہوتی ہوگی اور وہ بہشت میں سے نکال کر چوری کرنے والوں کو دوزخ میں بھی ڈالتا ہوگا۔ اگر ایسا ہوگا تو یہ بات کہ ہمیشہ بہشت میں رہینگے جھوٹ ہو جائیگی۔ اگر مسلمانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے۔ تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آگیا؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جان لی ہیں تو ایسا ڈر دکھانے سے وہ اپنا غرور ظاہر کرتا ہے۔ اگر اللہ نے روحوں کے دلوں پر مہر لگا کر گناہ کرایا ہے تو اس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا۔ روح نہیں ہوسکتی جس طرح کہ فتح و شکست کا ذمہ دار سپہ سالار ہوتا ہے ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہونگے ۔۱۲۳۔

سورہ لقمان

(۱۲۴) یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والے کی۔ پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم ان کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہلجاوے۔ کیا دیکھا تو نے یہ کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے۔ کیا نہ دیکھا تو نے یہ کہ کشتیاں چلتی ہیں بیچ دریا کے ساتھ نعمتوں اللہ کے تاکہ دکھلا دے تم کو نشانیوں اپنی سے ۔

(منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم۔ سورۃ سی ویکم (آیت ۱۔ ۹۔ ۲۹۔ ۳۰)

(محقق) واہ صاحب واہ! حکمت والی کتاب خوب ہے کہ جس میں بالکل علم سے خلاف آکاش کی پیدائش اور اس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم رکھنے کے واسطے پہاڑ رکھنے (کا ذکر ہے) تھوڑے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کرسکتا اور نہ ایسی بات مان سکتا ہے۔ اور حکمت کی بات دیکھئے کہ جہاں دن ہے وہاں رات نہیں جہاں رات ہے وہاں دن نہیں اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرانا لکھا ہے یہ سخت جہالت کی بات ہے۔ اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ خلاف از علم بات نہیں ہے؟ کشتی کو آدمی کلوں اور اوزاروں سے چلاتے ہیں۔ یا خدا کی مہربانی سے۔ اگر لوہے یا پتھر کی کشتی بنا کر سمندر میں چلائی جاوے تو خدا کا نشان ڈوب تو نہ جائیگا۔ یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہوسکتی ہے ۔۱۲۴۔

———

تو نہ قرآن سچا اور نہ ظالم ہونے کے باعث یہ خدا سچا خدا ہو سکتا ہے ۔ ۱۲۱۔

سورۃ العنکبوت

(۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھ سے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اُس کے علم پس مت کہا مان اُن دونوں کا طرف میری ہے۔ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اُس کی کے پس رہا بیچ اُن کے ہزار برس مگر پچاس برس کم ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بستم۔ سورۃ العنکبوت (رکوع اول) آیت ۷-۱۳)

(محقق) ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے مگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لئے وہ کہیں تو اُن کا کہا نہ ماننا یہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ماں باپ دروغ گوئی وغیرہ کرنے کا حکم دیویں تو کیا مان لینا چاہئے؟ اس لئے یہ بات نصف اچھی اور نصف بُری ہے۔ کیا نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دنیا میں بھیجتا ہے تو اور دوسروں کو کون بھیجتا ہے؟ اگر سب کو وہی بھیجتا ہے تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی تو اب کیوں نہیں ہوتی؟ اس لئے یہ بات صحیح نہیں۔ ۱۲۲۔

سورۃ روم

(۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کرے گا اُس کو پھر طرف اُس کی پھیرے جاؤ گے۔ اور جس دن برپا ہوگی قیامت نا امید ہوں گے گنہگار۔ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس وہ بیچ باغ کے سیر کروائے جائیں گے۔ اور اگر بھیجیں ہم ایک باؤ پس دیکھیں اُس کو کھیتی زرد ہوئی۔ اس طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلوں اُن لوگوں کے کہ نہیں جانتے۔

(منزل پنجم۔ سیپارہ لبث لکم۔ سورہ الروم۔ آیت ۱۰-۱۱-۱۴-۵۰-۵۸)

(محقق) اگر اللہ دو بار پیدائش کرتا ہے اور تیسری بار نہیں کرتا تو پیدائش کے پہلے اور دوسری پیدائش کے بعد بیکار بیٹھا رہتا ہوگا؟ اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اُس کی قدرت یعنی طاقت نکمی اور زائل ہو جاتی ہوگی۔ اگر روزِ عدل گنہگار لوگ نا امید ہوں گے تو اچھی بات ہے۔ مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب گنہگار سمجھ کر نا امید کئے جاویں گے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی

آیت ۱۲ - ۳۰)

(محقق) یہ محمد صاحب نے اس واسطے لکھا یا لکھوایا ہوگا کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے اپنی فتح ہو اور مرنے سے بھی نہ ڈریں عیش و عشرت کے سامان بڑھیں مذہب کی اشاعت ہو اور اگر بی بی نہ بے حیائی سے نہ آوے تو کیا پیغمبر صاحب بے حیا ہو کر آویں؟ بی بیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو یہ کس گھر کا انصاف ہے؟ ۱۲۶

(۱۲۷) اور اٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی سوائے اس کے نہیں۔ پس جب ادا کر لی زید نے اُس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اُس کو تاکہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے تنگی بیچ بی بیوں لے پالکوں اُن کے کے جب ادا کر لیں اُن سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا۔ نہیں ہے اوپر نبی کے کچھ تنگی بیچ اُس چیز کے۔ نہیں ہے محمد صاحب باپ کسی مرد کا اور حلال کی عورت ایمان والی جو بخش دیوے پیغمبر کے جان اپنی واسطے نبی کے۔ ڈھیل دیوے تو جس کو چاہے اُن میں سے اور جگہ دیوے طرف اپنی جس کو چاہے .... پس نہیں گناہ اوپر تیرے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و سوم آیت ۳۲ - ۳۷ - ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۳)

(محقق) یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے اور آدمی کھلے رہیں۔ کیا عورتوں کا دل صاف ہوا صاف جگہ میں سیر کرنا اور دُنیا کی بیشمار اشیاء دیکھنا نہیں چاہتا ہوگا؟ اسی وجہ سے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ گرد اور اشیاء کے شوقین ہوتے ہیں۔ کیا اللہ اور رسول ﷺ ایک دوسرے کے موافق ہیں یا مخالف؟ اگر موافق ہیں تو یہ کہنا کہ دونوں کا حکم ماننا فضول ہے۔ اگر مخالف ہیں تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے کا غلط ہوگا۔ ان دونوں میں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان ہو جائیگا۔ اور ایک کا شریک دوسرا بن جائیگا۔ واہ قرآن کے خدا اور پیغمبر! آپ نے قرآن کو جیسے کے دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب براری کا ذریعہ بنا لیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے۔ اگر نہ ہوتے تو (لے پالک) بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے اور پھر ایسے کاموں کے کرنے والے کا خدا بھی طرفدار بن گیا اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دیا۔ انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ کیا سخت غضب ہے کہ نبی کو شہوت رانی میں کچھ بھی روکاوٹ نہیں ہوئی۔ اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا تو زید (لے پالک) بیٹا کس کا تھا؟ جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈالنے سے پیغمبر صاحب نہ رک سکے تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے؟ ایسی چالاکی سے بھی بُری بات کرنے والے کی بدنامی ہونے سے رک نہیں سکتی۔ کیا اگر غیر عورت

سورۃ سجدہ

(۱۲۵) تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اُس کے بیچ ایک دن کے کہ تھی مقدار اُس کی ہزار برس اُن برسوں سے کہ گنتے ہو تم۔ یہ ہے جاننے والا غائب کا اور حاضر کا غالب مہربان۔ پھر تندرست کیا اُس کو اور پھونکا بیچ اُس کے روح اپنی سے کہ قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے ساتھ تمہارے۔ اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک روح کو ہدایت اُس کی لیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے کہ البتہ بھر دونگا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم۔ سورۃ سی ودوم آیت ۴۔۵۔۸۔۱۰۔۱۲۔)

(محقق) اب تو ٹھیک ثابت ہوگیا کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے کیونکہ اگر محیط کل ہوتا تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں۔ اگر خدا فرشتے کو بھیجتا ہے تو خود بھی محدود المکان ہوا کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے۔ اور فرشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے۔ اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑ دیں یا کسی مُردہ کو چھوڑ جائیں تو خدا کو کیا معلوم ہو سکتا ہے؟ معلوم تو اُس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط کل ہو سو وہ تو ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف طور پر آزمائش لینے کا کیا کام تھا؟ پھر ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام کرنا یہ باتیں بتلاتی ہیں کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اُس فرشتے کا مارنے والا کون سا ملک ہے؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک ہوگیا۔ ایک فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہیں کر سکتا اور اگر اُن کو بلا گناہ کے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے اُن کو تکلیف دیکر تماشہ دیکھتا ہے۔ تو خدا اُن کا بڑا ظالم اور بے رحم ہوگا۔ ایسی باتیں جس کتاب میں ہوں نہ وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا۔ وہ ہرگز خدا بھی نہیں ہو سکتا ۔۱۲۵۔

سورہ احزاب

(۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا اگر بھاگو گے تم موت سے یا قتل سے۔ اے بی بیوں نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بے حیائی ظاہر کے دو چند کیا جاویگا واسطے اُس کے عذاب اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست ویکم۔ سورۃ سی وسوم)

سورۃ فاطر

(۹ سوال) اور اللہ وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو پس اٹھاتی ہیں بادل کو پس ہانک لاتے ہیں ہم اس کو طرف شہر مردے کے پس زندہ کیا ہم نے ساتھ اس کے زمین کو پیچھے موت اس کی کے اسی طرح قبروں میں سے نکالنا ہے۔ جس نے اتارا ہم کو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے ماندگی۔ (منزل پنجم سیپارہ وبست و دوم سورۃ سی و پنجم آیت ۹۔۳۵)

(تحقیق) واہ کیا فلاسفی خدا کی ہے۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اٹھاتی ہے اور خدا اس سے مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ خدا کا کام بے کم و کاست یکساں رہتا ہے۔ جو گھر ہوگا وہ بناوٹ کے بغیر نہیں ہو سکتا اور جو بناوٹ کا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ جو جسم رکھتا ہے وہ بلا محنت کیونکر دکھی رہتا ہے اور جسم والا بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچتا۔ جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے۔ تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اس کی کیا ہی بری حالت ہوتی ہوگی؟ اس لئے مسلمانوں کا بہشت میں سدا ہمیشہ آرام سے رہنا نہیں ہو سکتا۔ ۹۱

سورۃ یٰس

(۰ سوال) قسم ہے قرآن حکم کی۔ تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے۔ اوپر راہ سیدھے کے۔ اتارا ہے خدا غالب مہربان نے (منزل پنجم سیپارہ بست و دوم سورۃ سی و ششم آیت ۱۔۲۔۳۔۴)

(تحقیق) اب دیکھئے اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا تو وہ اس کی قسم کیوں کھاتا؟ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوا ہوتا تو (لے پالک) بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا؟ یہ کہنے ہی کی بات ہے کہ قرآن کے ماننے والے راہ راست پر ہیں کیونکہ سیدھی راہ وہی ہوتی ہے کہ جس میں سچ ماننا۔ سچ بولنا سچ کرنا۔ تعصب چھوڑ کر انصاف و دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہوں۔ اور ان سے خلاف عمل کو ترک کیا جائے۔ سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ ان کے خدا میں ایسی نیک عادات ہیں۔ اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے؟ اس لئے جس طرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتے۔ ویسی ہی یہ بات سمجھنی چاہئے۔ ۹۲

کبھی بھی سے خوش ہو کر بیاہ کر لیا جاتا ہے تو کبھی حلال ہوگی؟ ورنہ تو محض گناہ کی بات ہے۔ کہ کبھی جس عورت کو چاہے چھوڑ دے۔ اور محمد صاحب کی عورتیں پیغمبر صاحب کے قصوروار ہونے پر بھی اُس کو کبھی نہ چھوڑ سکیں۔ اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی بدکاری کی نیت سے داخل نہ ہو تو ویسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہئے۔ کیا نبی جس کسی کے گھر میں چاہے بے خوف داخل ہو سکے اور معزز بھی بنا رہے؟ بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا کہ جو اِس قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا خدا مان سکے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے بے دلیل خلاف عقل مذہب کو اہل عرب نے قبول کر لیا ۔۔ ۱۲۷۔

(۱۲۸) اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول خدا کے کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو بی بیوں اُس کی کو پیچھے اُس کے کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ۔ تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اُس کے کو لعنت کی ہے اُن کو اللہ نے۔ اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اُس کے کہ برا کیا ہو انہوں نے پس تحقیق اٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر۔ لعنت مارے جہاں پائے جاویں پکڑے جاویں اور قتل کئے جاویں۔ خوب قتل کرنا۔ اے رب ہمارے دے اُن کو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اُن کو لعنت بڑی۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بیست و دوم سورۃ الاحزاب نمبر ۳۳ آیت ۵۳ کا جزو ۔ ۵۷ ۔ ۵۸ ۔ ۶۱ ۔ ۶۲ ۔ ۶۸)

(محقق) واہ۔ کیا خدا اپنی خدائی کو دھوکے کے ساتھ دکھلا رہا ہے؟ رسول کو ایذا رسانی سے منع کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن دوسرے کو ایذا دینے سے رسول کو بھی روکنا مناسب تھا۔ تو کیوں نہیں روکا؟ کیا کسی کو ایذا دینے سے اللہ بھی دکھی ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ اور رسول کو ایذا دینے کی ممانعت کرنے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اللہ اور رسول جس کو چاہیں ایذا دیویں؟ اور لوگ کبھی سوائے اُن کے جن کو چاہیں ایذا دیں۔ جیسا مسلمان مرد و زن کو ایذا دینا برا ہے ویسا ہی غیر مذہب والوں کو بھی ایذا دینا بہت برا ہے۔ جو ایسے فرمانے قرآن کو متعصب سمجھو۔ واہ اسے غدر مچانے والے خدا اور نبی تم سے تو بے رحم دنیا میں بہت تھوڑے ہوں گے۔ جو یہ لکھا ہے کہ غیر لوگ جہاں ملیں اُن کو پکڑو اور مار دو۔ دنیا کی اگر مسلمانوں سے غیر مذہب والے برتاؤ کریں تو اُن کو یہ بات بری لگے گی یا نہیں؟ واہ کیسے نیکی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دوگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں۔ یہاں سے اُن کی طرفداری خود غرضی اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی وجہ سے اب تک بھی مسلمان لوگوں میں سے بہت سے بے وقوف لوگ ایسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر انسان حیوان کے برابر رہتا ہے ۔۔ ۱۲۸۔

سورہ ص

(۱۳۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی کھلے ہونگے واسطے اُن کے دروازے تکیے لگائے ہوئے ہونگے بیچ اُن کے منگوا دیں گے بیچ اُن کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں اور نزدیک اُن کے ہونگی نیچی رکھنے والیاں نظر کو اور طرف سے ہم عمر ہیں سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے۔ مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے۔ کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ بنایا میں نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند رتبے والوں سے۔ کہا کہ میں بہتر ہوں اُس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اُس کو مٹی سے۔ کہا پس نکل ان آسمانوں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے۔ اور تحقیق اُوپر تیرے لعنت ہے میری دن جزا تک۔ کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھ کو اُس دن تک کہ اُٹھائے جاویں گے مُردے۔ کہا کہ پس تحقیق تو ڈھیل دیئے گیوں میں سے ہے۔ دن وقت معلوم تک۔ کہا کہ پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ میں گمراہ کرونگا اُن کو اکٹھے۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بیست وسوم سورۃ ص نمبر ۳۸ آیت ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۶۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۸۲)

(محقق) اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ، نہریں، مکان وغیرہ لکھے ہیں، ویسے ہی ہیں تو وے نہ ہمیشہ سے تھے اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں کیونکہ جو (اتصال) سے چیزیں پیدا ہوئی ہیں وہ مرکب ہونے کے پہلے نہ تھیں۔ انفصال کے بعد موجود نہ رہینگی۔ جب وہ بہشت ہی نہ رہیگی تو اُس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں؟ کیونکر لکھا ہے۔ گدّے، تکیے، میوے اور پینے کی اشیاء وہاں ملینگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا، اُس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند نہ تھا۔ اسی واسطے محمد صاحب نے تکیہ وغیرہ کی کہانی سنا کر غریبوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لیا۔ اور جہاں عورتیں ہیں وہاں ہمیشہ آرام کہاں؟ وے عورتیں وہاں کہاں سے آئی ہیں؟ کیا بہشت کی رہنے والی ہیں؟ اگر آئی ہیں تو جاوینگی۔ اور اگر وہیں کی رہنے والی ہیں تو قیامت کے پہلے کیا کرتی ہونگی؟ کیا نکمی اپنی عمر کو گذار رہی ہیں؟ اب دیکھئے خدا کا جلال کہ جس کا حکم اور سب فرشتوں نے تو مانا اور آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے نہ مانا۔ خدا نے اُس کا سبب پوچھا اور کہا کہ میں نے اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تو تکبر مت کر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا۔ پس وہ محیط کل اور قادر مطلق ہرگز نہیں ہو سکتا اور شیطان نے سچ کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں، اُس پر خدا نے

(۱۳۱) اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے۔ اور گواہی دینگے پاؤں اُن کے بسبب اس کے کہ تھے کماتے سوائے اسکے نہیں کہ حکم اُس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے اُس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے

(منزل پنجم سیپارہ بست و سوم سورۃ سی و ششم آیت ۵۰ - ۶۳ - ۸۰)

(تحقیق) سنیئے زور چالاکیاں! کیا پاؤں کبھی گواہی دے سکتے ہیں؟ خدا کے سوائے اُس وقت کون تھا جس کو حکم دیا؟ اور کس نے سُنا؟ اور کون بن گیا؟ اگر کوئی چیز نہ تھی۔ تو یہ بات جھوٹی ہے۔ اور اگر تھی تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا جھوٹی ہوگی ۔ ۱۳۱ ۔

سورہ صافات

(۱۳۲) پھرایا جاویگا اُن پر اُن کے پیالہ شراب لطیف کا۔ سفید مزہ دینے والا واسطے پینے والوں کے۔ نزدیک اُن کے بیٹھی ہونگی نیچے نظر رکھنے والیاں۔ خوبصورت آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے۔ کیا پس ہم نہیں مرینگے۔ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبروں سے تھا۔ جس وقت ہم نے نجات دی اُس کو لوگوں اُس کے کو اور سب کو مگر ایک بڑھیا پیچھے ۲
رہنے والوں سے تھی۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و سوم سورۃ سی و ہفتم۔ آیت ۴۴ - ۴۵ - ۴۸ - ۵۸ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴)

(تحقیق) کیوں جی یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو بُرا بتلاتے ہیں لیکن ان کے بہشت میں تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں؟ اتنا اچھا ہے کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب تو پی چھڑائی لیکن یہاں کے بدلے وہاں اُن کے بہشت میں بڑی خرابی ہے! عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا! اور بعض بڑی بیماریاں بھی ہوتی ہونگی۔ اگر وہاں کے آدمی جسم والے ہونگے تو ضرور مرینگے اور اگر جسم والے نہ ہونگے تو عیش عشرت ہی نہ کر سکینگے۔ پھر اُن کو بہشت میں لے جانا بے فائدہ ہے۔ اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو تو جو بائبل میں لکھا ہے کہ اُس سے اُس کی لڑکیوں نے مباشرت کر کے دو لڑکے پیدا کئے۔ اس بات کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو ایسے کو پیغمبر ماننا فضول ہے۔ اور اگر ایسے اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے تو وہ خدا بھی ویسا ہی ہے۔ کیونکہ بڑھیا کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک کرنے والا خدا کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کے گھر رہ سکتا ہے اور جگہ نہیں ۔ ۱۳۲ ۔

سورہ مومن

(۱۳۵) اُتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے۔ بخشنے والا گناہ کا اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے۔ (منزل ششم سیپارہ بست و چہارم سورہ چہلم آیت ۱-۲-۳)

(محقق) یہ بات اس واسطے ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کر لیویں کہ جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی بھی جھوٹ کے ساتھ ملکر خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادھرم ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں۔ ۱۳۵

سورہ حٰم سجدہ

(۱۳۶) پس مقرر کیا اُن کو سات آسمان بیچ دو دن کے اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُس کا۔ یہاں تک کہ جب جاویں گے اُس کے پاس گواہی دیویں گے اُس پر کان اُن کے اور آنکھیں اُن کی اور چمڑے اُن کے بسبب اس کے کہ تھے کرتے۔ اور کہیں گے واسطے چمڑوں اپنے کے کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہیں گے وہ کہ بلایا ہم کو اللہ نے جس نے بلایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنے والا ہے مُردوں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و چہارم۔ سورۃ چہل و یکم۔ آیت ۱۱-۱۹-۲۰-۳۸)

(محقق) واہ جی واہ مسلمانو! تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو۔ وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا اور جو قادر مطلق ہے وہ تو لمحہ بھر میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بے جان بنایا ہے وے گواہی کیونکر دے سکیں گے؟ اگر گواہی دلویگا تو اُس نے پہلے بے جان کیوں بنائے؟ (اگر کوئی کہے کہ وہ اُس وقت طاقت عطا کریگا) تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑے گا؟ ایک اس سے بڑھکر بھی جھوٹی بات یہ ہے کہ جب مدعی پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں کہ تو نے ہمارے اوپر گواہی کیوں دی جیسے کوئی کہے کہ عقیم کے بیٹے کا منہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے تو عقیم کیونکر ہوئی اگر عقیم ہے تو اُس کے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اس قسم کی یہ بھی جھوٹ بات ہے و اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو پہلے مارا ہی کیوں کیا آپ بھی مُردہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر

غلط کیوں کہا؟ کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے؟ زمین پر نہیں؟ اگر نہیں تو کعبہ کو پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا؟ بھلا خدا اپنی ملکیت سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے؟ کیا ہر ایک جگہ خدا کی نہیں؟ اس سے واضح ہوا کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک ہے۔ خدا نے شیطان کو لعنت کی اور قید کر لیا۔ اور شیطان نے کہا اے پروردگار! مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے۔ خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا۔ جب شیطان چھوٹا تو خدا سے کہتا ہے کہ اب میں خوب بہکاؤں گا۔ اور غدر مچاؤں گا۔ تب خدا نے کہا کہ جن کو تو بہکاویگا میں ان کو دوزخ میں ڈالوں گا اور تجھ کو بھی۔ شریر غور کریں کہ شیطان کو بہکانے والا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا؟ اگر خدا نے بہکایا تو وہ شیطان کا شیطان ٹھہرا۔ اگر شیطان خود گمراہ ہوا تو انسان بھی خود گمراہ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کی ضرورت نہیں اور اس باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے سے خدا بھی ادھرم کرنیوالا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے۔ اگر خدا خود چوری کرنے کی تحریک کرے اور پھر خود ہی سزا دے تو ایسی صورت میں اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے ۱۳۳

سورہ زمر

(۱۳۴) اللہ بخشتا ہے گناہ تحقیق وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ اور زمین ساری مٹھی میں ہے اس کے دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں بیچ داہنے ہاتھ اس کے کے اور چمک جاویگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاویں گے اعمالنامے اور لایا جاویگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جاویگا۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و چہارم۔ سورۃ زمر رکوع۔ آیت ۳۔ ۵۳۔ ۶۷۔ ۶۹۔)

(محقق) اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو سمجھو کہ تمام دنیا کو گنہگار بناتا ہے۔ اور ظالم ہے کیونکہ ایک بدمعاش پر رحم اور بخشش کی جائے تو وہ زیادہ شرارت کریگا اور اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جاوے تو گناہ ہی گناہ جہان میں پھیل جاوے۔ کیا خدا آگ کی مانند نور والا ہے؟ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے؟ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ سرب دان اور نہ قدرت والا ہے؟ اگر وہ ظلم نہیں کرتا۔ انصاف ہی کرتا ہے تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا وے؟ اعمال اگلے پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دلوں پر مہریں لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعہ بہکانا۔ دورہ سپرد رکھنا یہ سب باتیں اس کے انصاف سے بعید ہیں ۱۳۴

سکتا ہے اور فرشتے خدا سے بات کر سکتے ہیں یا پیغمبر۔ اگر ایسی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر جب اپنا مطلب نکالتے ہوں گے اگر کوئی کہے کہ خدا ہمہ دان ۔ عجیب کل ہے ۔ تو پھر وہ ڈاک کر بات کرنا یا ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا مفضول ٹھہرتا ہے اور اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک آدمی ہوگا ۔ اسواسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ ۱۳۷ ۔

سورہ زخرف

(۱۳۸) اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے ۔ (منزل ششم ۔ سیپارہ بست و پنجم ۔ سورۃ چہل و سوم ۔ آیت ۵۹ ۔)

(محقق) اگر عیسیٰ بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے تو اس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن کیوں بنایا ؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے ۔ اس لئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں ۔ ۱۳۸ ۔

سورہ دخان

(۱۳۹) پکڑو اُس کو پھر گھسیٹو اُس کو بیچوں بیچ دوزخ کے ۔ اسی طرح ، پیچھے اور بیاہ دیں گے ہم اُن کو ساتھ گوری اچھی آنکھوں والیوں کے ۔ (منزل ششم ۔ سیپارہ بست و پنجم سورہ چہل و چہارم آیت ۴۳ ، ۵۰ ۔)

(محقق) واہ! کیا خدا عادل ہو کر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسیٹواتا ہے ۔ جب مسلمانوں کا خدا ہی ایسا ہے تو اُس کے عابد مسلمان یتیم کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اس میں کیا تعجب ہے ؟ اور وہ دنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے گویا مسلمانوں کا یہ پروہت یعنی قاضی نکاح کرانے والا ہے ۔ ۱۳۹ ۔

سورہ محمد

(۱۴۰) پس جب ملاقات کرو تم اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے ہیں پس مارو گردنیں اُن کی یہاں تک کہ جب چور کر دو اُن کو پس مضبوط کرو قید کرنا ۔ اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکال دیا تجھ کو ہلاک کیا ہم نے اُن کو پس نہ تھا کوئی مدد دینے والا واسطے اُن کے ۔ صفت اُس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگار بیچ اُس کے نہریں ہیں پانی سے

نہیں ہو سکتا تو مرنا بُرا کیوں سمجھتا ہے؟ اور قیامت کی رات تک مُردہ روحیں کس مسلمان کے گھر میں رہیں گی اور اُن کو خدا نے دورہ سپرد یا قصور کیوں کر رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا؟ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی خدائی میں بٹّہ لگتا ہے۔ ۱۳۰۔

سورہ شوریٰ

(۱۳۷) واسطے اُس کے ہیں کُنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جسکو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے جسکو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے اُن کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ۔ اور نہیں ہے طاقت کسی آدمی کو کہ بات کرے اُس سے اللہ مگر جی میں ڈالنے کر یا پیچھے پردے کے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانے والا۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و پنجم۔ سورہ چہل و دوم۔ آیت ۱۱۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹)

(محقق) خدا کے پاس کُنجیوں کا خزانہ بھرا ہوا ہوگا؟ کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہوں گے! یہ لڑکپن کی بات ہے۔ کہ جس کو چاہتا ہے اُس کا بغیر نیک و بد اعمال کے رزق کشادہ یا تنگ کر دیتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ غیر منصف ہے اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے تو دوسرا خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا تو مطلق قدرت کیا یہاں پر اٹک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے۔ لیکن مرغ۔ مچھلی۔ سور وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں اُن کو کون دیتا ہے؟ اور مرد عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھ کر دکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ کیا خدا جلال والا ہے کہ اُس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا! لیکن اُس نے پہلے کہا ہے کہ پردہ ڈال کر بات کر...

(نوٹ) ۔ ملہ اس آیت کے متعلق تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے اور خدا کی آواز سُنی۔ ایک پردہ زری کا تھا۔ دوسرا سفید موتیوں کا اور دونوں پردوں کے درمیان اِس قدر فاصلہ تھا کہ جو ستّر برس میں طے ہو سکے۔ عقلمند اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والی عورت؟ ان لوگوں نے تو خدا ہی کی مٹی پلید کر دی۔ کہاں وید اور اُپ نشد وغیرہ کی سچی کتابوں میں بیان کیا ہوا پاک خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے۔ عمدہ باتیں کس کے گھر سے لاتے؟

تھا۔ بھلا یہ باغوں کو کیا مثل یہاں کے اُڑا دیگا؟ اگر بھیگنے ہو جائینگے تو بھی لطیف جسم والے رہیں گے۔ تو پھر اُن کا دوسرا جسم کیوں نہیں؟ واہ جی اگر خدا مجسم نہ ہوتا تو اس کے داہنے طرف اور بائیں طرف کیونکر طرف ہو سکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے ہیں تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے اور کھٹمل کاٹتے ہونگے اور اُن کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکیہ لگا کر نکمّے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں؟ یا کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے تو اُن کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہو کر جلد ہی مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کیا کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں ویسے ہی وہاں محنت کر کے گذر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں۔ تو اُن کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور مل و بول کی وجہ کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکر جب میوے کھاوینگے گلاسوں میں پانی پیوینگے اور پیالوں سے شراب پیوینگے۔ تو کیا اُن کا سر درد نہ ہوگا اور کیا کوئی بیمار نہ ہوگا؟ جو خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھاوینگے۔ تب تو طرح طرح کی تکلیفات نہ ہونگی) اور جب وہاں پرند اور چرند ہونگے۔ تو خونریزی بھی ہوتی ہوگی۔ اور استخوان جہاں تہاں بکھری پڑی ہونگی اور قصابوں کی دوکانیں بھی ہونگی۔ واہ کیا کہنا ان کے بہشت کی تعریف کہ وہ ملک عرب سے بھی بڑھکر نظر آتی ہے!!! اور اگر شراب کباب پی کھا کر مست ہوتے ہیں تو حور و غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہو جاویں۔ گے بہت مرد عورتوں کے بیٹھنے سونے کے لئے مزدوری بچھونے بڑے بڑے چاہئیں۔ جب خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے تب ہی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا تو بیاہ جو یہاں سے امیدوار ہو کر گئے ہیں۔ اُن کے ساتھ خدا نے لکھا۔ لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کسی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا تو کیا وے بھی انہیں امیدواروں کے ساتھ شامل باکرہ عورتوں کے دیئے جاوینگے؟ اس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہو گئی۔ اگر ہم عمر والی سہاگن عورتیں خاوندوں کو پاکر بہشت میں رہتی ہیں تو ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عورتوں سے مردوں کی عمر دوگنی اڑھائی گنا چاہئے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے۔ اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھرینگے تو خاردار درخت بھی دوزخ میں ہونگے اور خار بھی لگتے ہونگے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پاوینگے۔ قسم کا کھانا اکثر دروغ گو کا کام ہے۔ راست بازوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہو سکتا۔ ۱۲۱

نہیں بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا گیا مزہ اُن کا اور نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے گئے کی اور واسطے اُن کے بیچ اُس کے ہر طرح کے میوے اور بخشش پروردگار اُن کے سے (منزل ششم۔ سیپارہ بست و ششم۔ سورۃ چہل و ہفتم۔ آیت ۱۲-۱۴-۱۵ ۞)

(محقق) اِس لئے یہ قرآن۔ خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا مطلب نکالنے والے ظالم ہیں، جیسا یہاں لکھا ہے۔ ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب والا مسلمانوں پر کرے تو مسلمانوں کو ویسا ہی دکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں ہو یا نہیں اور خدا کی طرفداری دیکھئے کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکال دیا۔ اُن کو خدا نے ہلاک کر ڈالا۔ بھلا جس میں پاک پانی۔ دودھ۔ شراب اور شہد کی نہریں ہیں وہ دنیا سے کیا زیادہ ہو سکتا ہے؟ اور دودھ کی نہریں کبھی ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں بگڑ جاتا ہے۔ اِن باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے مذہب کو نہیں مانتے ۞ ۱۴۰۔

سورۃ واقعہ

(۱۴۱) جس وقت ہلا دی جاوے گی زمین ہلائے جانے کر اور اڑائے جاویں گے پہاڑ اڑائے جانے کر۔ پس ہو جاویں گے غبار پراگندہ۔ پس صاحب داہنی طرف کے کیا ہیں صاحب داہنی طرف کے۔ اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف کے۔ اوپر پلنگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے کے ہیں۔ تکیہ کئے ہوئے اوپر اُن کے آمنے سامنے اور پھریں گے اوپر اُن کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے۔ ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے اور پیالوں کے شراب صاف سے۔ نہیں سر دُکھائے جاویں گے اُس سے اور نہ بہکائے جاویں گے۔ اور میوے اُس قسم سے کہ پسند کریں اور گوشت جانوروں پرندوں کے اُس قسم سے کہ جی چاہیں گے۔ اور واسطے اُن کے حوریں ہیں اچھی آنکھوں والیاں مانند موتیوں چھپائی ہوئی کے۔ اور بچھونے بلند۔ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے عورتوں اچھی کو پیدا کرنا۔ پس کیا ہے ہم نے اُن کو باکرہ۔ خاوند والیاں ہم عمر واسطے داہنے طرف والوں کے۔ پس بھرنے والے ہو اُس سے پیٹوں کو۔ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے تاروں کے۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہفتم۔ سورۃ واقعہ۔ آیت ۱۔۳۔۴۔۵۔۶۔۹۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷۔۳۸۔۵۴۔۵۵۔۷۵)

(محقق) اب دیکھئے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے۔ اُس وقت بھی ہلتی رہے گی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا

فیصلہ کرنا پڑتا ہے؟ اور محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت کی طرفداری سے ایک کی بے آبروئی کرے اور دوسری کی عزت کرے وہ طرفدار ہو کر گناہگار کیوں نہیں ہوگا؟ اور جو کئی عورتوں سے بھی سیری نہ پا کر کنیزوں کے ساتھ پھنسے۔ اس کو لاج شرم خوف اور دھرم کیونکر ہو سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے۔ کہ۔

कामातुराणां न भयं न लज्जा ॥

یعنی شہوانی آدمی ہیں ان کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی۔ اور ان کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا (سرپنچ) ثالث بنا ہے۔ اب صاحبان عقل غور کریں کہ یہ قرآن عالم یا خدا کا بنایا ہوا ہے یا کسی جاہل خود غرض کا۔ اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب سے اس کی کوئی بیوی ناراض ہو گئی ہوگی اس پر خدا نے یہ آیت اتار کر اس کو دھمکایا ہوگا کہ اگر تو گڑبڑ کرے گی۔ اور محمد صاحب تجھے طلاق دے دیں گے تو ان کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دیگا کہ جو خاوند سے دبی ہوں۔ جس آدمی کو ذرا بھی عقل ہے وہ غور کر سکتا ہے کہ یہ خداوند کے کام ہیں یا اپنی مطلب براری کے۔ ایسی ایسی باتوں سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے کہ خدا کوئی نہیں کہتا تھا۔ صرف موقع محل دیکھ کر اپنی مطلب براری کے واسطے خدا کی طرف سے محمد صاحب کہہ دیتے تھے۔ جو لوگ خدا ہی کی طرف لگاتے ہیں۔ ان کو ہم تو کیا۔ سب عقلمند یہی کہیں گے۔ کہ خدا کیا ٹھہرا۔ گویا محمد صاحب کے لئے بیویاں لانے والا نائی ٹھہرا۔!! ۱۴۳۔

(۱۴۴) اے نبی جھگڑ کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر ان کے ۔
(منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ التحریم آیت ۸ ۔)

(محقق) دیکھئے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی دوسرے مذہب والوں سے لڑنے کے لئے پیغمبر اور مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں کمربستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر نظر رحم کرے کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا چھوڑ کر سب سے دوستانہ برتاؤ کریں۔ ۱۴۴ ۔

سورہ حاقہ

(۱۴۵) پھٹ جاویگا آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا اور فرشتے ہونگے اوپر

سورہ صف

(۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اُس کی کے (منزل ہفتم سیپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ الصف آیت ۴۔)

(محقق) واہ ٹھیک ہے ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کر کے بیچارے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑا دشمن بنا کر باہم تکلیف دلائی اور مذہب کا جھنڈا بلند کر کے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا کبھی نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھا رہے وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے ॥۱۴۲॥

سورہ تحریم

(۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اُس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو رضامندی اپنی بیبیوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ شتاب ہے پروردگار اُس کا اگر طلاق دے تم کو یہ کہ بدل دیوے اُس کو بیبیاں بہتر تم سے مسلمان مومنین ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہوئیاں اور بن دیکھی ہوئیاں ۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و ہشتم سورۃ التحریم۔ آیت ۱۔۵۔)

(محقق) غور سے سوچنا چاہئے کہ خدا کیا ہوا محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی انتظام کرنے والا ملازم ٹھیرا!! پہلی آیت پر دو کہانیاں ہیں ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو شہد کا شربت پسند تھا۔ اور اُن کی کئی بیبیاں تھیں۔ اُن میں سے ایک کے گھر پینے میں دیر لگی تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گذری۔ اُن کے کہنے سننے کے بعد محمد صاحب قسم کھا گئے کہ ہم نہ پیوینگے۔ دوسری یہ کہ اُن کی کئی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی اُس کے یہاں رات کو گئے تو وہ وہاں نہ تھی باپ کے یہاں گئی تھی۔ محمد صاحب نے ایک لونڈی یعنی کنیزک کو بلا کر پاک کیا۔ جب بیوی کو اس کی خبر ملی تو ناراض ہو گئی تب محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کرونگا۔ اور بیوی کو بھی کہہ دیا کہ تم کسی سے یہ بات مت کہنا۔ بیوی نے منظور کیا۔ کہ نہ کہونگی پھر انہوں نے دوسری بیوی سے جا کر کہا۔ اس پر یہ آیت خدا نے اتاری کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اوپر حلال کیا اُس کو حرام تو کیوں کرتا ہے؟ عقلمند لوگ غور کریں کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے گھر کا

ہوگی اور خدا اور فرشتے نکمے بیٹھے ہونگے ؟ یا کچھ کام کرتے ہونگے ؟ اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھے اودھر اودھر گھومتے سوتے ناچ تماشہ دیکھتے و عیش عشرت کرتے ہونگے ۔ ایسا اندھیر کسی کی سلطنت میں نہ ہوگا ایسی ایسی باتوں کو سوائے وحشی لوگوں کے دوسرا کوئی نہیں مانتا ۔

سورہ نوح

(۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے ۔ کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے اور کیا چاند کو بیچ ان کے روشن اور کیا سورج کو چراغ ۔ منزل ہفتم ۔ سیپارہ بست و نہم ۔ سورۃ النوح ۔ آیت ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔)

(محقق) اگر روحوں کو خدا نے پیدا کیا ہے ۔ تو وے ازلی غیر فانی نہیں ہو سکتیں ؟ پھر بہشت میں ہمیشہ کیونکر رہ سکینگی ؟ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ضرور فنا ہو جانے والی ہے ۔ آسمان (آکاش) کو اوپر نیچے کیونکر بنا سکتا ہے ؟ کیونکہ وہ ۔ بے شکل اور محیط شے ہے ۔ اگر دوسری چیز کا نام آسمان (آکاش) رکھتے ہو تو بھی اس کا آسمان نام رکھنا بے معنی ہے ۔ اگر اوپر تلے آسمانوں کو بنایا ہے تو اُن سب کے بیچ میں چاند سورج کبھی نہیں رہ سکتے اگر بیچ میں رکھا جائے تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن رہے ۔ دوسرے سے لیکر اوپر والے سب میں تاریکی رہنی چاہئے ایسا نہیں معلوم ہوتا ۔ اس واسطے یہ بات بالکل جھوٹی ہے ۔ ۱۴۷ ۔

سورہ جن

(۱۴۸) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو ۔ منزل ہفتم سیپارہ بست و نہم ۔ سورۃ الجن آیت ۱۸ ۔)

(محقق) اگر یہ بات راست ہے تو مسلمان لوگ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس کلمہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو کیوں پکارتے ہیں ؟ یہ بات قرآن کے برخلاف ہے اور جو خلاف نہیں کرتے تو اس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھہراتے ہیں ۔ جب مسجدیں خدا کے گھر ہیں تو مسلمان بڑے بت پرست ہوئے ۔ کیونکہ جیسے پُرانی جینی چھوٹے سے بُت کو خدا کا گھر ماننے سے بت پرست ٹھہرتے ہیں تو یہ لوگ کیوں نہیں ۔ ۱۴۸ ۔

کناروں پر ہیں اسکے اور اُٹھاوینگے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے اُس دن آٹھ شخص۔ اُس دن
روبرو لائے جاؤگے تم نہ چھپی رہیگی تم میں سے کوئی بات چھپی ہوئی۔ پس جو کوئی دیا
گیا اعمالنامہ اپنا بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے۔ پس کہیگا سو پڑھو اعمالنامہ اپنا۔ اور جو کوئی دیا
گیا اعمالنامہ اپنا بیچ بائیں ہاتھ اپنے کے پس کہیگا اے کاش کہ نہ دیا گیا ہوتا اعمالنامہ اپنا
(منزل ہفتم۔ سیپارہ بست ونہم۔ سورۃ الحاقۃ۔ آیت ۱۶۔۱۵۔۱۷۔۱۸۔۲۳۔)

(محقق) واہ کیا فلاسفی اور انصاف کی بات ہے! بھلا آکاش (آسمان) بھی کبھی
پھٹ سکتا ہے؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے جو پھٹ جاوے؟ اگر اجرام فلکی کو آسمان
کہتے ہیں تو یہ بات علم کے خلاف ہے۔ اب قرآن کے خدا کے مجسم ہونے میں کچھ شک نہ رہا
کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اٹھوانا بغیر مجسم کے کبھی نہیں ہوسکتا۔ اور سامنے
یا پیچھے بھی آنا جانا مجسم ہی کا ہوسکتا ہے۔ جب وہ مجسم ہے تو محدود المکان ہونے سے ہمہ دان
ہمہ گیر قادر مطلق نہیں ہوسکتا اور سب روحوں کے اعمال کبھی نہیں جان سکتا۔ یہ بڑے
تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دینا۔ پڑھوانا۔ بہشت میں
بھیجنا اور بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ کا دینا۔ دوزخ میں بھیجنا اور اعمالنامہ
پڑھ کر انصاف کرنا بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ سب کارروائی لڑکپن
کی ہے۔ ۱۴۵

سورہ معارج

(۱۴۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اس کی وہ عذاب ہوگا بیچ ایک دن کے
کہ تھی مقدار اس کی پچاس ہزار برس کی۔ جس دن نکلینگے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے
گویا کہ وہ طرف بتوں کے مکانوں کے دوڑتے ہیں۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست ونہم۔
سورۃ المعارج۔ آیت ۴۔۴۲۔)

(محقق) اگر پچاس ہزار برس کے دن کا اندازہ ہے تو پچاس ہزار برس کی رات کیوں
نہیں؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے تو اتنا بڑا دن کبھی نہیں ہوسکتا۔ کیا پچاس
ہزار برسوں تک خدا۔ فرشتے اور اعمالنامہ والے کھڑے یا بیٹھے یا جاگتے ہی رہینگے؟ اگر
ایسا ہے تو بیمار ہوکر مر بھی جاوینگے۔ کیا قبروں سے نکل کر خدا کی کچہری کی طرف دوڑینگے؟
اُن کے پاس سمن قبروں میں کیونکر پہنچینگے؟ اور اُن بیچاروں کو جو کہ نیک کردار یا بدکار
ہیں اتنی مدت تک قبروں میں دورہ سپرد قید کیوں رکھا؟ اور آج کل خدا کی کچہری بند

روحیں اور فرشتے صف باندھ کر (منزل ہفتم۔ سیپارہ ۳۰ سورۃ النبا۔ آیت ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۸)

(محقق) اگر اعمال کے مطابق ثمرہ دیا جاتا تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حوروں فرشتے اور موتی کی مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کے لئے بہشت ملا؟ جب پیالے بھر بھر شراب پیویں گے تو مست ہو کر کیوں نہ لڑیں گے۔ یہاں روح ایک فرشتے کا نام ہے جو سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ کیا خدا روح یا فرشتوں کو صف باندھ کر کھڑے کر کے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب روحوں کو سزا دلاویگا؟ اور خدا اُس وقت کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کر کے شیطان کو پکڑے تو اُس کی سلطنت بے خوف و خطر ہو جاوے (کیا) اس کا نام خدائی ہے ۱۵۱

سورہ تکویر

(۱۵۲) جس وقت کہ سورج لپیٹا جاوے۔ اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جاویں اور جس وقت کہ پہاڑ چلائے جاویں۔ اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اتاری جاوے (منزل ہفتم۔ سیپارہ ۳۰ سورۃ التکویر آیت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۱۱)

(محقق) یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ گول سورج کا کرہ لپیٹا جاویگا؟ اور تارے گدلے کیونکر ہو سکینگے؟ اور پہاڑ بے جان ہونے سے کیونکر چلینگے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ اُس کی کھال نکالی جاویگی؟ یہ بڑی نادانی اور جنگلی پن کی بات ہے ۱۵۲

سورہ انفطار

(۱۵۳) جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے۔ اور جس وقت تارے جھڑ جاویں اور جس وقت کہ دریا چیرے جاویں۔ اور جس وقت کہ قبریں زندہ کر کے اٹھائی جاویں (منزل ہفتم سیپارہ ۳۰ سورۃ الانفطار آیت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴)

(محقق) واہ جی قرآن کے مصنف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا؟ اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے جو چیر ڈالیگا۔ اور قبریں کیا مُردے ہیں جو زندہ کر سکیگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں (کی باتوں) کی مانند ہیں ۱۵۳

سورہ قیامت

(۱۴۹) اُٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند۔ منزل ہفتم سیپارہ بست و نہم سورۃ القیامت آیت ۸۔
(محقق) بھلا سورج اور چاند کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں؟ دیکھئے یہ کتنی بھاری بے عقلی کی بات ہے۔ اور سورج چاند کے اکٹھا کرنے میں کیا مطلب تھا۔ اور دیگر سب اجرام فلکی کو اکٹھے نہ کرنے میں کیا دلیل ہے؟ ایسی ایسی ناممکن باتیں خدا کی جانب ہوئی کبھی ہو سکتی ہیں؟ سوائے جاہلوں کے اور کسی عالم کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ ۱۴۹۔

سورہ دہر

(۱۵۰) اور پھریں گے اوپر ان کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے جس وقت دیکھیگا تو ان کو گمان کریگا تو ان کو موتی بکھرے ہوئے۔ اور پہنائے جاویں گے کنگن چاندی کے اور پلاویگا ان کو رب ان کا شراب پاکیزہ۔ منزل ہفتم سیپارہ بست و نہم سورۃ الدہر۔ آیت ۱۹، ۲۱۔
(محقق) کیوں جی موتی کے رنگ جیسے لڑکے کس لئے وہاں رکھے جاتے ہیں؟ کیا جوان لوگ اُنکی خدمت یا عورتیں اُن کی سیری نہیں کر سکتیں؟ کیا تعجب ہے کہ جو یہ سب سے بُرا فعل لڑکوں کے ساتھ بدمعاشی کا کرنا ہے اُس کی بنیاد بھی قرآن کا قول ہوا۔ اور بہشت میں خادم مخدوم یعنی آقا و ملازم ہونے سے آقا کو آرام اور نوکر کو محنت ہونے سے دُکھ اور طرفداری کیوں پائی جاتی ہے؟ اور جب خدا ہی شراب پلاویگا۔ تو وہ بھی اُن کے خدمتگار کی مانند ٹھہریگا پھر خدا کی عظمت کیونکر رہ سکیگی؟ اور وہاں بہشت میں عورت مرد کے ہمبستر ہونے سے قیام حمل اور لڑکے بالے بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتے تو اُن کی ہمبستری کرنا بے فائدہ ہوا اور اگر ہوتے ہیں تو وہ روحیں کہاں سے آئیں؟ اور بلا خدا کی عبادت کے بہشت میں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر پیدا ہوئیں تو اُن کو بلا ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے سے بہشت مفت کیونکر ملیگا۔ بعض بیچاروں کو ایمان لانے سے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے کے سکھ ملیا رہے۔ اس سے بڑھکر بے انصافی اور کونسی ہوگی۔ ۱۵۰۔

سورہ نبا

(۱۵۱) بدلا دئے جاویں گے موافق اعمال کے۔ اور پیالے بھرے ہوئے ہیں۔ اُس دن کھڑی ہوگی

سورہ شمس

(۱۵۷) پس کہا تھا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانا اُس کی کو۔ پس جھٹلایا اُس کو پس پاؤں کاٹے اُس کے۔ پس ہلاکی ڈالی اوپر اُنکے رب اُن کے نے (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ الشمس۔ آیت ۱۳-۱۴)

(محقق) کیا خدا بھی اونٹنی پر چڑھ کر سیر کرتا ہے؟ نہیں تو کس واسطے رکھی ہے؟ اور بلا قیامت کے اپنا عہد توڑ اُن پر دہائی کیوں ڈالی؟ اگر ڈالی تو اُن کو سزا دی۔ پھر قیامت کی رات میں انصاف (کا کرنا) اور اُس رات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا؟ پس اونٹنی کی تحریر سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ ملک عرب میں اونٹ اونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے۔ ۱۵۷۔

سورہ علق

(۱۵۸) یوں اگر نہ باز رہیگا۔ البتہ گھسیٹیں گے ہم اُس کو ساتھ پیشانی کے۔ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطاکار۔ ہم بلاویں گے فرشتوں دوزخ کے کو۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ العلق۔ آیت ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸)

(محقق) اس ذلیل چپڑاسیوں کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا! بھلا پیشانی بھی کبھی جھوٹی اور قصوروار ہو سکتی ہے؟ سوائے روح کے۔ یہ کبھی خدا ہو سکتا ہے کہ جو جیل خانہ کے داروغہ کو طلب کرے؟ ۱۵۸۔

سورہ قدر

(۱۵۹) تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے۔ رات قدر کی۔ اترتے ہیں فرشتے اور ارواح پاک بیچ اُس کے ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ سی ام۔ سورۃ القدر۔ آیت ۱-۲-۴)

(محقق) اگر ایک ہی رات میں قرآن نازل کیا تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت میں اتری کیونکر درست ہو سکتی ہے؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کیا پوچھنا ہے

سورہ بروج

(۱۵۴) قسم ہے آسمان برجوں والے کی۔ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے۔ (منزل ہفتم سیپارہ ۳۰ س ام سورۃ البروج۔ آیت ۱-۲۱)۔

(محقق) اس مصنف قرآن نے جغرافیہ و علم ہیئت کچھ بھی نہیں پڑھا تھا۔ نہیں تو آسمان کو قلعہ کے مانند برجوں والا کیوں کہتا؟ اگر حمل وغیرہ برجوں کو برج کہتا ہے تو اور برج کیوں نہیں ہیں؟ اِس لئے یہ برج نہیں ہیں۔ بلکہ سب تارے لوک یعنی کُرّہ ہیں۔ کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے؟ اگر یہ قرآن اس کا تصنیف شدہ ہے تو خدا بھی علم و دلیل سے خارج لاعلم ہوگا۔ ۱۵۴۔

سورہ طارق

(۱۵۵) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر۔ اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر۔ (منزل ہفتم۔ سیپارہ ۳۰ س ام۔ سورۃ الطارق۔ آیت ۱۵-۱۶-)

(محقق) مکر کہتے ہیں ٹھگ پنے کو کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے تو بھلے آدمی کو بھی چاہئے کہ اس کے گھر میں جا کر چوری کرے؟ واہ! واہ! قرآن کے مصنف ۱۵۵

سورہ فجر

(۱۵۶) اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر اور لائے جاوینگے اس دن دوزخ (منزل ہفتم۔ سیپارہ ۳۰ س ام۔ سورۃ الفجر۔ آیت ۲۱-۲۲-)

(محقق) کہو جی جیسے کوتوال و سپہ سالار اپنی فوج کو لیکر صف باندھ پھرتے ہیں ویسا ہی ان کا خدا کرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گھڑے کی مانند سمجھا ہے کہ جس کو اٹھا کر جہاں چاہیں وہاں لیجاویں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے تو بے شمار قیدی اس میں کیونکر سما سکینگے ۱۵۶۔

تو اوپ نشد دیکھو۔ دیکھو یہ صاف اُس میں لکھی ہے۔ پھر کیوں کہتے ہو کہ اتھروید میں مسلمانوں کا نام نشان بھی نہیں ہے +

अथाल्लोपनिषदं व्याख्यास्यामः

अस्माल्लां इल्ले मित्रा वरुणा दिव्यानि धत्ते ॥ इल्लल्ले वरुणो राजा पुनर्दुदः ॥ हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्कामः ॥ १ ॥
होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्राः ॥ अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्णं ब्रह्माणं अल्लाम् ॥ २ ॥ अल्लो रसूलमहामदरकबरस्य अल्लो अल्लाम् ॥ ३ ॥ आदल्लाबूकमेककम् । अल्लाबूकं निखातकम् ॥ ४ ॥ अल्लो यज्ञेन हुत हुत्वा ॥ अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्व नक्षत्राः ॥ ५ ॥ अल्ला ऋषीणां सर्वदिव्यां इन्द्राय पूर्वं माया परम मन्त रिक्षाः ॥ ६ ॥ अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षं विश्वरूपम् ॥ ७ ॥ इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लांइल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ ८ ॥ ओम् अल्ला इल्लल्ला अनादि स्वरूपाय अथर्वणा श्यामा हुं ह्रीं जनान पशून सिद्धान जलचरान अदृष्टं कुरु कुरु फट् ॥ ९ ॥ असुर संहारिणी हुं ह्रीं अल्लो रसूलमहमदरकबरस्य अल्लो अल्लाम इल्लल्लेति इल्लल्लाः ॥ १० ॥

इत्यल्लोपनिषत् समाप्ता ॥

جو اس میں صاف طور پر محمد صاحب کو رسول لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد وید مقدس میں ہے۔

(جواب) اگر تم نے اتھروید نہ دیکھا ہو تو ہمارے پاس آؤ۔ آغاز سے انجام تک دیکھو یا کسی اتھروید کے جاننے والے کے پاس (جاکر) بیس کانڈ یکت منتر سنگھتا اتھروید کو دیکھو۔ (اُس میں) کہیں اپنے پیغمبر صاحب کا نام یا (مسلمانی) مذہب کا نشان نہ دیکھو گے ++ اور جو اوپ نشد ہے وہ نہ تو اتھروید میں اُس کے گوپتھ براہمن اور نہ اُس کی کسی

ہم کہہ آئے ہیں کہ اوپر بیٹھے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور ارواح پاک خدا کے حکم سے دنیا کا انتظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ اس سے صاف ہو گیا کہ خدا مثل انسان محدود المکان ہے۔ اب تک معلوم ہوتا تھا کہ خدا فرشتے و پیغمبر تین کی کہانی ہے اب ایک روح القدس چوتھی نکل پڑی۔ اب یہ جاننے یہ چوتھی روح القدس کیا ہے؟ یہ تو عیسائیوں کے مذہب یعنی باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس تین کے ماننے کے علاوہ چوتھی بھی نکل آئی۔ اگر کہو کہ ہم ان کو خدا نہیں مانتے ایسا ہی سہی۔ لیکن جب روح القدس علیحدہ ہے۔ تو خدا فرشتے اور پیغمبر کو روح القدس کہنا درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ بھی پاک روح ہیں تو پھر کسی خاص وجود کو پاک روح کیوں کہتے ہو؟ اور خدا گھوڑے وغیرہ حیوانوں کی قسم والی اور قرآن وغیرہ کی قسمیں کھاتا ہے۔ قسمیں کھانا شریف آدمیوں کا کام نہیں ۔ ۱۵۹

قرآن کے متعلق مختصر رائے

اب اس قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے پیش نظر کرتا ہوں کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا۔ نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بے فائدہ ضائع نہ کریں۔ جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے۔ وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے۔ ویسے اور بھی مذہب کے ضد اور تعصب سے مبرا عالموں اور عاقلوں کو منظور ہے۔ اس کے سوا جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور توہمات ہے۔ اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا امن میں خلل ڈال کر فساد مچا انسانوں میں نااتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانے والا مضمون ہے۔ پنرکت دوش[1] کا تو قرآن گویا خزانہ ہی ہے۔ پرمیشور سب انسانوں پر رحم کرے کہ سب سے باہمی محبت اتفاق اور ایک دوسرے کے سکھ کی ترقی کرنے میں راغب ہوں۔ جیسے میں اپنا یا دوسرے مذاہب کا نقص طرفداری چھوڑ کر ظاہر کرتا ہوں۔ اسی طرح اگر سب عقلمند لوگ کریں تو کیا مشکل ہے کہ آپس کی نااتفاقی چھوٹ اتفاق ہو کر خوشی سے ایک مذہب ہو کر راستی حاصل ہو سکے۔ یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے۔ اس کو عقلمند و دیندار لوگ تصنیف کے منشا کے مطابق سمجھ کر فائدہ اٹھا دیں۔ اگر کہیں سہواً غلطی ہو گئی ہو تو اس کو صحیح کر لیویں۔

اب ایک یہ بات باقی ہے کہ اکثر مسلمان ایسا کہا کرتے اور لکھتے یا شائع کیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب کی بات اتھرو وید میں لکھی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ اتھرو وید میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ (سوال) کیا تم نے سب اتھرو وید دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے

[1] ایک بات کو کئی بار دہرانا (مترجم)

اوم

بیان اپنے منتویہ (عقاید یا ماننے کے قابل امور)۔ امنتویہ (ماننے کے ناقابل امور) کا۔

منتویہ اور امنتویہ کی تعریف

۱۔ عام مسلمہ اصول یعنی ساری دنیا پر حاوی۔ کُل فرد بشر کے لئے مفید دھرم جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آئے ہیں۔ ماننے ہیں نیز مانیں گے جس کو اسی وجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں۔ کہ کوئی بھی اُس کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اگر گرفتاران جہالت یا کسی مت[1] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو الٹا جانیں یا مانیں اُس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے۔ دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بے رو رعایت عالم مانتے ہیں وہ سب کے لئے منتویہ (ماننے کے لائق) ہے۔ اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (نہ ماننے کے لائق) ہونے کی وجہ سے قابل سند کے نہیں ہوتا۔

مصنف کی کوشش کسی نئے خیال یا مت یا رو رعایت وغیرہ کے لئے نہیں

۲۔ یہی وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لیکر جیمنی تک (رشی منیوں) کے تسلیم کئے ہوئے جو ایشور وغیرہ پدارتھ[2] ہیں۔ کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں اُن کو سب نیک نہاد اصحاب پر روشن کرتا ہوں۔ میں اپنا منتویہ اُسی کو جانتا ہوں کہ جو ہر سہ زمانوں میں سب کے لئے یکساں ماننے کے لائق ہے۔ میرا کسی نئے خیال یا مت کو جاری کرنے کا ذرہ بھی منشا نہیں ہے۔ بلکہ جو سچ ہے اُس کو ماننا۔ منوانا۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اُس کو چھوڑنا چھڑوانا مجھ کو مد نظر ہے۔ اگر میں رو رعایت کرتا تو آریہ ورت کے مروج متوں میں سے کسی ایک مت پر ہٹ دھرمی کرتا۔ لیکن میں اُس چال چلن کو جو آریہ ورت یا غیر

---

[1] نوٹ:- مت ماننے سے مراد ایسے شخص سے ہے جس کے مقلد کسی قسم کی ہٹ دھرمیں یا باہمی مخالفانہ جھگڑوں اور اُنہیں کی پاسداریوں پر مشتمل ہوں اور سوامی جی نے اس قسم کے تمام عقائد کو مت کے نام سے ظاہر کیا ہے۔

[2] پدارتھ اُن تمام چیزوں کو کہتے ہیں جن کے لئے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اُس میں جوہر۔ عرض۔ حرکت وغیرہ سب شامل ہیں جن پر تصور یا اعتقاد کیا جا سکتا ہے اور جن کا شمار مختلف درشن کاروں نے مختلف طریقے پر کیا ہے (مترجم)

ثابت ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کو تو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کسی نے بنایا ہوگا۔ اس کا مصنف کچھ عربی اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں عربی اور سنسکرت دونوں کی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھو "اسمالّام لبتّے مترا ورنا دیویاں دھتّے" یہ عبارت جو کہ دس علیہ میں لکھی ہے اس میں (اسمالّام اور لبتّے) عربی اور (مترا ورنا وو دیاں دھتّے) یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ ایسے ہی الفاظ سب جگہ مستعمل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس کو کسی سنسکرت اور عربی کے پڑھے ہوئے نے تصنیف کیا ہے ۔

اگر اس کو معنے کے لحاظ سے دیکھیں تو یہ بناوٹی۔ نامعقول وید اور صرف و نحو کے قواعد کے برخلاف ثابت ہوتی ہے۔ جیسی یہ اُپنشد بنائی ہے ویسے ہی بہت سی اُپنشدیں مت متانتر والے متعصب لوگوں نے بنا دی ہیں۔ مثلاً سوروپ اُپنشد۔ نرسنگھ تاپنی۔ رام تاپنی۔ گوپال تاپنی وغیرہ

(سوال) آج تک کسی نے ایسا نہیں کہا اب تم کہتے ہو۔ ہم تمہاری بات کیسے مانیں؟

(جواب) تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے ہماری بات جھوٹی نہیں ہو سکتی ہے۔ جس طرح سے میں نے اس کو نامعقول ٹھہرایا ہے ویسے ہی جب تم اتھروید۔ گوپتھ یا اس کی شاخوں سے (یا) زمانہ سلف کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ہو بہو تحریر دکھلاؤ اور ٹھیک معقول کے رو سے بھی ثابت کرو تب تو (تمہاری بات) قابل تسلیم ہو سکتی ہے ۔

(سوال) دیکھو ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے کہ جس میں سب طرح کا آرام اور آخر میں نجات ہوتی ہے۔

(جواب) ایسے ہی ہر ایک مذہب والے سب کہتے ہیں کہ ہمارا ہی مذہب اچھا ہے باقی سب خراب ہیں۔ ہمارے مذہب کے سوائے دوسرے مذہب سے نجات نہیں ہو سکتی۔ اب ہم تمہاری بات کو سچا مانیں یا اُن کی؟ ہم تو یہی مانتے ہیں کہ راست گفتاری۔ کسی کو ایذا نہ دینا۔ رحم وغیرہ عمدہ اوصاف سب مذاہب میں اچھے ہیں اور باقی جھگڑا بکھیڑا۔ حسد۔ نفرت۔ دروغگوئی وغیرہ کام سب مذاہب میں خراب ہیں۔ اگر تم کو سچا مت قبول کرنے کی خواہش ہو تو

ویدک مت کو قبول کرو ۔

فقط

اوم شم

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः ।
येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्र तत् सत्यस्य परमं निधानम् ॥४
नहि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परम् ।
नहि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात् सत्यं समाचरेत् ॥ ५ ॥ उ०मि०

ترجمہ منجانب مترجم

(۱)- مصلحت بین آدمی خواہ مذمت کریں خواہ تعریف۔ دھن آوے خواہ چلا جائے۔ خواہ آج ہی موت ہو خواہ کسی یُگ میں مریں۔ صاحبان استقلال (کسی صورت میں) نیائے کے راہ سے قدم کبھی ادھر اُدھر نہیں ہٹاتے (از اقوال شری راجہ بھرتری ہری جی)

(۲)- دھرم کو کبھی ترک نہ کرے۔ نہ کسی آرزو پر نہ خوف پر نہ لالچ پر اور نہ زندگی کی خاطر۔ دھرم ہمیشہ ہے سکھ دکھ چند روزہ ہے۔ روح غیر فانی ہے مگر موجب زندگی فانی (از مہابھارت۔)

(۳)- دھرم یکتا اور فرزانہ دوست ہے جو کہ مرنے پر بھی ساتھ نہیں چھوڑتا (شریر کا انت ہو جاتا ہے) دیگر تمام چیزیں یقینی طور پر جسم کے ساتھ ہی زوال پذیر ہیں (از منو)

(۴)- راستی ہی کامیاب ہوتی ہے نہ کہ ناراستی۔ عالم لوگوں کے سفر کا سیدھا راستہ حقانیت ہی ہے جس سے کہ رشی اور راستبازانہ مقصد والے وہاں پہنچتے ہیں جو عظیم مسکن سچائی کا ہے۔ (۵) راستی سے بڑھ کر دھرم اور ناراستی سے بڑھ کر کوئی پاپ نہیں۔ اور سچائی سے برتر فی الحقیقت کوئی علم نہیں۔ اس لئے انسان کو روئیہ سچائی کا اختیار کرنا چاہئے (اُپنشد)

ان اصحاب کے اشعار کے مطابق ہی سب کو یقین رکھنا واجب ہے

بیان منتویہ امنتویہ — اب جن جن پدارتھوں کو جیسا جیسا میں مانتا ہوں۔ اُن کا بیان مختصراً کرتا ہوں کہ جن کی مفصل تشریح اس کتاب میں اپنے اپنے موقع پر کر دی ہے +

ان میں سے

ایشور (۱) اول "ایشور" کہ جس کے نام برہم پرماتما وغیرہ ہیں۔ جو سچدانند (ہست مطلق، علیم مطلق اور راحت مطلق) وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ جس کے صفات، فعل

دوسرے ملکوں میں اور دھرم کے مطابق ہیں قبول شدہ دھرم پر مشتمل باتوں کو بھی ترک نہیں کرتا اصلاح کرنا چاہتا ہوں ۔

راست بازی اور دوسروں کی ہمدردی مقتضائے انسانیت ہے

۳۴ ۔ کیونکہ ایسا کرنا منش دھرم (انسانیت) سے بعید ہے۔ "منشیہ" اُس کو کہنا چاہیے جو "منن شیل" (پُر فکر و غور) ہو کر اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سُکھ دُکھ اور نفع نقصان کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے سے اُس کے طاقت ور ہونے پر بھی نہ ڈرے۔ اور دھرماتما خواہ کمزور ہو تو بھی اُس سے ڈرتا رہے۔ اِسی قدر نہیں بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بیکس۔ کمزور۔ اور خالی از ہنرمندی کیوں نہ ہوں۔ اپنی ساری طاقت سے اُن کی حفاظت ترقی اور پیار سے برتاؤ کرتے رہنا ہی ہے۔ اور ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ۔ نہایت طاقتور۔ اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اُس کی بربادی۔ تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے یعنی جہاں تک ہو سکے وہاں تک بے انصافی کرنے والوں کی طاقت کو گھٹاتے اور انصاف کرنے والوں کی طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے۔ اِس کام میں چاہے اُس کو کیسی ہی سخت تکلیف پہنچے۔ خواہ جان بھی چلی جاوے تو بھی انسانیت کے دھرم کو ہرگز نہ چھوڑے۔ اِس کے متعلق شری مان مہاراجہ بھرتری ہری جی وغیرہ نے شلوک (اشعار) کہے ہیں اُن کا لکھنا مناسب سمجھ کر لکھتا ہوں۔

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु
लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम् ।
अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा
न्याय्यात्पथःप्रविचलन्ति पदं न धीराः॥ १ ॥भर्तृहरि
न जातु कामान्न भयान्न लोभाद्
धर्मं त्यजेज्जीवितस्यापि हेतोः ।
धर्मो नित्यः सुखदुःखे त्वनित्ये
जीवो नित्यो हेतुरस्य त्वनित्यः ॥ २ ॥ महाभारते ।
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ ३ ॥ मनुः ।

ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفرق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے پہلے ترکیب ہوتی ہے وہ اُن میں انادی ہے اور اُن سے پھر ترکیب بھی ہوگی اور تفرق بھی۔ اِن تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں۔

سرشٹی (پیدائش)

(۸) "سرشٹی" (پیدائش) اُس کو کہتے ہیں جو کہ علم اور موزونیت کے ساتھ مرکب ہو کر الگ الگ ذرات کا مختلف شکلوں میں آنا ہے۔

دنیا پیدا کرنے کا مدعا

(۹) "سرشٹی کا پریوجن" (پیدائش کا مدعا) یہی ہے کہ پیدائش کے متعلق جو ایشور میں صفات و فعل و عادات ہیں وہ کار آمد ہوں۔ مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا کہ آنکھیں کس واسطے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ دیکھنے کے واسطے۔ اسی طرح ایشور کی پیدا کرنے کی طاقت بذریعہ آفرینش کے نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز جیووں کے لئے کرموں کے نتیجہ کا ٹھیک ٹھیک پانا وغیرہ امور بھی اسی پر منحصر ہیں۔

دنیا کا علت فاعلی ہے

(۱۰) "سرشٹی سکرتک" (فاعل والی) ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا مذکورہ بالا ایشور ہے کیونکہ سرشٹی[1] کی ساخت دیکھنے اور جڑ (غیر متعقل) اشیاء میں خود بخود حسب مناسب بیج وغیرہ کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہ ہونے کے باعث سرشٹی کا فاعل ضرور ہے۔

"بندھن"

(۱۱) "بندھ سنی مِتّک" (عارضی) یعنی بباعث نیت (عارضہ) اور دیا کے ہے (یعنی) جو جو پاپ کے کام ہیں (مثلاً) ایشور کے سوائے کسی کی پرستش بے علمی وغیرہ (وہ) سب دُکھ پیدا کرنے والے ہیں۔ اسی واسطے یہ "بندھ" (قید یا گرفتار مطیع امر) ہے کہ اس کی خواہش نہیں ہوتی مگر بھوگنا پڑتا ہے۔

مکتی

(۱۲) مکتی یعنی تمام دکھوں سے خلاصی پاکر لا مقید محیط کل پرمیشور اور اُس کی سرشٹی میں اپنی خواہش سے پھرنا، مقررہ وقت تک مکتی کے آنند کو بھوگ کر پھر دنیا میں آنا۔

مکتی کے وسائل

(۱۳) مکتی کے سادھن[2] (نجات کے وسائل) ایشور کی پرستش یعنی یوگ ابھیاس کی مزاولت

---

[1] آریہ اُدیش رتن مالا میں اس کو اس طرح پر بیان کیا ہے جو "نظام عالم یہ جگت ... جیو کے کرم" اور جو اُن کا سنیوگ (ملاپ) ہے یہ تینوں پرواہ سے انادی ہیں۔ پس اس جگہ پر "ان تینوں" الفاظ سے مراد ترکیب پائے ہوئے جوہر، صفات اور حرکات سے ہے۔ مترجم

[2] جو حرکت و سکون کرنے میں مرضی کے مطابق ہو اس کو پھر تا کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

اور عادات پاک ہیں۔ جو سب میں ہے۔ بے شکل۔ محیط کل۔ جنم نہ لینے والا۔ لا انتہا قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام پیدائش کو وجود میں لانے والا قایم رکھنے اور فنا کرنے والا ہے۔ تمام جیووں کو انکے افعال کے مطابق سچے انصاف سے نتیجہ بخش وغیرہ ہونے کی صفات سے موصوف ہے اُسی کو میں پرمیشور مانتا ہوں۔

چار وید مستند بالذات اور رشیوں کے بنائے گرنتھ مستند بالغیر ہیں۔

(۲) چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی کلام سنگھتا منتر بھاگ) کو منتروں میں غلطی سے پاک (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھہرنے کے لئے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں۔ جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کو بھی مشاہدہ میں لانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح چاروید ہیں۔ چاروں ویدوں کے براہمن۔ چھ انگ۔ چھ اپانگ۔ چار اپ وید اور ۱۱۲۷ (گیارہ سو ستائیس) ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ مہارشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں اُن کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر) یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں۔ اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں۔ اُن کا اپرمان کرتا ہوں (یعنی اُن کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا)۔

دھرم اور ادھرم

(۳) جو بے رو رعایت انصاف کا برتاؤ راستگوئی وغیرہ سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہے اُس کو "دھرم" اور جو رو رعایت پر مبنی بے انصافی کا برتاؤ دروغگوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی (یعنی ویدوں کے خلاف ہے اُس کو ادھرم مانتا ہوں۔

جیو

(۴) جو اچھا (خواہش) دویش (تنفر) سکھ (راحت) دُکھ (رنج) اور گیان (علم) وغیرہ صفات سے موصوف۔ محدود العلم۔ ابدی ہے۔ اسی کو جیو مانتا ہوں۔

جیو اور ایشور میں فرق اور انکا باہمی تعلق

(۵) جیو اور ایشور ذات اور صفات سالبہ کے لحاظ سے جُدا اور محیط و محاط اور صفات موجبہ کے لحاظ سے غیر جُدا ہیں۔ یعنی جس طرح آکاش سے شکل والا جوہر نہ کبھی الگ تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ کبھی ایک تھا۔ نہ ہے اور نہ ہوگا۔ اسطرح پرمیشور اور جیو میں محاط و محیط معبود و عابد اور باپ بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہوں۔

انادی پدارتھ

(۶) انادی پدارتھ (غیر آغاز اشیا) تین ہیں۔ ایک "ایشور" دوسرا "جیو" تیسرا "پرکرتی" یعنی جہان کی علت اپادان (مادی) انہی کو نتیہ (ابدی) بھی کہتے ہیں جو "پدارتھ" نتیہ ہیں اُن کے صفات حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں۔

(۷) "پرواہ سے انادی" (لاانتہا سلسلہ کے غیر آغاز ہونا) جو جوہر و صفات و حرکات

"جڑ مورتیوں" (غیر ذی عقل تصاویر) کو ہر طرح سے ناقابلِ پرستش سمجھتا ہوں۔

شِکشا

(۷۲) شِکشا۔ جس سے علم، شائستگی، دھرماتمائی، حواس پر غالب ہونے وغیرہ کی ترقی ہو اور بے علمی وغیرہ نقص چھوٹیں اُس کو شِکشا (تربیت) کہتے ہیں۔

پُران

(۷۳) "پُران" جو برہما وغیرہ کے تصانیف "ایتریہ" وغیرہ برہمن گرنتھ ہیں اُنہیں کو پُران، اتہاس، کلپ، گاتھا اور ناراشنسی نام سے مانتا ہوں بھاگوت وغیرہ دیگر (کتب) کو نہیں۔

تیرتھ

(۷۴) تیرتھ۔ جس سے تکالیف کے سمندر سے پار اُتریں۔ یعنی جو سچ بولنا، علم، نیک صحبت، یم وغیرہ، یوگ ابھیاس، جدوجہد، علم کا پڑھانا وغیرہ نیک کام ہیں۔ اُسی کو تیرتھ سمجھتا ہوں۔ خشکی و تری وغیرہ دیگر (مقامات) کو نہیں۔

پُرشارتھ پراربدھ سے بڑا ہے

(۷۵) پُرشارتھ (تدبیر) پراربدھ سے بڑا اس لئے ہے کہ جس سے سنچت اور پراربدھ کرم صورت پذیر ہوتے ہیں اُس کے سُدھرنے سے سب سُدھر اور اُس کے بگڑنے سے سب بگڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے پراربدھ کی نسبت پُرشارتھ بڑا ہے۔

انسانکو کس طرح برتاؤ رکھنا چاہیئے

(۷۶) انسان کو راحت و رنج۔ اور نفع نقصان میں سب کے ساتھ مناسب طریقہ پر مثل اپنے آتما کے برتاؤ رکھنا اچھا۔ اور اس کے برعکس برتاؤ رکھنا بُرا سمجھتا ہوں۔

سنسکار

(۷۷) سنسکار اُس کو کہتے ہیں کہ جس سے جسم، من اور آتما کی اصلاح ہو۔ وہ نِشیک (گربھادھان) سے لیکر شمشان تک سولہ قسم کا ہے۔ اس کا کرنا فرض سمجھتا ہوں اور جلانے کے بعد مُردہ کے لئے کچھ بھی نہ کرنا چاہیئے۔

یگیہ

(۷۸) "یگیہ" اُس کو کہتے ہیں کہ جس میں عالموں کی تعظیم حسبِ مناسب ہو جیسا کہ یعنی رسایَن جو علم خواص الاشیا ہے اُس سے استفادہ ہونے علم وغیرہ وقت نیک کی کوشش ہو۔ اگنی ہوتر وغیرہ سے ہوا۔ مینہ کے پانی اور نباتات کی صفائی کر کے سب متنفسوں کو آرام پہنچایا جاتا ہے میں اُس کو اچھا سمجھتا ہوں۔

نوٹ: ملاحظہ ہو [illegible]

کرنا۔ دھرم پر عمل کرنا۔ برہمچریہ سے علم کا حاصل کرنا۔ راست باز عالموں کی صحبت۔ سچا علم۔ بہترین تدبر اور کوشش وغیرہ ہیں۔

ارتھ

(۱۴) "ارتھ" [سامان حصول مقاصد] وہ ہے جو دھرم ہی سے حاصل کیا جاوے۔ اور جو ادھرم سے پیدا ہوتا ہے وہ انرتھ [سامان کے مناسب اوصاف سے عاری] ہے۔

کام

(۱۵) "کام" [مقصد] وہ ہے جو دھرم اور "ارتھ" کے ذریعہ حاصل کیا جاوے۔

ورن آشرم — راجا

(۱۶) "ورن آشرم"[1] اوصاف اور افعال کی مناسبت کے لحاظ سے مانتا ہوں۔
(۱۷) "راجا" اسی کو کہتے ہیں جو اوصاف حمیدہ افعال نیک اور بہترین طبیعت سے متجلی۔ بے رو رعایت۔ قرض انصاف کا ادا کرنے والا۔ رعایا کے ساتھ بمثل والدین کے برتے اور ان کو بمثل اولاد کے سمجھ کر ان کی ترقی اور راحت بڑھانے میں ہمیشہ کوشش کرے۔

پرجا

(۱۸) "پرجا" [رعایا] اس کو کہتے ہیں کہ جو پاکیزہ اوصاف۔ افعال اور طبیعت کو اختیار کر کے بے رو رعایت ہو کر فرائض انصاف کے عمل سے راجا اور پرجا کی بہتری چاہے اور بغاوت کا خیال چھوڑ کر راجا کے ساتھ مثل بیٹوں کے برتاؤ رکھے۔

نیائے کاری

(۱۹) جو شخص ہمیشہ غور و فکر کر کے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرے۔ بے انصافی کرنے والوں کو دفع کرے اور انصاف کرنے والوں کو بڑھاوے۔ اپنی ذات کی مانند سب کے لیے راحت چاہے وہ "نیائے کاری" [سچا اور عادل] ہے۔

دیو - اسُر راکشس پشاچ دیو پوجا ماتا پتا

(۲۰) عالموں کو "دیو" اور بے علموں کو "اسُر"۔ پاپیوں کو "راکشس" اور بدچلنوں کو "پشاچ" مانتا ہوں۔
(۲۱) انہیں عالموں۔ ماں باپ۔ آچاریہ [اتالیق] اتھی [نیائے کاری راجا۔ اور دھرماتما انسان۔ پتی برتا ستری [پاکدامن بیوی] ستری برت پتی [ایک ستاد شوہر] کی عزت و تعظیم کرنے کو "دیو پوجا" کہتے ہیں۔ اس کے برعکس پتھر وغیرہ ان کی مورتیوں [مذکور الصدر بزرگوں کی] جتی کا قابل پرستش اور دیگر پتھر وغیرہ

نوٹ[1]۔ برہمچریہ گرہستھ۔ ونپرستھ۔ سنیاس کے امتیاز کو ورن کہتے ہیں اور عمر کی تقسیم یعنی برہمچریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ۔ سنیاس کو آشرم کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مترجم

آٹھ پرمان (۳۷) پرتیکش (عین الیقین) وغیرہ آٹھ پرمانوں (ثبوتوں) کو بھی مانتا ہوں۔

"آپت" (۳۸) "آپت" (صالح) جو سچ بولنے والا، دھرماتما ہے۔ اور سب کے سُکھ کے لئے کوشش کرتا ہے اُسی کو "آپت" کہتا ہوں۔

پریکشا (۳۹) "پریکشا" (معیار) پانچ قسم کی ہے۔ اوّل جو ایشور اور اس کی صفات فعل اور اقتضائے طبعی اور وید ودیا ہے۔ دوم پرتیکش وغیرہ آٹھ پرمان۔ سوم سلسلہ کائنات۔ چہارم "آپت" لوگوں کا رویہ اور پنجم اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم۔ ان پانچ معیاروں سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا چاہئے۔

"پروپکار" (۴۰) "پروپکار" جس سے سب انسانوں کے بد اعمال اور دُکھ چھوٹیں۔ نیک اعمال اور سُکھ بڑھیں اُس کے کرنے کو "پروپکار" کہتا ہوں۔

"سوتنتر" "پرتنتر" (۴۱) سوتنتر (خود مختار) پرتنتر (تابع مرضی)۔ جیوا اپنے کاموں میں سوتنتر اور کرموں کا نتیجہ پانے میں بموجب آئین ایشور کے پرتنتر ہے۔ ویسے ہی ایشور اپنے سچے اعمال وغیرہ کاموں کے کرنے میں سوتنتر ہے۔

سورگ (۴۲) "سورگ" نام غیر معمولی سُکھ بھوگنے اور اس کے سامان ملنے کا ہے۔

نرک (۴۳) "نرک" جو غیر معمولی دُکھ بھوگنا اور اس کا سامان ملنا ہے۔

جنم کے تین قسم (۴۴) "جنم" جو جسم اختیار کرکے نمودار ہوتا ہے اُس کو گذشتہ و آئندہ و موجودہ کی تفریق سے تینوں قسم کا مانتا ہوں۔

جنم اور مرن کی تعریف[1] (۴۵) جسم کے ساتھ ملنے کا نام "جنم" اور محض جدا ہونے کو موت کہتے ہیں۔

"وواہ" (۴۶) "وواہ" جو باقاعدہ ظاہر طور پر اپنی رضامندی سے "پانی گرہن" (ہاتھ لینا۔ دست گرفتن) کا عمل ہے وہ "وواہ" کہلاتا ہے۔

"نیوگ" (۴۷) "نیوگ" "وواہ" کے بعد خاوند کی وفات وغیرہ سے جدائی ہو جانے پر خواہ نامردی وغیرہ دائمی امراض کی صورت میں عورت کا یا مرد کا بوقت مصیبت اپنے ورن یا اپنے سے اعلیٰ ورن کی عورت یا مرد سے جو اولاد کا حاصل

فٹ نوٹ سلسلہ [1] آریہ ایڈیشن ورق [illegible] میں لکھا ہے کہ جیو کسی جسم کے ساتھ ملکر دھرم کرم کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کو جنم کہتے ہیں۔ اور جب جسم اور جیو کی علیحدگی ہوتی ہے اس کو مرن کہتے ہیں۔ یہاں دفعہ ۴۵ میں ملنے اور جدا ہونے کے لفظ سے مراد جیو کے جسم سے ملنے اور علیحدہ ہونے سے ہے۔ مترجم

"آریہ" اور "دسیو" — جیسے نیکوکاروں کو "آریہ" اور بدکردار آدمیوں کو "دسیو" کہا جاتا ہے ویسے ہی میں بھی مانتا ہوں۔

ملک آریہ ورت کے حدود اربعہ — (۳۰) اس ملک کا نام "آریہ ورت" اس لئے ہے کہ اس میں ابتدائے پیدائش سے آریہ لوگ سکونت رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے حدود شمالاً ہمالیہ جنوباً "وندھیاچل" غرباً اٹک اور شرقاً دریائے "برہم پتر" ہیں۔ ان چاروں کے درمیان جس قدر ملک ہے اس کو "آریہ ورت" کہتے ہیں۔ اور جو اس میں ہمیشہ سے رہتے ہیں ان کو بھی "آریہ" کہتے ہیں۔

"آچاریہ" — (۳۱) جو سانگ اپانگ وید ودیا (علوم ویدیہ مع انگ اور اپانگ) کا تعلیم دینے والا ہو۔ راستبازی یعنی سچائی کو قبول اور طریق باطل کو ترک کراوے وہ "آچاریہ" (اتالیق) کہلاتا ہے۔

ششیہ (شاگرد) — (۳۲) "ششیہ" (شاگرد) اس کو کہتے ہیں جو سچی تربیت اور علم کو حاصل کرنے کے لائق۔ دھرماتما۔ حصول علم کا خواہاں۔ اور وہ آچاریہ کے کہنے پر کام کرنے والا ہے۔

"گرو" — (۳۳) گرو۔ ماتا پتا نیز جو لوگ کہ سچائی کو اختیار کراویں اور جھوٹ کو چھڑاویں وہ "گرو" کہلاتے ہیں۔

پروہت — (۳۴) "پروہت" جو یجمان (مربی) کا بھلائی کرنے والا اور سچائی کا واعظ ہو۔

اپادھیایہ — (۳۵) "اپادھیایہ" [مدرس] جو ویدوں کے ایک جزو یا انگوں کو پڑھاتا ہو۔

ششٹ آچار — (۳۶) "ششٹ آچار" جو دھرم کے مطابق عمل کرتے ہوئے برہمچریہ سے علم کو حاصل کرنا۔ اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے سچ جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو بالکل ترک کر دینا ہے یہی ششٹ آچار (نیک چلنی) ہے۔ اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ "ششٹ" (نیک چلن) کہلاتا ہے۔

نوٹ:- آریہ ورت کی حد میں سوامی جی نے لکھا ہے کہ جہاں تک ان چاروں کا فاصلہ ہے۔ اور ان کے درمیان میں جو ملک ہے اس کا نام آریہ ورت ہے۔ مطلب کہ ان دونوں دریاؤں کے بیچ والے جو لوگ رہتے ہیں۔ یا وہ ہمالہ اور وندھیاچل پہاڑوں میں جو سے آباد ہیں وہ بھی آریہ شمار ہوتے ہیں۔

مترجم

پرماتما کی عنایت اور مدد سے اور آپ لوگوں کی دلی ہمدردی سے یہ اصول تمام کرۂ زمین پر جلدی پھیل جاوے جس کے ذریعہ سب لوگ آسانی سے دھرم ارتھ کام اور موکش کو حاصل کر کے ہمیشہ ترقی کرتے جاویں اور راحت پاویں یہی میرا مقصد رہتا ہے۔

عقلمندوں کے آگے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں ہے۔

ओम् शन्नो मित्रः शं वरुणः। शन्नो भवत्वर्यमा॥ शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः। शन्नो विष्णुरुरुक्रमः॥ नमो ब्रह्मणे। नमस्ते वायो। त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्मावादिषम्। ऋतमवादिषम्। सत्यमवादिषम्। तन्मामावीत्। तद्वक्तारमावीत्। आवीन्माम्। आवीद्वक्तारम्। ओम् शान्तिः शान्तिः शान्तिः॥

کرتا ہے (وہ نیوگ کہلاتا ہے)

ستتی

(۴۸) "ستتی" (حمد و ثنا) اِن صفات کی ستائش کرنا۔ سننا اور اُن کا جاننا ہے۔ اس کا پھل محبت وغیرہ ہوتے ہیں۔

پرارتھنا

(۴۹) "پرارتھنا" (مناجات) ایشور کے تعلقات سے جو علم وغیرہ کا حصول ہوتا ہے۔ اس کے واسطے اپنی پرستش کے بعد ایشور سے التجا کرنا ہے۔ اور اس کا پھل خودبینی کا دور ہونا وغیرہ ہوتا ہے۔

اُپاسنا

(۵۰) اُپاسنا (قرب ایزدی) جس طرح ایشور کے صفات۔ فعل۔ اقتضائے طبیعت پاک ہیں اسی طرح اپنے کرنا۔ ایشور کو محیط کل اور اپنے کو محاط جان کر ایشور کے نزدیک ہم اور ہمارے نزدیک ایشور ہے۔ اس طرح کا علم الیقین بذریعہ یوگ ابھیاس کرنا "اُپاسنا" کہلاتی ہے۔ اس کا پھل گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

(۵۱) سگن (موجبہ) نرگن (سالبہ) "ستتی"۔ "پرارتھنا"۔ "اُپاسنا"۔ جو جو صفات ایشور میں ہیں اُن سے موصوف اور جو جو صفات نہیں ہیں اُن سے اُس کو الگ بیان کر تعریف کرنا "سگن نرگن ستتی" ہے۔ نیک اوصاف کے اختیار کرنے کی ایشور سے خواہش کرنا اور عیب چھڑانے کے لیے پرماتما کی مدد چاہنا سگن نرگن پرارتھنا ہے۔ اور تمام اوصاف سے موصوف سب عیبوں سے مبرا پرمیشور کو مان کر اپنے آتما کو اُس کے اور اُس کے احکام کے تابع کر دینا سگن نرگن اُپاسنا کہلاتی ہے۔

یہ اپنے اصول مختصراً دکھلائے ہیں۔ ان کی مزید تشریح اسی "ستیارتھ پرکاش" میں اپنے اپنے موقعہ پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں (کتاب موسومہ) "رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا" وغیرہ کتابوں میں بھی لکھی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو جو بات سب کے لئے قابل تسلیم ہے اس کو مانتا ہوں۔ مثلاً جیسے سچ بولنا سب کے نزدیک اچھا اور جھوٹ بولنا برا ہے۔ ایسے اصولوں کو قبول کرتا ہوں۔ اور جو مختلف مذاہب کے آپس میں مخالفانہ جھگڑے ہیں ان کو میں پسند نہیں کرتا کیونکہ انہیں مت والوں نے اپنے مذہبوں کا پرچار کر کے اور لوگوں کو اُس میں پھنسا کے آپس میں دشمن بنا دیا ہے۔ اس بات کی تردید کر اور کامل سچائی کے پرچار سے سب کو طریق یگانگت پر لا کر۔ دشمنی چھڑا کر آپس میں مستحکم محبت سے بہرہ مند کرا کر سب سب کو آرام پہنچانے کے لئے میری کوشش اور میرا مدعا ہے۔ قادر مطلق۔

اشتہار چند چیدہ اُردو کتابوں کے

مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر

(مع فوٹو)

مصنفہ شریمان پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر (مرحوم) و ترجمہ لالہ آتما رام جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کرشنی جیون [illegible] کا نہایت اعلیٰ [illegible] ضخامت [illegible] صفحہ کے قریب ہے۔ [illegible] آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب چھپ کر [illegible] فروخت ہوگیا ہے صرف چند [illegible] کاپیاں باقی ہیں قیمت عوام کے لیے [illegible] اور طلباء و آریہ سماجوں کے لیے [illegible] کر دی گئی ہے۔ درخواستیں خریداری کی بنام سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (دفتر گورو دت بھون) لاہور کے آنی چاہئیں۔

ثبوت تناسخ

مصنفہ پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر (مرحوم)

اس کتاب میں عیسائی، محمدی، اور برہمو صاحبان کے اُن تمام بیہودہ اعتراضات کے کہ جنکو وہ اپنے خیال میں لاجواب سمجھتے تھے تحقیقی اور الزامی جواب درج ہیں اور مزید برآں خود اس مسئلہ کے ثبوت میں دلائل تناسخ کا ایک کافی میگزین ہے۔ ضخامت ۱۵۴ صفحہ ۲۰×۲۶ تقطیع قیمت فی جلد [illegible] مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر و لائبریرین آریہ سماج لاہور سے مل سکتی ہے۔

ویدک دھرم پرچار

مصنفہ رائے ٹھاکر دت دھون جی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

جسمیں بہت اچھی طرح دلائل عقلی و نقلی و حوالجات وید و شاستر سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کا پرچار کرنا ہی آریہ سماج کا اولیٰ فرض ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا تھا اور دوسرا ایڈیشن تین مہینے کے اندر شائع کرنے کی ضرورت ہوئی۔ ضخامت ۲۲۰ صفحہ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت فی جلد [illegible] لائبریرین آریہ سماج لاہور واقع [illegible] و مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہے۔

صبح اُمید (یعنے ویدوں کے مفسر اور سوامی دیانند)

مصنفہ لالہ منشی رام جی وکیل جالندھر و سابق پریزیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
اس کتاب میں ویدوں کی تفسیر کی حقیقت کا انقلاب زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے
کہ مفسروں کی تفسیر میں حوالجات مستند [illegible] ضخامت [illegible] صفحہ تقطیع
۲۰×۲۶ قیمت فی جلد [illegible] خریدار [illegible] جالندھر سے مل سکتی ہے۔

تمہید تفسیر وید

یعنے

اردو ترجمہ کتاب رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ بابو نہال سنگھ جی آریہ کرنال

نہایت سلیس بامحاورہ اردو میں سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصنیف شدہ کتاب رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کا لفظی ترجمہ ہے اور دیباچہ جو بابو صاحب نے اس ترجمہ کے ساتھ ایزاد کیا ہے وہ کتاب کی خوبی کو اور بھی دوبالا کرتا ہے۔ قیمت فی جلد [illegible] بابو نہال سنگھ صاحب سے کرنال کے پتہ پر مل سکتی ہے۔

فہرست سنسکرت و دیوناگری تصانیف شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج [illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رگ وید بھاشیہ ۲۹ انک تک ..	[illegible]	بھرموچھیدن	[illegible]
یجروید بھاشیہ کل	[illegible]	انو بھرموچھیدن	[illegible]
رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا	[illegible]	میلہ چاندا پور	[illegible]
ستیارتھ پرکاش	[illegible]	آریہ اودیشیہ رتن مالا	[illegible]
آریہ بھونئے	۳/	گوکرونا ندھی	[illegible]
سنسکرت واکیہ پربودھ	۳/	ویدورودھ مت کھنڈن	[illegible]
پنچ مہایگیہ ودھی	۳/	ویدانت دھوانت نوارن	[illegible]
ویوہار بھانو	۳/	بھرانتی نوارن	[illegible]
سنسکار ودھی	[illegible]	شاستر آرتھ کاشی	[illegible]
ویدانگ پرکاش مکمل ۱۴ حصہ ..	[illegible]	سومنتویہ آمنتویہ	[illegible]

COPYRIGHT REGISTERED.